مؤلف
امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

فیضانِ سنت کا ایک باب

فیضانِ بسم اللہ

الحمدللہ عزوجل اس کتاب میں:

- ہاتھ سے مسلمان کی حفاظت کا طریقہ ص ۲
- نماز اور روزہ ... ص ۱۱
- گھریلو جھگڑوں کا علاج ص ۱۴
- بخار کے ۵ مدنی علاج ص ۶۴
- آدھے سر کے درد کے ۵ علاج ص ۶۵
- درد سر کے ۸ مدنی علاج ص ۷۱
- دوکان گھر سے کوڑے ... ص ۹۹
- خواب پریشان کرنے کے اوراد ص ۱۴۲
- اور جگہ جگہ مدنی پھولوں کی بہاریں (خوشبوئیں) لٹادی ہیں۔

مکتبۃ المدینہ

4921389-90-91
2291479, 2314045-2203311
Email:maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ بِسْمِ اللّٰہ

اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ''جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار رَحمت نازِل فرمائے گا۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۴۰۸)

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آدھورا کام

سرکارِ مکّۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منورہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''جو بھی اَہم کام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ شُروع نہیں کیا جاتا وہ اَدھورا رہ جاتا ہے۔ (اَلدُّرُّ الْمَنْثور ج ۱ ص ۲۶)

بِسْمِ اللّٰہ پڑھے جائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانے کِھلانے، پینے پِلانے، رکھنے اُٹھانے، دھونے پکانے، پڑھنے پڑھانے، چلنے (گاڑی وغیرہ) چلانے، اُٹھنے اُٹھانے، بیٹھنے بٹھانے، بتّی جلانے، پنکھا چلانے، دستر خوان بچھانے بڑھانے، بچھونا لپیٹنے بچھانے، دکان کھولنے بڑھانے، تالا کھولنے لگانے، تیل ڈالنے عطر لگانے، بیان کرنے نعت شریف سنانے، جوتی پہننے عمامہ سجانے، دروازہ کھولنے بند فرمانے، اَلْغَرَض ہر جائز کام کے شُروع میں (جبکہ کوئی مانِعِ شَرْعی نہ ہو) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنا کر اِس کی بَرَکتیں لُوٹنا عَین سَعادت ہے۔

جِنّات سے سامان کی حفاظت کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن سُلَیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''اِنسان کے ساز و سامان اور مَلبوسات کو جِنّات استِعمال کرتے ہیں، لہٰذا تم میں سے جب کوئی شخص کپڑا (پہننے کے لئے) اُٹھائے یا (اُتار کر) رکھے تو '' **بسم اللّٰہ شریف** '' پڑھ لیا کرے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام مُہر ہے۔'' (یعنی بسم اللہ پڑھنے سے جِنّات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں گے)

(لُقط الْمَرجان فی اَحکام الجان لِلسیوطی ص ۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسی طرح ہر چیز رکھتے اُٹھاتے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنانی چاہئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجل شریر جنّات کی دَسْت بُرْد سے حِفاظت حاصل ہوگی۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بِسْم اللّٰہ دُرُست پڑھئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے میں دُرُست مَخارِج سے حُرُوف کی ادائیگی لازِمی ہے اور کم از کم اتنی آواز بھی ضَروری ہے کہ رُکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں اپنے کانوں سے سُن سکیں۔ جلد بازی میں بعض لوگ حُرُوف چبا جاتے ہیں۔ جان بوجھ کر اِس طرح پڑھنا ممنوع ہے اور معنیٰ فاسِد ہونے کی صورت میں گُناہ۔ لہٰذا جلدی جلدی پڑھنے کی عادت کی وجہ سے جو لوگ غَلَط پڑھ ڈالتے ہیں وہ اپنی اِصلاح کرلیں نیز جہاں پوری پڑھنے کی کوئی خاص وجہ موجود نہ ہو وہاں صِرف بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لیں تب بھی دُرُست ہے۔

کھلبلی مچ گئی

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نازِل ہوئی تو بادل مشرِق کی سَمْت دوڑے، ہوائیں ساکِن ہوگئیں، سَمُندر جوش میں آگیا، چوپایوں نے غور سے سننے کیلئے اپنے کان لگادیئے اور شیطانوں کو آسمانوں سے پتّھر مارے گئے اور اللہ عزّوجل نے فرمایا، ''مجھے میری عزّت وجلال کی قسم! جس شے پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی گئی میں اِس میں بَرَکت دوں گا۔'' (الدُّرُّ الْمَنْثور ج ۱ ص ۲۶)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پارہ ۱۹ سورۃ النَّمل کی تیسویں آیت کا حصّہ ہے اور قرآنِ مجید کی ایک پوری آیتِ مبارکہ بھی جو کہ دو سُورَتوں کے مابَیْن (یعنی درمیان) فاصِلہ کیلئے اُتاری گئی۔ (حَلْبِی کبیر ص ۳۰۷)

بِسْمِ اللّٰہ کی ”ب“ کی جامعیّت

اللہ عزوجل نے بعض اَنْبِیاء علیہم الصّلوٰۃوَالسّلام پر صَحائِف اور کُتُب نازِل فرمائیں جن کی تعداد 104 ہے۔ان میں سے 60 صَحِیفے حضرتِ سیِّدُ ناشُعَیب علیٰ نَبِینا وَعَلَیہ الصّلوٰۃوَالسّلام پر، 30 صَحِیفے حضرتِ سیِّدُ نا ابراہیم خلیلُ اللہ علیٰ نَبِینا وَعَلیہ الصّلوٰۃوَالسّلام پر، 10 صَحِیفے حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نَبِینا وَعَلیہ الصّلوٰۃوَالسّلام پر تَورات شریف اُترنے سے قبل نازِل ہوئے نیز چار بڑی کِتابیں نازِل ہوئیں:۔

۱﴾ **توراتِ شریف** حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نَبِینا وَعَلیہ الصّلوٰۃوَالسّلام پر۔

۲﴾ **زبورشریف** حضرتِ سیِّدُ نا داوٗد علیٰ نَبِینا وَعَلیہ الصّلوٰۃوَالسّلام پر۔

۳﴾ **اِنجیلِ مُقدّس** حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِینا وَعَلیہ الصّلوٰۃوَالسّلام پر۔

اور۴﴾ **قراٰنِ مُبین** جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ان تمام کتابوں اور جُملہ صَحائِف کا مَتْن اور مَضامین قرآنِ مجید میں اور سارے قرآنِ مجید کا مضمون سورۂ فاتِحہ میں اور سورۂ فاتِحہ کا سارا مضمون بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم میں اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کا سارا مضمون اس کے حرف ”ب“ میں موجود ہے اوراس کے معنیٰ یہ ہیں کہ بِیْ کَانَ مَاکَنَ وَبِیْ یَکُوْنُ مَایَکُوْنُ ”یعنی جو کچھ بھی ہے (مجھ اللہ عزوجل) ہی سے ہے اور جو کچھ ہوگا مجھ (یعنی اللہ عزوجل) ہی سے ہوگا۔“

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِسْمِ اعظم

حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے کہ امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُ نا عُثمان اِبْنِ عفّان رضی اللہ عنہ نے نبیوں کے سلطان، سَرْوَرِ ذِیشان، سردارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم (کی فضیلت) کے بارے میں اِسْتِفْسار (اِس۔تِف۔سار) کیا، تو اللہ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”یہ اللہ عزوجل کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اللہ عزوجل کے **اسمِ اَعظم** اور اس کے درمیان ایسا ہی قُرب ہے جیسے آنکھ کی سیاہی (پُتلی) اور سفیدی میں۔“ (اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحاکِم ج اوّل ص ۷۳۸ رقم الحدیث ۲۰۷۱)

اِسمِ اَعظم کے ساتھ دُعا قبُول ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''**اسم اعظم**'' کی بَہُت بَرَکتیں ہیں، اسم اعظم کے ساتھ جو دُعا کی جائے وہ قبول ہوجاتی ہے۔ ''سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولٰینا نقی علی خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، ''بعض عُلَماء نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو اسمِ اعظم کہا۔ سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، بِسْمِ اللّٰہِ زبانِ عارِف (عارِف یعنی اللہ عزَّوجلَّ کو پہچاننے والا) سے ایسی ہے جیسے کلام خالِق عزَّوجلَّ سے ''کُنْ'' (کُنْ ''یعنی ہوجا'')۔ (اَحسنُ الوِعاء ص ٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے نیک اور جائز کاموں میں بَرَکت داخِل کرنے کیلئے ہمیں پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ضَرور پڑھ لینا چاہئے اگر بات بات پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنانے کے آرزومند ہیں تو **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوجلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں دعائیں کرنے والوں کے مسائل حل ہونے کے مُتَعَدِّد واقِعات ملتے رہتے ہیں، چُنانچِہ

ٹیڑھی ناک

ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں، میری ناک کی ھڈّی ٹیڑھی تھی، آنکھوں اور سَر کا دَرد بھی پیچھا نہیں چھوڑتا تھا۔ میں نے مدینۃُ الاولیاء مُلتان شریف میں واقع نِشتر میڈیکل اسپتال میں آپریشن کروانے کا ارادہ کیا تھا۔ اس سے قبل عاشِقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** کے ساتھ پاکپتن شریف کے سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل ہوئی۔ پہلے ہی سے سُن رکھا تھا کہ **مَدَنی قافِلے** میں دُعائیں قَبول ہوتی ہیں لہٰذا میں نے بارگاہِ خداوندی عزَّوجلَّ میں دُعاء کی، ''یااللہ عزَّوجلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے میری ناک کی ھڈّی دُرُست فرمادے۔'' **مَدَنی قافِلے** سے واپَسی کے چندروز بعد جو ناک کی ھڈّی کو بغور سے دیکھا تو میری خوشی کی انتہا نہ ہی کیوں کہ عاشِقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قُرب میں رہ کر **مَدَنی قافِلے** کے صَدَقے مانگی ہوئی دُعاء کی قَبولیّت کُھلی آنکھوں سے نظر آرہی تھی اور وہ یوں و میری **ناک کی ٹیڑھی ھڈّی** بالکل دُرُست ہوچکی تھی!

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
لینے کو بَرَکتیں قافلے میں چلو　　پاؤگے راحتیں قافلے میں چلو
ٹیڑھی ہوں ہڈّیاں ہوں گی سیدھی

دَرْد سارے مِٹیں قافلے میں چلو

صلّواعلی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک مُسافِروں کی دُعاء قَبول ہے اور پھر راہِ خدا عزوجل مُسافِر ہو اور مزید عاشِقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قُرب میں دُعا مانگی جائے وہ کیوں نہ قبول ہوگی۔ ''سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والِدِ ماجِد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولٰینا نَقی علی خان علیہ رحمۃ الحنّان ''اَحْسَنُ الْوِعاء'' ص ۵۷ پر دُعا کی قَبولیّت کے آداب میں ۲۳واں ''ادب'' بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ''اولیاء وعُلَماء کی مجالِس'' (یعنی کسی بھی ولی اور سُنّی عالم کی محفِل میں یا اُن کے قُرب میں دُعاء مانگیں گے تو قبول ہوگی)۔ اِس ''ادب'' کے حاشِیہ میں سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اولیاء عُلَماء کے بارے میں فرماتے ہیں، رب عزوجل صحیح حدیثِ قُدسی میں فرماتا ہے، **هُمُ الْقَوْمُ لا يَشْقِيْ بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ** یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رَہتا۔'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

یَك زَمانہ صُحْبَتِ با اَولیاء بِہتَر از صَد سالہ طاعَت بے رِیا

یعنی اولیائے کِرام کی لمحہ بھر صُحبت سو سال کی خالِص عبادت سے بہتر ہے

وَلی خواہ حیاتِ ظاہِری کے ساتھ مُتَّصِف ہو یا مزار شریف میں تشریف فرما ہو اُس کا قُرب قَبولیّتِ دُعاء کا سبب ہے۔ کروڑوں شافِعیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام شافِعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، دو رَکعت نَماز ادا کرکے امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مزارِ پُرانوار پر جا کر دعاء مانگتا ہوں، اللہ عزوجل میری حاجت پوری کر دیتا ہے۔'' (الخراتُ الحِسان ص ۲۳۰، مدینہ پبلشنگ کراچی)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت

معلوم ہوا مزاراتِ اولیاء رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر بھی دُعائیں قَبول ہوتیں، التجائیں سُنی جاتیں اور مُرادیں بَر آتی ہیں، چُنانچہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ جب ۲۱ برس کے نوجوان تھے اُس وَقت کا واقِعہ خود اُن ہی کی زَبانی مُلاحَظہ ہو، چنانچہ فرماتے ہیں، ''سَتْرَھویں شریف ماہِ فاخِر ربیعُ الْآخِر ۱۲۹۳ھ میں کہ فقیر کو اکیسواں سال تھا۔ اعلیٰ حضرت مُصنِّف علام سیدنا الوالد قُدِّسَ سِرُّہُ الْماجِد وحضرت مُحِبُّ الرسول جناب مولٰینا مولوی محمد عبدُ القادِر صاحِب بدایونی دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہِ رِکاب حاضِرِ بارگاہِ بیکس پناہِ حُضورِ پُرنُور محبوبِ الٰہی نظامُ الحقِّ وَالدِّین سلطانُ الْاولیاء رضی اللہ عنہ ہوا۔ حُجرۂ مقدّسہ کی چار طرف مجالِسِ باطِلہ لَہو وسَرُود گرم تھیں۔ شور وغَوغا سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی۔ دونوں حضرات عالِیات اپنے **قُلوبِ مطْمَئِنّہ** کے ساتھ حاضِرِ مُواجَہَہ اَقدس (مُ۔وا۔جَ۔ہ۔ءِ۔اَقدس) ہو کر مشغول ہوئے۔ اِس فقیرِ بے تَوقیر نے ہُجُومِ شُورو شَر سے خاطِر (یعنی دل) میں پریشانی

پائی۔ دروازۂ مُطَہَّرہ پر کھڑے ہوکر حضرت سلطانُ الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ اے مولیٰ! غلام جس کیلئے حاضِر ہوا، یہ آوازیں اس میں خَلَل انداز ہیں۔ (لفظ یہی تھے یا ان کے قَریب، بَہَر حال مضمونِ مَعروضہ یہی تھا) یہ عرض کر کے بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر دَہنا پاؤں دروازۂ حُجرۂ طاہِرہ میں رکھا بِعَونِ رَبِّ قدیر عزَّ وجلَّ وہ سب آوازیں دَفْعَۃً گُم تھیں۔ مجھے گُمان ہوا کہ یہ لوگ خاموش ہو رہے، پیچھے پھر دیکھا تو وُہی بازار گرم تھا۔ قدم کہ رکھا تھا باہَر ہٹایا پھر آوازوں کا وُہی جوش پایا۔ پھر بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر دَہنا پاؤں اندر رکھا۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ تعَالیٰ پھر وَیسے ہی کان ٹھنڈے تھے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ مولیٰ عزَّ وجلَّ کا کرم اور حضرتِ سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت اور اس بندۂ ناچیز پر رَحمت و مَعُونت ہے۔ شکر بجالایا اور حاضر مُواجَہۂ عالیہ ہوکر مشغول رہا۔ کوئی آواز نہ سنائی دی، جب باہَر آیا پھر وُہی حال تھا کہ خانقاہِ اقدس کے باہَر قیام گاہ تک پہنچنا دُشوار ہوا۔ فقیر نے یہ اپنے اوپر گُزری ہوئی گزارِش کی، کہ اوّل تو وہ نعمتِ الٰہی عزَّ وجلَّ تھی اور رب عزَّ وجلَّ فرماتا ہے، **وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** ''اپنے ربّ عزَّ وجلَّ کی نعمتوں کو لوگوں سے خوب بیان کر'' (پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت ۱۱) ۔ مَعَ ھٰذا اِس میں غلامانِ اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالیٰ کیلئے بِشارت اور مُنکِروں پر بَلا و حسرت ہے۔ الٰہی عزَّ وجلَّ! صَدَقہ اپنے محبوبوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہمیں دنیا و آخِرت و قَبر و حَشر میں اپنے محبوبوں علیہم الرِّضوان کے بَرَکاتِ بے پایاں سے بہرہ مند فرما۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکایت ''بائیس خواجہ کی چوکھٹ دِہلی شریف'' کی ہے۔ اِس میں تاجدارِ دِہلی حضرتِ سیِّدُنا خواجہ محبوبِ الٰہی نظامُ الدّین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی نُمایاں کرامت ہے۔ جبکہ میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ عنہ کی بھی یہ کرامت ہی ہے کہ قبرِ انور والے کمرہ میں قدم رکھتے تھے انہیں ڈھول باجوں کی آوازیں نہ سنائی دیتی تھیں۔ اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بالفرض اگر مزاراتِ اولیاء پر جُہلاء غیر شَرْعی حَرکات کر رہے ہوں تو ان کو روکنے کی قُدرت نہ ہو تب بھی اپنے آپ کو اہلُ اللّٰہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے درباروں کی حاضِری سے محروم نہ کرے۔ ہاں مگر یہ واجِب ہے کہ اُن خُرافات کو دل سے بُرا جانے اور ان میں شامِل ہونے سے بچے بلکہ اُن کی طرف دیکھنے سے بھی خود کو بچائے۔

پُراسرار بوڑھا اور کالا جن

مسجدُ النَّبَوِی الشَّریف علیٰ صاحبہا الصَّلوٰۃ والسَّلام کی پُر بہار فَضاؤں میں ایک بار امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم اور دیگر صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان میں قرآنِ پاک کے فضائل پر مُذاکَرہ ہو رہا تھا۔ اِس دَوران حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مَعدِ یکرب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یاامیرَ المؤمنین! آپ حضرات بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے عَجائبات کو کیوں بھول رہے ہیں، خدا عزَّ وجلَّ کی قسم! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم بہت ہی بڑا عَجوبہ ہے، امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے، اے ابوثور! (یہ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن مَعدِ یکرب کی کُنیت تھی) آپ ہمیں کوئی عجیبہ سنائیے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مَعدِ یکرب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، زمانۂ جاہِلیّت تھا، قَحط سالی کے دَوارن تلاشِ رِزق کی خاطر میں ایک جنگل سے گزرا، دُور سے ایک خیمہ پر نظر پڑی، قریب ہی ایک گھوڑا اور کچھ مَویشی بھی نظر آئے۔ جب قریب پہنچا تو وہاں ایک حَسین وجمیل عورت بھی موجود تھی اور خیمہ کے صَحن میں ایک بوڑھا شخص ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔'' میں نے اُس کو دھمکاتے ہوئے کہا، ''جو کچھ تیرے پاس ہے میرے حوالے کردے!'' اس نے کہا، ''اے آدمی! اگر تو مہمانی چاہتا ہے تو آجا اور اگر اِمداد دَرکار ہے تو ہم تیری مدد کریں گے۔'' میں نے کہا، ''باتیں مت بنا، تیرے پاس جو کچھ ہے میرے حوالے کردے!'' تو وہ بوڑھا کمزوروں کی طرح بمشکل تمام کھڑا ہوا اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر میرے قریب آیا اور نہایت پھرتی سے مجھ پر جھپٹا اور مجھے پَٹخ کر میرے سینے پر چڑھ بیٹھا اور کہنے لگا، ''اب بول! میں تجھے ذَبح کردوں یا چھوڑ دوں؟'' میں نے گھبرا کر کہا، ''چھوڑ دو'' وہ میرے سینے سے ہٹ گیا۔ میں نے دل میں اپنے آپ کو ملامت کی اور کہا، اے عَمرو! تُو عَرب کا مشہور شہسوار ہے اِس کمزور بوڑھے سے ہار کر بھاگنا نامَردی ہے اِس ذِلّت سے تو مرجانا ہی بہتر ہے۔ چنانچہ میں نے پھر اس سے کہا، ''تیرے پاس جو کچھ ہے میرے حوالے کردے!'' یہ سنتے ہی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر وہ پُراَسرار بوڑھا پھر مجھ پر حملہ آوار ہوا اور چشمِ زَدَن میں مجھے گرا کر سینے پر سُوار ہو گیا اور کہنے لگا، ''بول، تجھے ذَبح کردوں یا چھوڑ دوں؟'' میں نے کہا، مجھے مُعاف کردو۔ اس نے چھوڑ دیا مگر پھر میں نے اس سے سارے مال کا مُطالبہ کردیا، اُس نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر پھر پچھاڑ کر مجھ پر قابو پالیا، میں نے کہا، مجھے چھوڑ دو! اُس نے کہا، ''اب تیسری بار میں ایسے ہی نہیں چھوڑوں گا'' کہہ کر اُس نے پکار کر کہا، اے کنیز! تیز دھار تلوار لے آ! وہ لے آئی، اُس نے میرے سَر کے اگلے حصّے کی چوٹی کاٹ ڈالی اور مجھے چھوڑ دیا۔ ہم عَربوں میں رَواج ہے کہ جب کسی کی چوٹی کے بال کاٹ دیئے جاتے ہیں تو وہ دوبارہ اُگنے سے قَبل اپنے گھر والوں کو منہ دکھاتے ہوئے شرماتا ہے۔ (کیوں کہ چوٹی کٹ جانا شکست خُوردہ کی علامت ہے) چنانچہ میں ایک سال تک اُس پُراَسرار بوڑھے کی خِدمت کا پابند ہو گیا۔ سال پورا ہو جانے کے بعد وہ مجھے ایک وادی میں لے گیا۔ وہاں اُس نے بُلند آواز سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھی تو تمام پَرندے اپنے گھونسلوں سے باہَر نکل کر اُڑ گئے، دوبارہ اِسی طرح پڑھنے پر تمام دَرندے اپنی اپنی پناہ گاہوں سے باہَر چلے گئے۔ پھر تیسری بار زور سے پڑھنے سے **اُونی لباس میں ملبوس کھجور کے تنے جتنا لمبا خوفناک کالا جِنّ** ظاہر ہوا، اُس کو دیکھ کر میرے بدَن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ گئی۔ پُراَسرار بوڑھے نے کہا، اے عَمرو! ہمّت رکھ، اگر یہ مجھ پر غَلَبہ پالے تو کہنا، اب کی بار میرا ساتھی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کی بَرَکت سے غالِب ہوگا!'' پھر وہ پُراَسرار بوڑھا اور کالا جِنّ دونوں گُتھم گُتھا ہو گئے، پُراَسرار بوڑھا ہار گیا اور کالا جن اُس پر غالِب آ گیا۔

اس میں نے کہا، اب کی بار میرا ساتھی لات وعُزّٰی (یعنی کافروں کے ان دونوں بُتوں) کی وجہ سے جیت جائے گا۔ یہ سُن کر پُر اَسرار بوڑھے نے مجھے ایسا زوردار طمانچہ رسید کیا کہ مجھے دن دِہاڑے تارے نظر آ گئے اور ایسا محسوس ہوا کہ ابھی میرا سَر اُکھڑ کر دَھڑ سے جُدا ہو جائے گا۔ میں نے معذِرت چاہی اور کہا کہ دوبارہ ایسی حَرَکت نہیں کروں گا۔ چُنانچہ دونوں میں پھر مقابلہ ہوا۔ پُر اَسرار بوڑھا اور اُس کالے جِنّ کو دبوچنے میں کامیاب ہو گیا تو میں نے کہا، ''میرا ساتھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے غالِب آ گیا'' یہ کہنے کی دیر تھی کہ پُر اَسرار بوڑھے نے نہایت پھُرتی کے ساتھ اُس کو زمین میں لکڑی کی طرح گاڑ دیا اور پھر اس کا پیٹ چیر کا اُس میں سے لالٹین کی طرح کوئی چیز نکالی اور کہا، ''اے عَمرو! یہ اس کا دھوکہ اور کُفر ہے'' میں نے اس پُر اَسرار بوڑھے سے اِستِفسار کیا، آپ کا اور جِن کا قِصّہ کیا ہے؟ کہنے لگا، ایک نصرانی جِنّ میرا دوست تھا، اُس کی قوم سے ہر سال ایک جِنّ میرے ساتھ جنگ لڑتا ہے اور اللہ عزَّوجلّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے مجھے فتح عطا فرماتا ہے۔ پھر ہم آگے بڑھ گئے۔ ایک مقام پر وہ پُر اَسرار بوڑھا جب غافِل ہو کر سو گیا تو موقع پا کر میں نے اُس کی تلوار چھین کر نہایت پھُرتی کے ساتھ اُ کی پنڈلیوں پر ایک زوردار وار کیا جس سے دونوں ٹانگیں کٹ کر جسم سے جُدا ہو گئیں، وہ چیخنے لگا، ''اَو غدّار! تُو نے مجھے سخت دھوکہ دیا ہے! مگر میں نے اُس کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا، پے درپے وار کر کے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے! پھر جب میں خیمہ میں واپس آیا تو وہ کنیز بولی، اے عمرو! جِنّ سے مقابلے کا کیا بنا؟ میں نے کہا بوڑھے شیخ کو جنّات نے قتل کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگی، تُو جھوٹ بول رہا ہے۔ اَو بے وَفا! اُس کے قاتِل جنّات نہیں بلکہ تُو خُود ہے یہ کہکر اُس نے بیقرار و اشکبار ہو کر عَرَبی میں پانچ اَشعار پڑھے جن کا ترجمہ ہے،

۱...... اے میری آنکھ تو اُس بہادُر شہسوار پر خوب رو اور پے دَرپے آنسو بہا۔

۲...... اے عَمرو تیری زندگی پر افسوس ہے، حالانکہ تیرے دوست کو زندگی نے موت کی طرف دھکیل دیا ہے۔

۳...... اور (اے عمرو اپنے دوست کو اپنے ہاتھوں) قتل کرنے کے بعد تُو (اپنے قبیلے) بنی زُبَیدہ اور کُفّار (یعنی ناشکروں) کے گروہ کے سامنے کس طرح فَخر کے ساتھ چل سکتا ہے۔

۴...... مجھے میری عُمر کی قسم! (اے عَمرو) اگر تُو لڑنے میں واقِعی سچا ہوتا (یعنی بغیر دھوکہ دیئے مَردوں کی طرح اس سے مقابلہ کرتا) تو اُس کی طرف سے ضَرور تیز دھار دار تلوار تجھ تک پہنچ کر رہتی (اور تیرا کام تمام کر دیتی)۔

۵...... (اے اُس بوڑھے کو قتل کرنے والے) بادشاہِ حقیقی (اللہ تعالیٰ) تجھے بُرا اور ذِلّت والا بدلہ دے (تیرے جُرم کے بدلے میں) اور تجھے بھی اس کی طرف سے ذِلّت و رُسوائی والی زندگی ملے (جس طرح کہ تو نے اپنے دوست کیساتھ ذِلّت و رُسوائی والا سُلوک کیا ہے)۔

میں جَھلاّ کرقتل کرنے کیلئے اُس پر چڑ دَوڑا مگر وہ حیرت انگیز طور پر میری نظروں سے اَوجھل ہوگئی گویا اُس کو زمین نے نگل لیا!

(مُلَخَّص از۔ لقط المرجان فی احکام الجان لِسُیوطی ص ۱۴۱ تا ۱۴۳)

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی کس قَدَر حیرت انگیز بَرَکات ہیں۔ان بَرَکتوں کولُوٹنے کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل آپ کے مسائل حیرت انگیز طور پر حل ہوں گے اور اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے غَیبی امدادیں ہوں گی۔

نیّت صاف منزِل آسان

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مَدَنی قافِلہ کَپڑوَنج (گُجرات الھند) پہنچا، ''عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت'' کے دَوران ایک شرابی سے مُڈبھیڑ ہوگئی، جب اُس نے سبز سبز عمامہ والوں کی شفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ ان کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صُحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھالی، سبز عمامہ کا تاج بھی سر پر سج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، چھ دن تک **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کرسکا، مزید ۹۲ دن کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کی مگر زادِقافِلہ یعنی سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ایک دن ایک رِشتہ دار سے مُلاقات ہوگئی اُس نے جب مُعاشَرہ کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامہ اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس نے بتایا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل اَسباب ہوجانے کی صورت میں مزید ۹۲ دن کے سفر کا **عزمِ مُصَمَّم** ہے۔تو اُس رِشتہ دار نے کہا، پیسوں کی فکر مت کرو۔۹۲ دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خَرچ مجھ سے قَبول کرلو اور ساتھ میں ۹۲ دن تک گھر کے اَخراجات بھی اپنے ذمّہ لیتا ہوں، یوں وہ ''دیوانہ'' ۹۲ دن کیلئے مَدَنی قافِلہ کا مسافر بن گیا۔

غیبی اِمداد ہو گھر بھی آباد ہو   رِزْق کے دَر کُھلیں بَرَکتیں بھی ملیں
چل کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو   لطفِ حق عزوجل دیکھ لیں قافلے میں چلیں

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پانچ مَدَنی پُھول

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بِن عَمرِو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ارشادِ سعادت بُنیاد ہے، پانچ عادَتیں ایسی ہیں کہ کوئی انہیں اختیار کرلے تو دنیا وآخرت میں سعادت مند ہوجائے۔

۱......وَقتاً فَوقتاً لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کہتا رہے۔

۲......جب کسی مصیبت میں مبتلاء ہو (مثلاً بیمار ہو یا نقصان ہوجائے یا پریشانی کی خبر سنے) تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْن اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھے۔

۳......جب بھی نعمت ملے تو شکرانے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہے۔

۴......جب کسی (جائز) کام کا آغاز کرے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے اور

۵......جب گُناہ کر بیٹھے تو یوں کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ''یعنی میں عظمت والے اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرتے ہوئے اُس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔'' (اَلْمُنَبِّهات لِلْعَسْقَلانی ص ۵۸)

جیسا دَروازہ وَیسی بھیک

مفسّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم میں اسمِ ذات کے ساتھ رَحمت کی دو صِفات کا بیان فرمایا ہے کیوں کہ اللہ عزوجل کے نامِ مبارَک میں ہَیبت تھی اور رَحْمٰن اور رَحِیم میں رَحمت۔ اللہ عزوجل کا نام سن کر نیک بندوں کو بھی کچھ عرض کرنے کی جُراٴت (جُر۔ءَت) نہ ہوتی تھی لیکن رَحْمٰن اور رَحِیم سُن کر ہر مُجرِم اور خطا کار کو بھی عرض کرنے کی ہمّت پڑی اور حقیقت بھی یہی ہے، اس کے جلال کے سامنے کون دَم مار سکتا ہے اور ظُہُورِ جمال کے وَقت ہر ایک ناز کرسکتا ہے۔ ''**تفسیر کبیر شریف**'' میں اس کے ماتحت ایک عجیب حِکایت لکھی ہے کہ ایک سائل ایک بہت بڑے مالدار کے عظیم الشّان دروازے پر آیا اور کچھ سُوال کیا، مکان سے معمولی سی چیز آئی۔ فقیر نے لے لی اور چلا گیا۔ دوسرے دن ایک بہُت مظبوط پھاوڑا لے کر آیا اور دروازہ کھود نے لگا، مالِک نے پوچھا، یہ کیا کرتا ہے؟ فقیر نے کہا، ''یا تو عطا کو دروازے کے لائق کر یا دروازہ عطا کے لائق کر'' یعنی جب دروازہ اتنا بڑا بنایا ہے تو ضَروری ہے کہ بڑے دروازے سے بڑی ہی بھیک ملا کرے کیونکہ عطا دروازے اور نام کے لائق ہی ہونی چاہئے۔ ہم فقیر گنہگار بندے بھی عرض کرتے ہیں، اے مولیٰ عزوجل! ہم کو ہمارے لائق نہ دے بلکہ اپنے جُود وسخا کے لائق دے۔ بیشک ہم گنہگار ہیں لیکن تیری غَفّاری ہماری گنہگاری سے وسیع ہے۔ (تفسیرِ نعیمی پہلا پارہ ص ۴۰)

گُنہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ ہیں سوا مگر اے عَفُوّ عزوجل ترے عَفْو کا نہ حساب ہے نہ شمار

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل یقیناً رَحمٰن اور رَحِیم ہے، جو اِس کی رَحمت پر نظر رکھے اور اُس کے ساتھ حُسنِ ظَن قائم کرے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل دونوں جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے، اللہ عزوجل کی رَحمت سے اُس کو کبھی بھی محرومی نہیں ہوسکتی۔ چُنانچہ **تفسیر نعیمی** پارہ اوّل ص ۳۸ پر ہے،

رَحمت بھری حِکایت

دو بھائی تھے، ایک پرہیزگار دوسرا بدکار۔ جب بدکار مرنے لگا تو پرہیزگار بھائی نے کہا، دیکھا تجھے میں نے بہُت سمجھایا مگر تُو اپنے گناہوں سے باز نہ آیا، اب بول تیرا کیا حال ہوگا؟ اُس نے جواب دیا کہ اگر قِیامت کے روز میرا رب عزوجل میرا فیصلہ میری ماں کے سپُرد کر دے تو بتاؤ کہ ماں مجھے کہاں بھیجے گی دوزخ میں یا جنّت میں؟ پرہیزگار بھائی نے کہا کہ ماں تو واقعی جنّت میں ہی بھیجے گی۔ گنہگار نے جواب دیا، **''میرا رب عزّوجل میری ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے''** یہ کہا اور اِنتِقال ہوگیا۔ بڑے بھائی نے خواب میں اُسے نہایت خوشحال دیکھا، مغفِرت کی وجہ پوچھی، کہ امرتے وَقْت کی اُسی بات نے میرے تمام گناہ بخشوا دیئے۔

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

ہم گنہگاروں پہ تیری مِہربانی چاہئے سب گُنہ دُھل جائیں گے رَحمت کا پانی چاہئے

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی اللہ عزوجل کی رَحمت بہُت بڑی ہے، زَبان سے نکلا ہوا **''ایک لفظ''** مغفِرت کا سبب بھی ہوسکتا ہے اور ہلاکت کا بھی۔ جیسا کہ ابھی حِکایت میں آپ نے سنا کہ ایک جملے نے اُس گنہگار کا بیڑا پار کروا دیا۔ اِسی طرح ہلاکت کی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی زَبان سے صَریح کُفر بک دے اور توبہ کئے بغیر مرجائے تو ہمیشہ جہنّم اُس کا مقدّر رہے۔ ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفِرت پانے کا ایک بہترین ذَریعہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ اگر سفر کی سچّی نیّت کرلی جائے تو کسی وجہ سے سفر نصیب نہ ہو تب بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل بیڑا پار ہے۔ **مَدَنی قافلے** میں سفر کی نیّت کرنے والے ایک خوش نصیب کی ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے۔ چُنانچہ

باغ کا جھولا

حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک مَحَلّہ میں علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت سے مُتأثّر ہوکر ایک ماڈَرن نوجوان مسجد میں آگیا۔ بیان میں مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلائی گئی تو اس نے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کیلئے نام لکھوادیا۔ ابھی مَدَنی قافلے میں اُس کی روانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قضائے الٰہی عزوجل سے اُس کا اِنتقال ہوگیا۔ کسی اَہلِ خانہ نے مرحوم کو خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہریالے باغ میں ہَشّاش بَشّاش جھولا جھول رہا ہے۔ پوچھا، یہاں کیسے آگئے؟ جواب دیا،

"دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے آیا ہوں، اللہ عزّوجل کا بڑا کرام ہے ، میری ماں سے کہہ دینا کہ وہ میرا غم نہ کرے میں یہاں بَہُت چَین سے ہوں"

خُلد میں ہوگا ہمارا داخِلہ اِس شان سے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگاتے جائیں گے

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خوش بخت نوجوان نے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت ہی کی تھی اور سفر مقدّر میں نہ تھا مگر اس پر کرم بالائے کرم ہوگیا۔

وَسْوَسہ

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک ماڈَرن نوجوان صِرف مَدَنی قافِلے کی نیّت کے سبب ہی رَحْمت سے ہمکنار ہوجائے اور اس کے اگر گناہ ہیں تو اس پر کوئی گِرفت نہ ہو؟

علاجِ وَسْوَسہ

یہ سب اللہ عزوجل کی مَشِیّت پر ہے کہ اگر چاہے تو کسی ایک گُناہ پر گِرِفت فرمالے اور چاہے تو کسی ایک نیکی پر نوازدے۔ یا مَحض اپنے فضل وکرم سے یوں ہی نوازدے۔ چنانچہ پارہ ۲۴ سورۃ الزُّمر کی آیت ۵۳ میں خدائے رحمٰن عزوجل کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے،

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زِیادتی کی، اللہ عزوجل کی رَحْمت سے نااُمّید نہ ہو، بے شک اللہ عزوجل سب گناہ بخش دیتا ہے، بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ مضمون موجود ہے کہ

100 افراد کا قاتل بخشا گیا

بنی اِسرائیل کا ایک شخص جس نے ۹۹ قتل کئے تھے ایک راہب (یعنی عیسائی عبادت گزار، تارِکُ الدُّنیا) کے پاس پہنچا اور پوچھا، کیا میرے جیسے مجرِم کیلئے کوئی توبہ کی گنجائش ہے؟ راہب نے اسے مایوس کر دیا تو اُس نے راہب کو بھی قتل کر ڈالا۔ مگر پھر نادِم ہو کر توبہ کا طریقہ لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ آخر کسی نے کہا کہ فُلاں قصبہ میں چلے جاؤ (وہاں اللہ عزوجل کا ایک ولی ہے وہ تمہاری رہنُمائی کرے گا) چنانچہ وہ اس کی طرف چلدیا مگر راستے میں بیمار ہو گیا۔ جب قریبُ المرگ ہوا تو اس نے اپنا سینہ اُس قصبہ کی طرف کر دیا اور فوت ہو گیا۔ اب اس کو لے جانے کے بارے میں رَحمت و عذاب کے فِرشتوں میں اختِلاف ہوا۔ اللہ عزوجل نے میِّت اور قصبہ کے درمیان والے حصّہ زمین کو سمٹ کر میِّت کے قریب ہو جانے کا حُکم فرمایا اور جدھر سے وہ چلا تھا اور جہاں پہنچ کر فوت ہوا تھا اُس درمیانی فاصلے کو مزید طویل ہو جانے کا حُکم فرمایا۔ پھر پیمائش کا حُکم فرمایا تو وہ جس قصبہ کی طرف جا رہا تھا اُس سے ایک بالشت قریب پایا گیا اور اللہ عزوجل نے اُس کی مغفِرت فرمادی۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث ۳۴۷۰ ج ۲ ص ۴۶۶)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اولیائے کرام رَحِمہمُ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضِری اور ان کی بستی کی تعظیم کرتے ہوئے اُس کو اپنی رُوح کا قبلہ بنانا انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔ بس اللہ عزوجل کی رَحمت پر جھوم جایئے جو پَروردگار عزوجل ۱۰۰ آدمیوں کے قاتِل کو مَحض اپنی رَحمت سے بَخش دے وہ اگر سنّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیت کرنے والے کسی خوش نصیب نوجوان پر مہربان ہو جائے تو یہ بھی اُس کی رَحمت ہی رَحمت ہے اور اللہ عزوجل کو ہر شَے پر قُدرت حاصِل ہے۔ میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہیے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائیگا۔ **دعوت اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! یقیناً عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صُحبت رنگ لا کر رَہتی ہے۔ زندگی اپنی جگہ پر، مگر بعض اَموات بھی قابلِ رشک ہوا کرتی ہیں ایسی ہی ایک قابلِ رشک مَوت کا تذکِرہ سنئے اور رَشک کیجئے۔

قابلِ رَشک مَوت

محمد وسیم عطاری (بابُ المدینہ نارتھ کراچی) سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂ کے پاس تشریف لاتے تھے، بے چارے کے ہاتھ میں کینسر ہوگیا اور ڈاکٹروں نے ہاتھ کاٹ ڈالا۔ ان کے علاقے کے ایک اِسلامی بھائی نے بتایا، وسیم بھائی شِدّتِ دَرد کے سبب سخت اَذِیّت میں ہیں۔ میں اَسپتال میں عِیادت کیلئے حاضِر ہوا اور تسلّی دیتے ہے کہا دیوانے! بایاں ہاتھ کٹ گیا اس کا غم مت کرو۔ الحمدللّٰہ عزوجل دایاں ہاتھ تو محفوظ ہے اور سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل ایمان بھی سلامت ہے۔ الحمدللّٰہ عزوجل میں نے انہیں کافی صابِر پایا، صِرف مُسکراتے رہے یہاں تک کہ بستر سے اُٹھ کر مجھے باہَر تک پہنچانے آئے۔ رفتہ رفتہ ہاتھ کی تکلیف ختم ہوگئی مگر بے چارے کا دوسرا امتحان شروع ہوگیا اور وہ یہ کہ سینے میں پانی بھر گیا، دَرد و کَرب میں دِن کٹنے لگے۔ آخِر ایک دِن تکلیف بَہت بڑھ گئی، ذِکْرُ اللّٰہ عزوجل شروع کردیا، سارا دِن اَللّٰہ، اَللّٰہ کی صداؤں سے کمرہ گونجتا رہا، طبیعت بَہت زِیادہ تشویش ناک ہوگئی تھی، ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی کوشش کی گئی مگر انکار کردیا، دادی جان نے فرطِ شفقت سے گود میں لے لیا، زَبان پر کَلِمۂ طَیِّبَہ، لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہوا اور ۲۲ سالہ محمد وسیم عطاری کی روح قفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

جب مرحوم کو غُسل کیلئے لے جانے لگے تو اچانک چادر چہرے سے ہٹ گئی، مرحوم کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کِھلا ہوا تھا، غُسل کے بعد چہرہ کی بَہار میں مزید نکھار آگیا۔ تدفین کے بعد عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نعتیں پڑھ رہے تھے، قَبر سے خوشبوؤں کی لپٹیں آنے لگیں کہ مَشامِ جاں مُعَطّر ہوگئے مگر جس نے سونگھی اُس نے سونگھی۔ گھر کے کسی فرد نے انتِقال کے بعد خواب میں مرحوم محمد وسیم عطاری کو پھولوں سے سجے ہوئے کمروں میں دیکھا، پوچھا، کہاں رہتے ہو؟ ہاتھ سے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، "یہ میرا مکان ہے یہاں میں بَہت خوش ہوں" پھر ایک آراستہ بستر پر لیٹ گئے۔ مرحوم کے والِد صاحب نے خواب میں اپنے آپ کو وسیم عطاری کی قَبر کے پاس پایا، یکا یک قَبر شق ہوئی اور مرحوم سر پر سبز عِمامہ سجائے ہوئے سفید کفن میں ملبوس باہَر نکل آئے! کچھ بات چیت کی اور پھر قَبر میں داخِل ہوگئے اور قَبر دوبارہ بند ہوگی۔

اللّٰہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

یا اللہ عزوجل میری، مرحوم کی اور اُمّتِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرما اور ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت دے اور مرتے وقت ذِکر و دُرود اور کَلِمۂ طَیِّبَہ نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ وسلم

عاصی ہوں، مغفرت کی دعائیں ہزار دو نعتِ نبی سُنا کے لَحد میں اُتار دو

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بِسمِ اللہ کیجئے کہنا ممنوع ہے

بعض لوگ اِس طرح کہہ دیتے ہیں، "بِسمِ اللہ کیجئے!" "آؤ جی بِسمِ اللہ!" میں نے بِسمِ اللہ کرڈالی، تاجر حضرات جو دن میں پہلا سودا بیچتے ہیں اُس کو عُموماً "بَونی" کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی "بِسمِ اللہ" کہتے ہیں، مثلاً "میری تو آج ابھی تک بِسمِ اللہ ہی نہیں ہوئی!" جن جملوں کی مثالیں پیش کی گئیں یہ سب غَلَط انداز ہیں۔ اسی طرح کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آجاتا ہے تو اکثر کھانے والا اُس سے کہتا ہے، آئیے آپ بھی کھالیجئے، عام طور پر جواب ملتا ہے، "بِسمِ اللہ" یا اس طرح کہتے ہیں، "بِسمِ اللہ کیجئے!" بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ صفحہ ۳۳ پر ہے کہ، "اِس موقع پر اِس طرح بِسمِ اللہ کہنے کو عُلَماء نے بہت سخت ممنوع قرار دیا ہے۔" ہاں یہ کہہ سکتے ہیں بِسمِ اللہ پڑھ کر کھالیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دُعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے، مثلاً بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ یعنی اللہ عزوجل ہمیں اور تمہیں بَرَکت دے۔ یا اپنی مادری زَبان میں کہہ دیجئے، اللہ عزوجل بَرَکت دے۔

بِسمِ اللہ کہنا کب کُفر ہے

حرام و ناجائز کام سے قبل بِسمِ اللہ شریف ہرگز، ہرگز، ہرگز نہ پڑھی جائے کہ "**فتاویٰ عالمگیری**" میں ہے،

"شراب پیتے وَقت، زِنا کرتے وقت، جُوا کھیلتے وَقت بِسمِ اللہ کہنا کُفر ہے۔"

(عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

فرشتے نیکیاں لکھتے رہتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے اَبُو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) "جب تم وُضو کرو تو بِسمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو جب تک تمہارا وضو باقی رہے گا اُس وَقت تک تمہارے فرشتے (یعنی کِراماً کاتبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔"

(طَبرانی صَغیر ج ۱ ص ۷۳ رقم الحدیث ۱۸۶)

ہر ہر قدم پر ایک نیکی

جو شخص کسی جانور پر سُوار ہوتے وَقت بِسمِ اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ لے تو جانور کے ہر قدم پر اُس سُوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (تفسیرِ نعیمی ج اول ص ۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ پڑھ یاسُن کر جی چاہتا کہ ہر وَقت "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" ہی پڑھتے رہیں، مگر یہ سعادت صِرف ربُّ العزّت عزوجل ہی کی عنایت سے مل سکتی ہے، اللہ عزوجل کی عطا سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں رَہ کر ایک دوسرے پر **انفرادی کوشش** کے ذَرِیعے بھی اللہ عزوجل کا کرم ہوجائے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتے رہنے کی عادت بن سکتی ہے یقیناً دین کی تبلیغ و اشاعت میں **انفرادی کوشش** کو بڑا عمل دَخل ہے۔ حتّٰی کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نیز سب کے سب انبیاء علیہم السلام نے نیکی کی دعوت کے کام میں اِنفرادی کوشش فرمائی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مبلغین بھی انفرادی کوشش کرنے والی سنّت پر عمل کر کے لوگوں کے دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن کرنے میں مشغول ہیں۔ اُن کی انفرادی کوششوں کی بَرَکتوں بھری تحریر کبھی کبھی مجھے نظر نواز جاتی ہیں۔ چنانچہ

ڈرائیور پر انفرادی کوشش

ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تَحریر دی تھی، اُس کا خُلاصہ اپنے انداز و اَلفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں، "**دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (باب المدینہ کراچی) میں جُمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع میں شرکت کیلئے مختلف علاقوں سے بھر کر آئی ہوئی مخصوص بسیں واپَسی کے اِنتِظار میں جہاں کھڑی ہوتی ہیں، وہاں سے گزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خالی بس میں گانے بج رہے ہیں اور ڈرائیور بیٹھ کر چرس کے کَش لگا رہا ہے، میں نے جا کر ڈرائیور سے مَحَبّت بھرے انداز میں مُلاقات کی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل ملاقات کی بَرَکات فوراً ظاہر ہوئیں اور اس نے خود بخود گانے بند کردیئے اور چرس والی سگریٹ بھی بُجھادی۔ میں نے مُسکرا کر سنّتوں بھرے بیان کی کیسیٹ **قبر کی پہلی رات** اُس کو پیش کی، اُس نے اُس وقت ٹیپ ریکارڈ میں لگادی، میں بھی ساتھ ہی بیٹھ کر سُننے لگا کہ دوسروں کو بیان سنانے کا مُفید طریقہ یہی ہے کہ خود بھی ساتھ میں سُنے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل اُس نے بہت اچھا اثر لیا، گھبرا کر گناہوں سے توبہ کی اور بس سے نکل کر میرے ساتھ اجتماع میں آکر بیٹھ گیا۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کی کیسیٹ تحفۃً دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **اِنفرادی کوشش** سے کتنا فائدہ ہوتا ہے! لہٰذا ہر مسلمان پر اِنفرادی کوشش کرنا اوران کو نمازوں کی دعوت دینا چاہئے۔ اجتماع وغیرہ کیلئے اگر بس یا ویگن میں آئیں تو ڈرائیور وکنڈیکٹر کو بھی شرکت کی درخواست کرنی چاہئے۔ اگر بالفرض کوئی آنے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو سننے کی درخواست کرکے اُس کو بیان کی کیسٹ پیش کردی جائے اور وہ سن لے تو واپس لے کر دوسری دی جائے اور جہاں تک ممکن ہو بیان کی کیسیٹین دیکر بدلے میں اُن سے گانوں کی کیسیٹین لیکر ڈب کروا کر مزید آگے بڑھا دینی چاہئیں، اِس طرح کچھ نہ کچھ گناہوں بھری کیسیٹوں کا اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل خاتمہ ہوگا۔ انفرادی کوشش اور سمجھانا ترک نہیں کرنا چاہئے۔ اللّٰہ ربُّ الْعٰلَمین جَلَّ جَلالُہٗ پارہ ۲۷ سورۃ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مُسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

کوئی مانے یا نہ مانے اپنا ثواب کھرا

اگر ہماری بات کوئی نہیں مانتا پھر بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل ہمیں نیکی کی دعوت دینے کا ثواب مل جائے گا۔ چنانچہ حُجۃ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی "**مُکاشَفَۃُ الْقلوب**" میں فرماتے ہیں، حضرتِ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا و علیہِ الصَّلوٰۃ وَالسَّلام نے عرض کیا، اے اللہ عزوجل! جو اپنے بھائی کو بُلائے اُسے نیکی کا حُکم کرے اور بُرائی سے روکے، اُس کی کیا جزا ہے؟ فرمایا، "میں اُس کی ہر بات پر ایک سال کی عِبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔"

(مُکاشفۃُ القُلوب ص ۴۸)

رُوئے زمین کی سلطنت سے بہتر

اگر آپ کی انفرادی کوشش سے کوئی نمازوں اور سنّتوں کی راہ پر چل پڑا تو آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ جیسا کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ معظَّم ہے، "اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعے سے ہدایت فرمادے تو تیرے لیے تمام رُوئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔" (جامعُ الصَّغیر ص ۴۴۳ رقم الحدیث ۷۲۱۹)

زہرِ قاتل بے اثر ہوگیا

ایک مرتبہ سیِّدُنا خالِد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کچھ مجُوسیوں نے عرض کیا کہ آپ (رضی اللہ عنہ) ہمیں کوئی نشانی بتایئے جس سے ہم پر اسلام کی حقّانیّت واضح ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے زَہرِ قاتل منگوایا اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ کر اُسے کھالیا۔ بِسْمِ اللّٰه کی بَرَکت سے اُس زَہرِ قاتل نے آپ رضی اللہ عنہ پر کوئی اثر نہ کیا۔ یہ منظر دیکھ کر مجُوسی (آتش پرست) بے ساختہ پکار اُٹھے، دینِ اسلام حق ہے۔ (تفسیر کبیر ج اوّل ص ۱۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کھانے یا پینے سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ لینے سے جہاں آخرت کا عظیم ثواب ہے وہیں دنیا میں بھی اس کا یہ فائدہ ہے کہ اگر کھانے یا پینے کی چیز میں کوئی مُضِر (نقصان دِہ) اَجزاء شامل ہوں بھی تو وہ اِنْ شَآءَ اللّٰه عزوجل نقصان نہیں کریں گے۔ حضرت سیدنا خالِد بن ولید رضی اللہ عنہ پر **زَہر اثر نہ کرنے** کا یہ واقِعہ دیگر کُتُب میں کچھ اَلفاظ کے فَرق کیساتھ بھی ملتا ہے یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک سے زیادہ بار یہ کرامت ظاہر ہوئی ہو، چنانچہ

خوفناک زہر

حضرت سیدنا خالِد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مقامِ ''حِیرہ'' میں جب اپنے لشکر کیساتھ پڑاؤ کیا تو لوگوں نے عرض کیا، یا سیِّدی! ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں یہ عجمی لوگ آپ کو زَہر نہ دے دیں لہٰذا مُحتاط رہیے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لاؤ میں دیکھوں کہ عَجَمِیّوں کا زَہر کیسا ہے؟ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر کھالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عزوجل آپ رضی اللہ عنہ کو بال برابر بھی ضَرَر (یعنی نقصان) نہ پہنچا اور ''کلبی'' کی روایت میں ہے کہ ایک **عیسائی پادری** جس کا نام عبدُالْمَسِیح تھا۔ ایک ایسا زہر لے کر آیا کہ اُس کے کھالینے سے ایک گھنٹہ کے بعد موت یقینی ہوتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُس سے زہر مانگ کر اُس کے سامنے ہی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَآءٌ پڑھا اور زَہر کھاگئے۔ یہ منظر دیکھ کرنے اپنی قوم سے کہا، ''اے میری قوم! انتہائی حیرتناک بات ہے کہ یہ اتنا خطرناک زہر کھا کر بھی زِندہ ہیں، اب بہتر یہی ہے کہ ان سے صُلح کر لی جائے، ورنہ ان کی فتح یقینی ہے۔ یہ واقِعہ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ کے دَورِ خلافت میں ہوا۔ (مُلخص از حُجۃ اللّٰهِ عَلَی العٰلَمین ج ۲ ص ۸۱۷)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ سیِّدُنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر اللہ عزّ وجلّ کا کتنا خاص کرم تھا اور یقیناً بِاِذْنِ اللّٰہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی **کرامت** تھی۔ کرامت کی بے شُمار اَقسام ہیں جن میں سے ایک قِسم ''**مُہلکات** (یعنی ہلاک کر دینے والی اَشیاء) کا اثر نہ کرنا'' بھی ہے۔ اَولیاءُ اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ پر بھی زَہر کا اثر نہ کرنے کے واقِعات منقول ہیں، چنانچہ

آگ تھی یا باغ؟

ایک بدعقیدہ بادشاہ نے ایک خُدا رسیدہ بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ کو مَع رُفَقاء گرِفتار کر لیا اور کہا کہ کرامت دکھاؤ ورنہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ساتھیوں سمیت شہید کر دیا جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُونٹ کی مِینگنیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کو اُٹھالاؤ اور دیکھو کہ وہ کیا ہیں؟ جب لوگوں نے اٹھا کر دیکھا تو وہ **خالص سونے کے ٹکڑے** تھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خالی پیالے کو اٹھا کر گُھمایا اور اَوندھا کر کے بادشاہ کو دیا تو وہ پانی سے بھرا ہوا تھا اور اَوندھا ہونے کے باوجود اس میں سے ایک قطرہ بھی پانی نہیں گرا۔ یہ دو کرامتیں دیکھ کر **بدعقیدہ بادشاہ** کہنے لگا کہ یہ سب نَظر بندی اور جادو ہے۔ پھر بادشاہ نے آگ جلانے کا حُکم دیا۔ جب آگ کے شُعلے بُلند ہوئے تو وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رُفَقاء آگ میں کود پڑے۔ ساتھ میں چھوٹے سے شہزادے کو بھی لیتے گئے، بادشاہ اپنے بچے کو آگ میں گرتے دیکھ کر اُس کے فِراق میں بے چَین ہو گیا، کچھ دیر کے بعد تھے شہزادے کو اس حال میں بادشاہ کی گود میں ڈال دیا کہ اس کے ایک ہاتھ میں سیب اور دوسرے ہاتھ میں انار تھا۔ بادشاہ نے پوچھا، بیٹا! تم کہاں چلے گئے تھے؟ تو اس نے کہا، میں ایک باغ میں تھا، یہ دیکھ کر ظالم و بدعقیدہ بادشاہ کے درباری کہنے لگے اس کام کی کوئی حقیقت نہیں (یہ جادو ہے) بادشاہ نے کہا، اگر تم یہ زَہر کا پیالہ پی لو تو میں تمہیں سچّا مان لوں گا۔ اُن بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ نے بار بار زَہر کا پیالہ پیا، ہر مرتبہ زَہر کے اثر سے اُن بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ کے فَقَط کپڑے پھٹتے رہتے مگر اُن کی ذات پر زَہر کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

(مُلخص از حجۃ اللّٰہ عَلَی العٰلَمین ج ۲ ص ۶۱۱)

اللّٰہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ''ھَــوا'' کرے　　　وہ شَمع کیا بُجھے جسے روشن خُدا عزّ وجلّ کرے

صلّوا علی الحبیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک اولیاءُ اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی تو بہت بڑی شان ہے اور ان کی کرامات کے بھی کیا کہنے! اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی غُلامی تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا طُرّۂ امتیاز ہے، اس سے وابَستگان پر بھی ربِّ کائنات عزّ وجلّ کے ایسے ایسے اِنعامات ہوتے ہیں کہ عقلیں حیران رہ جاتی ہیں چنانچہ

حیرت انگیز حادثہ

بروز اتوار ۲۶ ربیع النور شریف ۱۴۲۰ھ بمطابق 11.7.1999 بوقت دوپہر پنجاب کے مشہور شہر لالہ موسیٰ کی ایک مصروف شاہراہ پر کسی ٹرالر نے دعوتِ اسلامی کے ایک ذمّہ دار، مُبلّغِ دعوتِ اسلامی محمد مُنیر حسین عطاری رحمۃ اللہ الباری (محلّہ ساکن اسلام پورہ لالہ موسیٰ) کو بُری طرح کُچل دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پیٹ کی جانب سے اُوپر اور نیچے کا حصّہ الگ الگ ہوگیا۔ مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ پھر بھی وہ زندہ تھے اور حیرت بالائے حیرت یہ کہ حواس بحال تھے کہ بُلند آواز سے **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ** اور **لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہ** صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے جا رہے تھے۔ لالہ موسیٰ کے اَسپتال میں ڈاکٹروں کے جواب دے دینے پر انہیں شہر **گجرات** کے عزیز بھٹی اَسپتال لے جایا گیا۔ انہیں اَسپتال لے جانے والے اسلامی بھائی کا بِالقسم بیان ہے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل محمد مُنیر حسین عطاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری کی زَبان پر پورے راستے اِسی طرح بُلند آواز سے دُرود وسلام اور کلمۂ طیبہ کا وِرد جاری تھا۔ یہ مَدَنی منظر دیکھ کر ڈاکٹرز بھی حیران وششدر تھے کہ یہ زندہ کس طرح ہیں! اور حواس اتنے بحال کہ بُلند آواز سے درود وسلام اور کلمۂ طیبہ پڑھے جا رہے ہیں! ان کا کہنا تھا کہ ہم نے اپنی زندگی میں ایسا باحوصلہ اور باکمال مَرد پہلی مرتبہ ہی دیکھا ہے کچھ دیر بعد وہ خوش نصیب عاشقِ رسول محمد مُنیر حسین عطاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری کی نے بارگاہِ محبوبِ باری عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم میں بصد بیقراری اس طرح اِستغاثہ کیا،

یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم آ بھی جایئے !

یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم میری مدد فرمایئے !

یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم مجھے مُعاف فرمادیجئے !

اس کے بعد باآوازِ بُلند **لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہ** صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جی ہاں جو مسلمان حادِثہ میں فوت ہو وہ شہید ہے۔

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

واسِطہ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاھد کہ وہ فاجر گیا

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ فَجر کیلئے جگانا سُنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ واقِعہ اُن دنوں مختلف اَخبارات نے شائع کیا تھا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل شہیدِ دعوتِ اسلامی محمد مُنیر حسین عطاری علیہ رحمۃ الباری دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ دار مُبلِّغ تھے اور حادِثہ کے ایک روز قَبل ہی عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سنّتوں کی تربِیَت کے مَدَنی قافِلے کے ساتھ سفر کر کے لوٹے تھے۔ مرحوم روزانہ **صَدائے مدینہ** بھی لگاتے تھے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا ''**صَدائے مدینہ لگانا**'' کہلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل بے شُمار خوش نصیب اسلامی بھائی یہ سنّت ادا کرتے ہیں۔ جی ہاں نَمازِ فَجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا سنّت ہے۔ چنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابی بَکرَہ رضی اللہ عنہ (جو کہ بنی ثَقیف کے ایک صَحابی ہیں) فرماتے ہیں، میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نَمازِ فَجر کے لئے نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس سوتے ہوئے شخص پر گزرتے اُسے نماز کیلئے آواز دیتے یا اپنے پاؤں مبارک سے ہلاتے۔ (ابو داؤد شریف ج۲ ص ۳۳ رقم الحدیث ۱۲۶۴)

کون پاؤں سے ہِلائے؟

جو خوش نصیب ''**صدائے مدینہ**'' لگاتے ہیں اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل ادائے سنّت کا ثواب پاتے ہیں، یاد رہے پاؤں سے ہلانے کی سب کو اجازت نہیں صِرف وہ بُزرگ پاؤں سے ہلا سکتے ہیں کہ جس سے سونے والے کی دل آزاری نہ ہوتی ہو۔ ہاں اگر کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو تو اپنے ہاتھوں سے پاؤں دبا کر جگانے میں حَرَج نہیں۔ یقیناً ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اپنے کسی غلام کو مبارک پاؤں سے ہلا دیں تو اُس کے سوئے نصیب جگا دیں اور کسی خوش بخت کے سر، آنکھوں یا سینے پر اپنا مبارک قدم رکھ دیں تو خدا کی قَسم! **کونین کا چین بخش دیں۔**

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا	رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر عزوجل ایڑیاں
یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سَر ہے	جدھر چاہو رکھو قدم جانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَرتے وَقت کلمہ پڑھنے کی فضیلت

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل ایسا لگتا ہے محمد مُنیر حسین عطاری علیہ رحمۃ الباری کی خدمتِ **دعوت اسلامی** رنگ لائی اورانہیں آخری وَقت کلِمہ نصیب ہوگیا اور جس کو مرتے وَقت کلمہ نصیب ہو جائے اُس کا آخِرت میں بیڑا پار ہے چُنانچہ نبیِ رحمت، شفیعِ امّت، مالکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزّت عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو وہ داخلِ جنّت ہوگا۔ (ابو داؤد شریف ج ۳ ص ۱۳۲ رقم الحدیث ۳۱۱۶)

فضل و کرم جس پر بھی ہُوا اُس نے مرتے دَم کلمہ
پڑھ لیا اور جنّت میں گیا لَآ اِلٰـــہَ اِلاَّ الـلّٰـــہ

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد

موٹا تازہ شیطان

ایک مرتبہ دوشیاطین میں ملاقات ہوئی۔ایک شیطان خوب موٹا تازہ تھا۔جبکہ دوسرا دُبلا پتلا۔موٹے نے دُبلے سے پوچھا، بھائی! آخِر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا، میں ایک ایسے نیک بندے کیساتھ ہوں جو گھر میں داخل ہوتے اور کھاتے پیتے وَقت بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ لیتا ہے تو مجھے اُس سے دور بھاگنا پڑتا ہے۔یار! یہ تو بتاؤ! تم نے بہت جان بنا رکھی ہے اِس میں کیا راز ہے؟ موٹا بولا، ''میں ایک ایسے غافِل شخص پر مُسلّط ہوں جو گھر میں بِسْمِ اللّٰہ بغیر داخل ہجاتا ہے اور کھاتے پیتے وَقت بھی بِسْمِ اللّٰہ نہیں پڑھتا لہٰذا میں اس کے ان تمام کاموں میں شریک ہوجاتا ہوں اور اس پر جانور کی طرح سُوار رہتا ہوں۔ (یہ راز ہے میری صحت مندی کا)'' (اسرار الفاتِحہ ص ۱۵۵)

نو شیاطین کے نام و کام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم اپنے کاموں میں شیطان کی شرکت سے حِفاظت اور خیر و بَرَکت کے طلبگار رہیں تو ہر نیک کام کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھا کریں۔ بصورتِ دیگر ہر فِعل میں شیطانِ لعین شریک ہو جائے گا۔ شیطان کی کثیر اَولاد ہے اور ان کی مختلف کاموں پر ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں چُنانچہ حضرتِ علّامہ ابنِ حَجَر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّورانی نَقل کرتے ہیں، امیرُ المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد نو ہیں۔

(۱) زَلِیْتُون (۲) وَثِیْن (۳) لَقُوْس (۴) أَعْوَان (۵) هَفَّاف (۶) مُرَّة (۷) مُسَوِّط (۸) دَاسِم اور (۹) وَلْهَان

۱ **زَلِیْتُون** بازاروں میں مقرّر رہے، اور وہاں اپنا جھنڈا گاڑے رہتا ہے۔

۲ **وَثِیْن** لوگوں کو ناگہانی آفات میں مبتلاء کرنے کے لئے مقرّر رہے۔

۳ **لَقُوْس** آتش پرستوں پر مقرّر رہے۔

۴ **أَعْوَان** حکمرانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵ **هَفَّاف** شرابیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

۶ **مُرَّة** گانے باجے بجانے والوں پر مقرر رہے۔

۷ **مُسَوِّط** افواہیں عام کرنے پر مقرر رہے۔ وہ لوگوں کی زبان پر اَفواہیں جاری کروا دیتا ہے اور اَصل حقیقت سے لوگ بے خبر رہتے ہیں۔

۸ **دَاسِم** گھروں میں مقرر رہے۔ اگر صاحبِ خانہ گھر میں داخل ہو کر نہ سلام کرے اور نہ بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر قدم اندر رکھے تو یہ ان گھر والوں کو آپس میں لڑوا دیتا ہے، حتّٰی کہ طلاق یا خُلع یا مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

۹ **وَلْهَان** وُضو، نَماز اور دیگر عبادتوں میں وَسوَسے ڈالنے کے لئے مقرر رہے۔ (المنبِهات لِلعَسقلانی ص ۹۱)

گھریلو جھگڑوں کا علاج

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان فرماتے ہیں، گھر میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ کر پہلے سیدھا قدم دروازہ میں داخل کرنا چاہئے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہیں۔ بعض بُزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتداء میں گھر میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم اور قُلْ هُوَ اللّٰه شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اِتّفاق بھی رہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں

ہوتا) اور روزی میں بَرَکت بھی۔ (مِراۃ المناجیح ج ۶ ص ۹)

یا الٰہی عزّوجل ہر گھڑی شیطان سے محفوظ رکھ دے جگہ فردوس میں غیر ان سے محفوظ رکھ

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ ضَرور پڑھئے

کھانے پینے سے قَبل بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا سنّت ہے حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھی جائے وہ کھانا شیطان کے لئے حلال ہوجاتا ہے (یعنی بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اُس کھانے میں شریک ہوجاتا ہے)۔ (صحیح مُسلم ج ۲ ص ۱۷۲ رقم الحدیث ۲۰۱۷)

کھانے کو شیطان سے بچاؤ

کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھنے سے کھانے میں بے بَرَکتی ہوتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابوایُّوب اَنصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم تاجدارِ رسالت، ماہِ نُبُوَّت، مالکِ کوثر وجنّت، محبوبِ ربُّ الْعِزَّت عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ سراپا رَحمت میں حاضر تھے۔ کھانا پیش کیا گیا، اِبتِداء میں اِتنی بَرَکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی مگر آخِر میں بڑی بے بَرَکتی دیکھی۔ ہم نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا، ہم سب نے کھانا کھاتے وَقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھی تھی۔ پھر ایک شخص بِغیر بِسْمِ اللّٰہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا، آپ کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔ (شَرحُ السُّنّہ ج ۶ ص ۶۲ رقم الحدیث ۲۸۱۸)

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہ وَ اٰخِرَہ

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ عزّوجل کا نام لے یعنی بِسْمِ اللّٰہ پڑھے اور اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے، بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہ وَ اٰخِرَہ (ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۳۵۶ رقم الحدیث ۳۷۶۷)

شیطان نے کھانا اُگل دیا

حضرتِ سیدنا اُمَیَّہ بن مَخْشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حُضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور، محبوبِ ربِّ غفور عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک شخص بِغیر بِسْمِ اللّٰہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا، جب کھا چکا اور صِرف ایک ہی لُقمہ باقی رَہ گیا تو وہ لُقمہ اُٹھایا اور اُس نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہ وَ اٰخِرَہ۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسکرا کر ارشاد فرمایا، شیطان اِس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، جب اِس نے اللہ عزّوجل کا نام لیا تو جو کچھ اُس کے پیٹ میں تھا اُگل دیا۔ (ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۳۵۶ رقم الحدیث ۳۷۶۸)

صلّوا علی الحبیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نگاہِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوشیدہ نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! جب بھی کھانا کھائیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیا کریں۔ جو نہیں پڑھتا اس کا **قرین** نامی شیطان بھی کھانے میں ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔ سیِّدُنا اُمیّہ بن مَخْشِی رضی اللہ عنہ والی روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدّس نِگاہیں سب کچھ دیکھ لیا کرتی ہیں، جبھی شیطان کو قے کرتا ہوا مُلاحظہ فرمایا اور شیطان کی بدحواسی دیکھ کر مسکرا دیئے۔ چنانچہ مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، رَحْمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس نظریں حقیقت میں چُھپی ہوئی مخلوق کو بھی مُلاحظہ فرماتی ہیں اور حدیثِ مبارَک بالکل اپنے ظاہری معنٰی پر ہے کسی تاویل کی ضَرورت نہیں۔ جیسے ہمارا پیٹ مکھی والا کھانا (جبکہ مکھی اُس میں موجود ہو) قَبول نہیں کرتا۔ ایسے ہی شیطان کا مِعدہ بِسْمِ اللّٰہ کو ہضم نہیں کر پاتا۔ اگرچہ اُس کا قے کیا ہوا کھانا ہمارے کام نہیں آتا، مگر مردود بیمار پڑ جاتا ہے اور بھوکا بھی رَہ جاتا ہے اور ہمارے کھانے کی فوت شُدہ بَرَکت لوٹ آتی ہے۔ غرضیکہ اس میں ہمارا فائدہ ہے اور شیطان کے نقصان اور ممکن ہے کہ وہ مردود آئندہ ہمارے ساتھ بغیر بِسْمِ اللّٰہ والا کھانا بھی اس ڈر سے نہ کھائے کہ شاید یہ بیچ میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لے اور مجھے قے کرنی پڑ جائے۔ حدیثِ پاک میں جس آدَمی کا ذِکر ہے غالِباً وہ اکیلا کھا رہا تھا اگر حُضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتا تو بِسْمِ اللّٰہ نہ بھولتا کیوں کہ وَہاں تو حاضِرین بِسْمِ اللّٰہ بُلند آواز سے کہتے تھے اور ساتھ والوں کو بِسْمِ اللّٰہ کہنے کا حُکْم کرتے تھے۔

(مِراٰۃ شرحِ مشکوٰۃ ج ۶ ص ۳۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجل **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں بھی کھانے کی ابتداء و انتہا کے وَقت اکثر بُلند آواز سے **بسم اللّٰہ** شریف کے ساتھ دعائیں پڑھائی جاتی ہیں، **مَدَنی قافلوں** کا مسافر دعائیں اور سُنّتیں سیکھنے کی سعادت حاصِل کرتا رہتا ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ عاشِقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مَدَنی قافلوں کے تو کیا کہنے! سنئے اور جھومئے:۔

صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مَدَنی آپریشن فرمایا

ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں، ہمارا **مَدَنی قافلہ** ''ناکہ کھارڑی'' (بلوچستان، پاکستان) میں سنّتوں کی تربیّت کے لئے حاضر ہوا تھا، مَدَنی قافِلے کے ایک مسافِر کے سر میں چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہوگئی تھیں جن کے سبب اُن کو آدھا سیسی (یعنی آدھے سر) کا دَرد ہوا کرتا تھا۔ جب دَرد اُٹھتا تو دَرد کی طرف والے چہرے کا حصّہ سیاہ پڑ جاتا اور وہ تکلیف کے سبب اِس قدر تڑپتے کہ دیکھا نہ جاتا۔ ایک رات اِسی طرح وہ دَرد سے تڑپنے لگے، ہم نے گولیاں کِھلا کر اُن کو سُلا دیا۔ صبح اُٹھے تو ہَشّاش بَشّاش تھے۔ اُنہوں نے بتایا کہ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عزوجل مجھ پر کرم ہوگیا، میرے خواب میں سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بمع چار یار علیہم الرضوان کرم فرمایا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب اشارہ کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا، ''اس کا دَرد ختم کردو'' چُنانچہ یارِ غار و یارِ مزار سیِّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے میرا اِس طرح مَدَنی آپریشن کیا کہ میرا سَر کھول دیا اور میرے دِماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا، ''بیٹا! اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔'' واقِعی وہ اسلامی بھائی بالکل دُرُست ہوچکے تھے۔ سفر سے واپسی میں اُنہوں نے دوبارہ ''چیک اپ'' کروایا۔ ڈاکٹر نے حیران ہوکر کہا بھائی کمال ہے تمہارے دِماغ کے چاروں دانے غائب ہوچکے ہیں! اِس پر اُس نے رو رو کر مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت اور خواب کا تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر بہت متاثر ہوا۔ اُس اَسپتال کے ڈاکٹروں سمیت وہاں موجود ۱۲ افراد نے ۱۲ دن کے مدنی قافلے میں سفر کی نیّتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹرز نے اپنے چہرے پر ہاتھوں ہاتھ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مَحبت کی نشانی یعنی داڑھی مُبارک سجانے کی نیّت کی۔

ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر قافلے والوں پر
آؤ سارے چلیں قافِلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواب میں عِلاج کا یہ واقِعہ نیا نہیں ہے۔ اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم بعطائے ربِّ مُجیب عزوجل مریضوں کو شِفاء دیتے ہیں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام یوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبانی کی مشہور کتاب ''**حُجَّۃُ اللّٰہ عَلَی الْعٰلَمِیْن فِیْ مُعْجِزَاتِ سیِّد الْمُرْسَلِین ﷺ**'' کی دوسری جلد سے خواب کے ذَرِیعہ شِفاء کی ۵ حکایات سنئے اور سُنائیے اور اپنا ایمان تازہ فرمایئے۔

۱ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں کو روشن فرمادیا!

حضرتِ سیدُنا محمد بن مُبارَک حَربی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، علی ابوالکبیر علیہ الرحمۃ اللہ القدیر نابینا تھا، خواب میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدارِ فیض آثار سے فیضیاب ہوئے، میٹھے میٹھے مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھوں پر اپنا دستِ شِفاء پھیرا، صُبح اُٹھے تو آنکھیں روشن ہوچکی تھیں۔ (مُلخص از حُجَّۃُ اللہ العٰلمین ج ۲ ص ۵۲۶)

آنکھ عطا کیجئے اُس میں ضِیاء دیجئے　　جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں دُرود

صلّوا علی الحبیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

۲ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے گلٹیوں کا علاج فرمادیا

حضرتِ سیدُنا تقیُّ الدین ابومحمد عبدُ السَّلام علیہ رحمۃ ربِّ الانام فرماتے ہیں، ''میرے بھائی ابراہیم کے گلے میں خنازِیر (یعنی گلٹیاں) ہوگئی تھیں، شِدّتِ دَرد کے سبب بے قرار تھے، خواب میں سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرمایا۔ عرض کیا، یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم! بیماری کے سبب سخت تکلیف میں ہوں۔ فرمایا، تمہاری فریاد سُن لی گئی ہے''۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بَرَکت سے میرے بھائی کو شِفاء حاصل ہوگئی۔ (اَیضا ص ۵۲۶)

سرِ بالیں اُنھیں رَحمت کی ادا لائی ہے　　حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

صلّوا علی الحبیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

۳ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے دَمّہ کے مریض کو شفاء ملی

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں سخت بیمار تھا اور اپنے مکان کی نچلی منزِل پر صاحِبِ فراش (یعنی بچھونے پر پڑا) تھا، میرے ضَعیفُ العُمر والِد گرامی رحمۃ اللہ علیہ ضِیْقُ النَّفَس (یعنی دمّہ) کے مرض کی شدّت کے باعث اوپر کی منزِل پر بستر میں تھے۔ نہ میں اوپر چڑھ سکتا تھا نہ وہ بے چارے نیچے اُتر پاتے تھے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل خوش قسمتی سے میں ایک رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات، سراپا بَرَکات، مَنبعِ عِنایات صلی اللہ علیہ وسلم کی زِیارت سے مُشرَّف ہوا، میں نے سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تکیہ پیش کیا، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر تشریف فرما ہوئے، میں نے اپنی اور اپنے ضعیف العمر والد صاحب کی بیماری کے بارے میں فریاد کی۔ میری فریاد سُن کر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اُوپر کی منزِل پر تشریف لے گئے۔ جب نمازِ فَجر کا وقت ہوا تو میرے کانوں میں آہ! آہ! کی آواز آئی، دراصل میرے والِدِ مُحترم سیڑھیوں سے نیچے اُتر رہے تھے، میرے پاس آکر فرمانے لگے، بیٹا! کرم بالائے کرم ہوگیا، آج شب رَحْمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کرم فرمادیا۔ میں نے عرض کیا، ابّا جان! سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مجھ گنہگار کے پاس ہی سے ہوکر آپ کو نوازنے کے لئے اوپر کی منزِل پر جلوہ آراء ہوئے تھے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلیٰ اِحْسَانِہٖ اس کے بعد

محبوبِ ربُّ العزّت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت، مَنبعِ جُود و سخاوت، سراپا رَحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بَرَکت سے ہم دونوں رُو بہ صحت ہوگئے۔ (اَیضاً ص ۵۲۷)

مَریضانِ جہاں کو تم شِفاء دیتے ہو دم بھر میں
خدارا دَرد کا ہو میرے دَرماں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد

٤ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بَرَص کا علاج فرمایا

حضرتِ سیدنا شیخ ابواسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میرے کندھے پر بَرَص (کوڑھ) کا داغ پیدا ہوگیا، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل خواب میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا تو میں نے اپنے مرض کی شکایت کی۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ شِفاء پھیرا، صُبح جاگا تو اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل بَرَص کا نام ونشان تک نہ تھا۔ (اَیضاً ص ۵۳۱)

مرضِ عصیاں کی ترقّی سے ہوا ہوں جاں بَلَب
مجھ کو اچھا کیجئے حالت مِری اچھی نہیں

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد

۵ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے آبلے دُرُست کردیئے

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، حضرتِ حمّاد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں آبلے پڑ کر پھٹ گئے تھے، طبیبوں نے مُتَّفِقہ طور پر رائے دی کہ ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ حضرتِ سیدنا حمّاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، وہ رات میں نے انتہائی کَرب واِضطِراب کے عالَم میں گھر کی چھت پر گزاری اور گڑگڑا کر بارگاہِ خُداوندی عزوجل میں دعائے شِفاء کی۔ جب سویا اور ظاہری آنکھ بند ہوئی تو دل کی آنکھ کُھل گئی، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زِیارت ہوئی، میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ہاتھ پر چشمِ کرم فرمایئے۔ فرمایا! ہاتھ پھیلاؤ، میں نے ہاتھ پھیلا دیا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مُبارَک پھیر دیا اور فرمایا، کھڑے ہوجاؤ! جب کھڑا ہوا تو اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل میٹھے میٹھے مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بَرَکت سے میرے ہاتھ کی بیماری ختم ہوچکی تھی۔ (اَیضاً ص ۵۲۸)

یہ مریض مر رہا ہے ترے ہاتھ میں شِفاء ہے
اے طبیب جلد آنا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد

وَسوَسہ

صرف اللہ عزّ وجلّ ہی شِفاء دینے والا ہے مگر ان حِکایات کو سُن کر وَسوَسے آتے ہیں کہ کیا اللہ عزّ وجلّ کے علاوہ بھی کوئی شِفاء دے سکتا ہے؟

علاج وَسوَسہ

بے شک ذاتی طور پر صِرف اور صِرف اللہ عزّ وجلّ ہی شِفاء دینے والا ہے، مگر اللہ عزّ وجلّ کی عطا سے اُس کے بندے بھی شِفاء دے سکتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اللہ عزّ وجلّ کی دی ہوئی طاقت کے بغیر فُلاں دوسرے کو شِفاء دے سکتا ہے تو یقیناً کافر ہے۔ کیوں کہ شِفاء ہو یا دوا ایک ذرّہ بھی کوئی کسی کو اللہ عزّ وجلّ کی عطا کے بغیر نہیں دے سکتا۔ ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام و رحمہم اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ محض اللہ عزّ وجلّ کی عطا سے دیتے ہیں۔ معاذ اللہ عزّ وجلّ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عزّ وجلّ نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شفا دینے یا کچھ عطا کرنے کا اختیار ہی نہیں دیا تو ایسا شخص حُکمِ قرآنی کو جھٹلا رہا ہے۔ پ۳ سورۃ اٰل عمران کی آیت نمبر ۴۹ اور اُس کا ترجمہ پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّ وجلّ وَسوسہ کی جڑ کٹ جائے گی اور شیطان ناکام و نامُراد ہوگا۔ چنانچہ حضرتِ سیدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کے مُبارک قول کی حکایت کرتے ہوئے قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ۳ سورۃ اٰل عمران آیت نمبر ۴۹)

اور میں شِفا دیتا ہوں مادرزاد اندھوں اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور مُردے جلاتا ہوں اللہ عزّ وجلّ کے حُکم سے۔

دیکھا آپ نے؟ حضرت سیدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام صاف صاف فرما رہے ہیں کہ میں اللہ عزّ وجلّ کی بخشی ہوئی قدرت سے مادرزاد اندھوں کو بینائی اور کوڑھیوں کو شِفاء دیتا ہوں۔ حتیٰ کہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتا ہوں۔ اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے انبیاء علیہم السّلام کو طرح طرح کے اختیارات عطا کئے گئے ہیں اور فیضانِ انبیاء سے اَولیاء کو بھی عطا کئے جاتے ہیں لہٰذا وہ بھی شفا دے سکتے ہیں اور بہت کچھ عطا فرما سکتے ہیں، جب حضرت سیدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کی یہ شان ہے تو آقائے عیسیٰ، سردارِ انبیاء، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عظمت نشان کیسی ہوگی! یہ یاد رکھئے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمیع مخلوقات اور جُملہ انبیاء و مُرسلین علیہم السلام کے کمالات کے جامع ہیں، بلکہ جسکو جو ملا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے صدقے ملا۔ یاد رکھئے مخلوق میں سے کسی بھی معاملے میں کسی اور کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر سمجھنے والا کافر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جب سیدُنا عیسیٰ علیہ السلام مریضوں کو شِفاء اندھوں کو آنکھیں اور مُردوں کو زندگی دے سکتے ہیں تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب بدرجۂ اولیٰ عطا فرما سکتے ہیں۔

حُسنِ یوسُف علیہ السلام دمِ عیسیٰ علیہ السلام پہ نہیں کچھ مَوقُوف — جس نے جو پایا ہے، پایا ہے بدولت اُن کی صلی اللہ علیہ وسلم

صلّواعلی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد

76 ہزار نیکیاں

حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منورہ، سردارِ مکّۂ مکرمہ، سرورِ ہر دوسرا، محبوبِ کبریا عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ فَرحت نشان ہے، جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر حَرف کے بدلے اُس کے نامۂ اعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرمائے گا، چار ہزار گناہ بَخش دیگا اور چار ہزار دَرَجات بُلند فرمائے گا۔

(فِردوسُ الخبار ج ۴ ص ۲۶ رقم الحدیث ۵۵۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جایئے! اپنے پیارے پیارے اللہ عزوجل کی رحمت پر قربان ہوجایئے!! ذرا حساب تو لگایئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم میں 19 حروف ہیں۔ یوں ایک بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھنے سے چِھہَتّر ہزار نیکیاں ملیں گی، چِھہَتّر ہزار گناہ معاف ہونگے اور چِھہَتّر ہزار دَرَجات بُلند ہونگے۔

وَاللّٰہُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡم "اللہ عزوجل صاحبِ فضل وعظمت ہے۔"

بوقتِ ذَبح الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نہ پڑھنے کی حِکمت

حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ المنّان خدائے رَحمٰن عزوجل کی رَحمتِ بے پایاں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "غور تو کرو کہ سورۂ توبہ میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نہیں لکھی گئی اِسی طرح ذَبح کے وَقت پوری بِسۡمِ اللّٰہ نہیں پڑھتے بلکہ یوں کہتے ہیں بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبر اِس میں کیا حکمت ہے؟ حِکمت یہ ہے کہ سورۂ توبہ میں اوّل سے آخر تک جہاد اور قِتال کا ذِکر ہے اور یہ کافروں پر قَہر ہے، اِسی طرح ذَبح میں جانور کی جان لی جاتی ہے یہ بھی جَبر وقَہر کا وَقت ہوتا ہے اِس موقع پر رَحمت کا ذِکر نہ کرو۔ سبحٰن اللّٰہ عزوجل تو جو شخص پوری بِسمِ اللہ شریف (یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم) کا وِرد کرے تو اِنۡ شَاءَ اللّٰہ عزوجل خدا کے غَضَب سے محفوظ رہے گا۔ (تفسیرِ نعیمی جلد اوّل ص ۴۳)

صلّواعلی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد

اُنّیس حُروف کی حکمتیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ۱۹ حروف ہیں اوردوزخ پرعذاب دینے والے فِرِشتے بھی اُنّیس۔پس اُمّید ہے کہ اس کے ایک ایک حَرْف کی بَرَکت سے ایک ایک فِرِشتے کا عذاب دور ہو جائے۔دوسری خوبی یہ بھی ہے کہ دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں جن میں سے پانچ گھنٹے نمازوں نے گھیر لئے اور ۱۹ گھنٹوں کیلئے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے اُنّیس حُروف عطا فرمائے گئے۔پس جو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کا وِرد کرتا رہے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اس کا ہر گھنٹہ عبادت میں شمار ہوگا اور ہر گھنٹے کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (تفسیرِ کبیر ج اوّل ص ۱۵٦)

قبر سے عَذاب اُٹھ گیا

حضرتِ سیدُ ناعیسٰی روحُ اللہ علیٰ نَبِیِنا وَعلیہ الصّلوٰۃوَالسّلام ایک قَبر کے قریب گزرے تو عذاب ہو رہا تھا۔کچھ وَقفہ کے بعد پھر گزرے تو مُلاحَظہ فرمایا کہ اُس قبر میں نُور ہی نُور ہے اور وہاں رَحْمتِ الٰہی عزوجل کی بارِش ہورہی ہے۔آپ علیہ السلام بَہُت حیران ہوئے اور بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کیا، کہ مجھے اِس کا بھَید بتایا جائے۔ارشاد ہوا، ''اے عیسٰی (علیہ السلام)! یہ شخص سخت گنہگار ہونے کے سبب عذاب میں گرِفتار تھا،لیکن بوقتِ انتِقال اِس کی بیوی ''اُمّید'' سے تھی،اُس کے لڑکا پیدا ہوا اور آج اُس کو مکتب بھیجا گیا،اُستاد نے اُس کو بِسْمِ اللّٰہ پڑھائی، مجھے حیا آئی کہ میں اُس شخص کو زمین کے اندر عذاب دوں کہ جس کا بچّہ زمین کے اُوپر میرا نام لے رہا ہے۔ (تفسیرِ کبیر ج اوّل ص ۱۵۵)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

اے خدائے مصطفٰے عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم میں تری رحمتوں پہ قرباں ہو کرم سے میری بخشش بطُفَیلِ شاہِ جیلاں رحمۃ اللہ علیہ

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبحٰنَ اللّٰہ عزوجل، سُبحٰنَ اللّٰہ عزوجل، سُبحٰنَ اللّٰہ عزوجل! ہم سب کو چاہئے کہ اپنے بچّوں کو ''ٹا ٹا پا پا'' سکھانے کے بجائے اِبتِداء ہی سے اللّٰہ عزوجل کا نام لینا سکھائیں اور یہ نہیں کہ صِرف مرنے والے والدَین کو ہی اِس کی بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں، خود سیکھنے اور سکھانے والے کو بھی اِس کی بَرَکتیں نصیب ہوتی ہیں لہٰذا اپنے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّی سے کھیلتے ہوئے سکھانے کی نیّت سے اُن کے سامنے بار بار اللّٰہ، اللّٰہ کرتے رہیں تو وہ بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل زَبان کھولتے ہی سب سے پہلا لفظ اللّٰہ کہیں گے۔

بچّے کی مَدَنی تربیّت کی حکایت

حضرتِ سیِّدُ نا سَہل بن عبداللہ تُستَری علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں، میں تین سال کی عمر کا تھا کہ رات کے وَقت اُٹھ کر اپنے ماموں حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن سوار علیہ الرحمۃ الغفار کو نَماز پڑھتے دیکھتا، ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا، کیا تُو اُس اللہ تعالٰی کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا فرمایا؟ میں نے پوچھا، میں اسے کس طرح یاد کروں؟ فرمایا، جب رات سونے لگو تو زبان کو حَرَکت دیئے بِغیر محض دل میں تین مرتبہ یہ کلِمات (کَ۔لِ۔مات) کہو:۔

اَللّٰہُ مَعِیَ، اَللّٰہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ، اَللّٰہُ شَاھِدِی

''یعنی اللہ تعالٰی میرے ساتھ ہے، اللہ تعالٰی مجھے دیکھتا ہے، اللہ تعالٰی میرا گواہ ہے۔''

﴿ ہو سکے تو یہ کلِمات لکھ کر گھر اور دکان وغیرہ میں ایسی جگہ آویزاں کر دیجئے جہاں آپ کی نظر پڑتی رہے۔ ﴾

فرماتے ہیں، میں نے چند راتیں یہ کلمات پڑھے اور پھر ان کو بتایا۔ انہوں نے فرمایا، اب ہر رات سات مرتبہ پڑھو، میں نے ایسا ہی کیا اور پھر ان کو مُطَّلع کیا۔ فرمایا، ہر رات گیارہ مرتبہ یہی کلِمات پڑھو۔ (فرماتے ہیں) میں نے اِسی طرح پڑھا تو میرے دل میں اس کی لذّت معلوم ہوئی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں جان علیہ الرحمۃ المنّان نے فرمایا، میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے قَبْر میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رَہنا اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجل یہ تمہیں دُنیا اور آخرت میں نَفْع دے گا۔ سیّدُ نا ابن عبداللہ تُستَری علیہ الرحمۃ اللہ البری فرماتے ہیں، میں نے کئی سال تک ایسا ہی کیا تو میں نے اپنے اندر اس کا بے انتہا مزہ پایا۔ میں تنہائی میں یہ ذِکر کرتا رہا۔ پھر ایک دن میرے ماموں جان علیہ الرحمۃ المنّان نے فرمایا، اے سَہل! اللہ تعالٰی جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، کیا وہ اُس کی نافرمانی کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا تم اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ۔ پھر ماموں جان علیہ الرحمۃ المنّان نے مجھے مکتب میں بھیج دیا۔ میں نے سوچا کہیں میرے ذِکر میں خَلَل نہ آجائے لہٰذا استاذ صاحِب سے یہ شَرْط مقرّر کر لی کہ میں ان کے پاس جا کر صِرف ایک گھنٹہ پڑھوں گا اور واپس آجاؤں گا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزّوجل میں نے مکتب میں چھ سات برس کی عمر میں قرآنِ پاک **حفظ** کر لیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزّوجل میں روزانہ روزہ رکھتا تھا۔ بارہ سال کی عمر تک میں جَو کی روٹی کھاتا رہا۔ تیرہ سال کی عمر میں مجھے ایک مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) پیش آیا۔ اس کے حل کیلئے گھر والوں سے اجازت لیکر میں بَصرہ آیا اور وہاں کے عُلَماء سے وہ مسئلہ پوچھا، لیکن ان میں سے کسی نے بھی مجھے شافی جواب نہ دیا۔ پھر میں عَبادان کی طرف چلا گیا۔ وہاں کے مشہور عالمِ دین حضرتِ سیِّدُ نا ابو حبیب حمزہ بن ابی عبداللہ عَبادانی قدس سرہ الربانی سے میں نے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھے تسلّی بخش جواب دیا۔ میں ایک عرصہ تک ان کی صُحبت میں رہا، ان کے کلام سے فیض حاصل کرتا اور ان سے آداب سیکھتا پھر میں تُستَر کی طرف آگیا۔ میں نے گزارہ کا انتِظام یوں کیا کہ میرے لیے ایک دِرہم کے جَو شریف خرید لئے جاتے اور انہیں پیس کر روٹی پکالی

جاتی۔ میں ہر رات سَحَری کے وَقت ایک اُوقِیہ (یعنی تقریباً ۲۰ گرام) جَو کی روٹی کھاتا، جس میں نہ نمک ہوتا اور نہ ہی سالن۔ یہ ایک دِرہَم مجھے سال بھر کیلئے کافی ہوتا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ تین دن مسلسل فاقہ کروں گا اور اس کے بعد کھاؤں گا۔ پھر پانچ دن، پھر سات دن اور پھر پچیس دنوں کا مُسلسل فاقہ رکھا۔ (یعنی ۲۵ دن کے بعد ایک بار کھانا کھاتا) بیس سال تک یہی طریقہ رہا پھر میں نے کئی سال تک سَیر و سیاحت کی، واپَس تُستَر آیا تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا شب بیداری اِختیار کی۔ حضرت سیِّدُنا امام احمد علیہ رحمۃ الاحد فرماتے ہیں، میں نے مرتے دم تک سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری علیہ رحمۃ اللہ القوی کو کبھی نمک استِعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (اِحیاءُ العلوم ج ۳ ص ۹۱)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب والِدَین دنیا کے بجائے آخِرت کے معاملے میں اپنی اولاد کے لئے زیادہ مُتَفَکِّر ہوتے ہیں، چُنانچہ ایک ایسی ہی سمجھدار ماں نے اپنے بیٹے پر اِنفرادی کوشش کی جس کے نتیجے میں اِس کی اِصلاح کا سامان ہوا۔ یہ ایمان افروز واقِعہ پڑھئے اور جھومئے:۔

دعوتِ اسلامی کے تربیتی کورس کی بہار

جھنگ (پنجاب پاکستان) کے ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کا اپنے انداز میں خُلاصہ پیش کرتا ہوں، ''امّی جان طویل عرصہ سے علیل تھیں، ان کی شدید خواہش تھی کہ میں کسی طرح گناہوں کے دلدل سے نکل جاؤں اور سُدھر جاؤں۔ امّی جان کو **دعوتِ اسلامی** سے بے حد پیار تھا۔ انہوں نے اَخراجات دے کر مجھے بِاصرار بابُ المدینہ کراچی بھیجا اور تاکید کی کہ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں رَحمتوں کی چھما چھم برسات کے اندر **تربِیَتی کورس** کرنا اور مری شِفایابی کی دعاء بھی مانگنا۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عزوجل میں نے بابُ المدینہ کراچی آکر ''**تربِیَتی کورس**'' کرنے کی سعادت حاصل کی، مَدَنی قافِلوں میں سفر سے مُشرَّف ہوا، امّی جان کے لئے خوب دعائیں بھی کیں۔ فراغت کے بعد جب گھر آیا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کیوں کہ تربیَتی کورس کے دَوران فیضانِ مدینہ میں مانگی ہوئی دُعاؤں کی بَرَکت سے میری امّی جان صحت یاب ہو چکی تھیں۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عزوجل تربیَتی کورس کی بَرَکت سے میں نمازی بن گیا اور مَدَنی ماحول سے وابستگی نصیب ہوئی، سُنّتوں کی خدمت اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کا جذبہ ملا۔ میری تمنّا ہے کہ ہمارے گھر کا ہر فرد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رنگ جائے اور ہماری تمام پریشانیاں دُور ہوں۔

فیضانِ مدینہ میں اللہ عزّوجل کی رَحمت ہے اُمّی کو مُیسر اب صحبت کی سعادت ہے
فیضانِ مدینہ میں آنے ہی کی بَرَکت ہے خوب اور بڑھی مجھ کو سنّت سے مَحبت ہے

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جولوگ اپنی اولاد کوصِرف دنیا بنانے کیلئے ہی وقف رکھتے ہیں اور اُس کواچھی صُحبت سے روکتے ہیں، وہ اپنی آخِرت کو سخت خطرہ میں ڈالدیتے ہیں اور بسا اَوقات دنیا میں بھی پچھتانے کے دن آتے ہیں، چنانچہ

مَدَنی قافلے سے روکنے کا نقصان

مدینۃُ الاولیاء احمد آباد شریف (الھند) کے ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوجوان پر اِنفرادی کوشش کر کے اُس کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے آمادہ کر لیا، مگر والِد صاحِب نے دُنیوی تعلیم میں رُکاوٹ کے خوف سے اُخرَوی تعلیم کے سفر سے روک گیا۔ بے چارے کو عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صُحبت ملتے ملتے رَہ گئی، نَتیجۃً وہ بُرے دوستوں کے ہَتّھے چڑھ گیا اور شرابی بن گیا۔ اب اس کے والِد صاحِب کو اپنی غَلَطی کا اِحساس ہوا، اُس نے اُس عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو درخواست کی، **"اِس کو قافلے میں لے جاؤ کہ کہیں اس کی شراب کی لَت چھوٹے"** اُس نوجوان پر دوبارہ اِنفرادی کوشش کی گئی مگر چونکہ پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا یعنی بے چارہ بَہت زیادہ بگڑ چکا تھا لہٰذا کسی صورت مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے آمادہ نہ ہوا۔

والِدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو شروع ہی سے اچھا اور مَدَنی ماحول فراہم کریں، ورنہ بُری صحبت کی وجہ سے بگڑ جانے کی صورت میں بازی ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ سگِ مدینہ عُفی عَنہٗ کو اِس کی بڑی بَہن نے بتایا، ایک اسلامی بَہن نے رو رو کر دعاء کیلئے کہا کہ میرے بیٹے کی اِصلاح کیلئے دعا کریں، ہائے! ہائے! میں نے خود ہی اُس کو برباد کیا ہے، اس کو دعوتِ اسلامی کے **مدرَسۃُ المدینہ** میں حِفظ کیلئے بٹھاتے تو بٹھا دیا مگر بے چارہ جو سنّتیں وغیرہ سیکھ کر آتا وہ گھر میں بیان کر دیتا تو اُس کا مذاق اُڑاتے۔ آخِر اُس کا دل ٹوٹ گیا اور اُس نے **مدرَسۃُ المدینہ** میں جانا چھوڑ دیا۔ اب بُرے دوستوں کی صُحبت میں رَہ کر آوارہ ہو گیا ہے، اِتّفاق سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا ہے اب میں سخت پچھتا رہی ہوں، ہائے میرا کیا بنے گا!

صُحبتِ صالح تُرا صالح کُنَد صُحبتِ طالح تُرا ! طالح کُنَد
یعنی اچھوں کی صُحبت تجھے اچھا بنادے گی اور بُرے کی صُحبت تجھے بُرا بنادے گی

دَرِندوں کاگھر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری علیہ الرحمۃ اللہ الباری **صدّیق** (یعنی اوّل دَرَجے کے اولیاء میں سے) تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نمک اس لئے استعمال نہیں فرماتے تھے کہ نمک کی وجہ سے کھانا لذیذ ہو جاتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ لذّتوں سے دُور رہتے تھے۔واقِعی قورمہ، بریانی وغیرہ میں چاہے ہزار مَصالحہ جات ڈالیں، اگر نمک نہیں ڈالیں گے تو کھانے کا سارا مزہ کرکرا ہو جائے گا یہ بھی یاد رہے کہ نمک کی ایک مخصوص مقدار بدنِ انسانی کیلئے ضَروری ہے اور یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت تھی کہ بغیر نمک استعمال کئے زندہ تھے! تُستَر شریف میں واقِع آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مکانِ عالیشان کو لوگ ''**بیتُ السِّبَاع**'' یعنی دَرِندوں کا گھر کہتے تھے، کیوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بکثرت دَرِندے (شیر چیتے) وغیرہ حاضِر ہوتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ گوشت کے ذَرِیعے اُن کی ضِیافت فرماتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ آخری عمر میں اپاہج ہو گئے تھے مگر جب نَماز کا وَقت آتا تو ہاتھ پاؤں کُھل جاتے اور نَماز سے فارِغ ہو جاتے تو حسبِ سابِق معذور ہو جاتے۔ (الرسالۃ القشیریۃ ص ۳۸۷)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

بُخار کا علاج

منقول ہے، ایک شخص کو بخار آگیا، اُس کے اُستاذِ محترم حضرتِ شیخ فَقِیہ ولی عمر بن سعید علیہ الرحمۃ اللہ المُعید عِیادت کے لئے تشریف لائے، جاتے ہوئے ایک تعویذ عِنایت کر کے فرمایا، اِس کو کھول کر دیکھنا مت۔اُن کے جانے کے بعد اُس نے تعویذ باندھ لیا، فوراً بُخار جاتا رہا۔اُس سے رہا نہ گیا، کھول کر جو دیکھا تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم لکھا تھا۔دِل میں وَسوَسہ آیا، یہ تو کوئی بھی لکھ سکتا ہے! عقیدت میں کمی آتے ہی فوراً بُخار لوٹ آیا۔گھبرا کر حضرت کی خدمت میں حاضِر ہو کر غَلَطی کی مُعافی چاہی۔انہوں نے تعویذ بنا کر اپنے دستِ مبارَک سے باندھ دیا۔بخار فوراً چلا گیا۔اب کی بار دیکھنے کی مُمانَعت نہ فرمائی تھی مگر ڈر کے مارے کھول کر نہ دیکھا۔بالآخر سال بھر کے بعد جب کھول کر دیکھا تو وُہی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم تحریر تھی۔

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کی بڑی بَرَکتیں ہیں اور اِس میں بیماریوں کا علاج بھی۔اس حِکایت سے درس ملا کہ بُزُرگانِ دین علیہ رحمۃ اللہ المبین اگر کسی مُباح بات سے بھی منع کر دیں تو سمجھ میں نہ آنے کے باوُجُود بھی اُس سے باز رہنا چاہئے۔یہ بھی درس ملا کہ تعویذ کھول کر نہیں دیکھنا چاہئے کہ اِس سے اعتِقاد مُتَزَلزِل ہونے کا اندیشہ

رہتا ہے۔ پھر اِس کی تہ کرنے کے مخصوص طریقے کے ساتھ ساتھ لپیٹنے کے دَوران بعض اوقات کچھ پڑھا ہوا بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا کھول کر دیکھنے سے اُس کے فوائد میں کمی آسکتی ہے۔

''یانبی'' کے پانچ حُروف کی نسبت سے بُخار کے 5 مَدَنی علاج

مدینہ ۱

لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا (پ ۲۹ اَلدَّھر ۱۳) ''نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر (یعنی سردی)''

یہ آیت کریمہ سات بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل بخار کی شدّت میں نُمایاں کمی محسوس ہوگی اور مریض سُکون محسوس کریگا (ترجمہ پڑھنے کی ضرورت نہیں)۔

مدینہ ۲ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفرِ صادِق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سورۃُ الفاتِحہ 40 بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کرکے بخار والے کے مُنہ پر چھینٹے ماریے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل بُخار چلا جائے گا۔

مدینہ ۳ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین علیہ الصّلٰوۃ والسّلام نے یہ دُعاء پڑھ کر دم کیا تھا:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْعَیْنِ حَاسِدٍ ط

اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ (مسلِم ص ۱۲۰۲ رقم الحدیث ۲۱۸۶)

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں ہر اُس بیماری کیلئے جو آپ کو ایذا دیتی ہے اور دوسروں کے شر اور حَسد کرنے والوں کی بُری نظر سے۔ اللہ عزوجل آپ کو شِفا عطا فرمائے۔ میں آپ پر اللہ عزوجل کے نام سے دم کرتا ہوں۔

بخار کے مریض کو صِرف عَرَبی میں دعا (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دم کیجئے۔

مدینہ ٤ بخار والا بکثرت بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْر پڑھتا رہے۔

مدینہ ٥ حدیثِ پاک میں ہے، جب تم میں سے کسی کو بخار آجائے تو اُس پر تین دن تک صبح کے وَقت ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے جائیں۔ (اَلْمُسْتَدْرَک لِلحاکِم ج ۴ ص ۲۲۳ رقم الحدیث ۷۴۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بیٹھے بیٹھے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی غُلامی پر ناز ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر کے دعاء مانگنے سے بَسا اوقات ڈاکٹروں کی طرف سے لاعلاج قرار دیئے گئے مریضوں کی خوشیاں بھی اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل دوبارہ لوٹ آئی ہیں، چنانچہ

آنکھیں روشن ہوگئیں

لیاقت کالونی حَیدَرآباد (بابُ الاِسلام سندھ پاکستان) میں دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغ نے ایک نوجوان کو مَدَنی قافِلے کی دعوت پیش کی جس پر وہ برہَم ہو کر کہنے لگے، آپ لوگ کسی کی پریشانی کا خیال بھی فرمایا کریں، میری والِدہ کی آنکھوں کا آپریشن ڈاکٹروں نے غَلَط کر دیا جس کی بناء پر اُن کی بینائی چلی گئی، ہمارے گھر میں صفِ ماتم بچھی ہے اور آپ کہتے ہیں، مَدَنی قافِلے میں سفر کرو۔ مُبلِّغ نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمدردانہ انداز میں دعاء دیتے ہوئے کہا، اللہ عزوجل آپ کی والِدہ کو شِفاء عطا فرمائے۔ ڈاکٹر کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بولے، ڈاکٹرز کہتے ہیں، اب امریکہ لے جاؤ گے تب بھی عِلاج ممکن نہیں۔ یہ کہتے ہوئے اُس کی آواز بھرا گئی۔ مُبلِّغ نے بڑی مَحبت سے اس کی پیٹھ تھپکتے ہوئے تسلّی آمیز لہجے میں کہا، بھائی! ڈاکٹروں نے جواب دے دیا اِس پر مایوس کیوں ہوتے ہیں، اللہ عزوجل شِفاء عطا فرمانے والا ہے، مُسافِر کی دُعاء اللہ عزوجل قَبول فرماتا ہے آپ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدَنی قافِلے میں سفر کیجئے اور اس دوران والِدہ کے لئے دعاء بھی مانگئے، امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، **"جو اللہ عزوجل کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ عزوجل اُس کے کاموں میں لگ جاتا ہے"** اُس مُبلِّغ کی دِلجوئی بھری اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں غمزدہ نوجوان نے سُنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کیا، دَورانِ سفر والِدہ کیلئے خوب دعا مانگی۔ جب گھر لوٹا تو یہ دیکھ کر اُ س کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی کہ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے اُس کی والِدہ کی آنکھوں کا نُور واپَس آچکا تھا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
چشمِ بینا ملے سُکھ سے جینا ملے پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، تین قسم کی دعائیں مَقبول ہیں اُن کی قَبولیت میں کوئی شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دُعا (۲) مُسافِر کی دُعا (۳) اپنے بیٹے کے حق میں باپ کی دُعا۔ (جامع ترمِذی ج ۵ ص ۲۸۰ رقم الحدیث ۳۴۵۹) سفر وہ بھی **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ہو تو پھر اُس کے کیا کہنے! اس میں دُعائیں کیوں قَبول نہ ہونگی! اس حکایت سے یہ بھی درس ملا کہ اِنفرادی کوشش میں نہایت صَبر و تَحَمُّل کی ضَرورت ہے، سامنے والا جھاڑے بلکہ مارے تب بھی مایوس ہوئے بِغیر انفرادی کوشش جاری رکھئے اگر آپ غصّہ میں آگئے یا

چھـــچھوُر پَن پر اُتر آئے تو دین کا بہت سارا نقصان کر بیٹھیں گے۔ سمجھانا ترک نہ کریں کہ سمجھانا ضرور رنگ لاتا ہے اور کیوں رنگ نہ لائے کہ **پارہ ۲۷ سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر ۵۵** میں ہمارے پیارے پیارے اللہ عزّوجلّ کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے،

وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ''اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مُسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔''

درد سر کا علاج

قیصرِ رُوم نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے **دائمی درد سر** کی شکایت ہے اگر آپ کے پاس اِس کی دوا ہو تو بھیج دیجئے! حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اُس کو ایک ٹوپی بھیج دی قیصرِ رُوم اس ٹوپی کو پہنتا تو اس کا دردِ سر کافور ہو جاتا اور جب سر سے اُتارتا تو دردِ سر پھر لوٹ آتا۔ اسے بڑا **تعجُّب** ہوا آخر کار اُس نے اس ٹوپی کو اُدھیڑا تو اس میں ایک کاغذ برآمد ہوا جس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم لکھا ہوا تھا۔ (اسرار الفاتحہ ص ۱۶۳ تفسیر کبیر ج اوّل ص ۱۵۵)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کو **دَردِسَر** ہو وہ ایک کاغذ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم لکھ کر یا لکھا کر اُس کا تعویذ سر پر باندھ لے۔ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اَنْمِٹ سیاہی مَثَلاً بال پوائنٹ سے لکھئے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کے ''ہ'' اور ''م'' کے دائرے کُھلے رکھئے، تعویذ لکھنے کا اُصول یہ ہے کہ آیت یا عبارت لکھنے میں ہر دائرے والے حَرف کا دائرہ کُھلا ہو یعنی اِس طرح مَثَلاً ط، ظ، ہ، ہ، ص، ض، و، م، ف، ق وغیرہ۔ اَعراب لگانا ضَروری نہیں، لکھ کر موم جامہ (یعنی موم میں تَر کئے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ لیں) یا پلاسٹک کوٹنگ کر لیں پھر کپڑے، رَیزین یا چمڑے میں تعویذ بنالیں، اور سر پر باندھ لیں جن کو **عمامہ شریف** کا تاج سَجانے کی سعادت حاصل ہے وہ چاہیں تو عمامہ شریف کی ٹوپی میں سی لیں۔ اِسی طرح اسلامی بہنیں دوپٹے یا بُرقع کے اُس حصّے میں سی لیں تو سَر پر رَہتا ہے۔ اگر اِعتِقاد کامل ہوگا تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجلّ دردِ سر جاتا رہے گا۔ سونے یا چاندی یا کسی بھی دھات کی ڈِبیہ میں تعویذ پہننا مرد کو جائز نہیں۔ اِسی طرح کسی بھی دھات کی زَنجیر خواہ اُس میں تعویذ ہو یا نہ ہو مرد کو پہننا **ناجائز و گناہ** ہے۔ اِسی طرح سونے، چاندی اور اسٹیل وغیرہ کسی بھی دھات کی تختی یا کڑا جس پر کچھ لکھا وا ہو یا نہ لکھا ہوا ہو اگرچہ اللہ کا مُبارَک نام یا کلِمہ طیِّبہ وغیرہ کُھدائی کیا ہوا ہو اُس کا پہننا مرد کے لئے ناجائز ہے۔ عورت سونے چاندی کی ڈِبیہ میں تعویذ پہن سکتی ہے۔

”یا اللّٰہ“ کے چھ حُرُوف کی نسبت سے آدھے سَر کے دَرْد کے 6 علاج

مدینہ ۱

اگر کسی کو آدھے سر کا دَرْد ہو تو ایک بار سُوْرَۃُ الْاِخْلاص (اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کیجئے، حسبِ ضَرورت تین بار، سات بار یا گیارہ بار اِسی طرح دم کیجیے گیارہ کا عدد پورا ہونے سے قَبْل ہی اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آدھے سَر کا دَرْد ٹھیک ہو جائے گا۔

مدینہ ۲

جب دَرْد ہو رہا ہو اُس وقت سُونٹھ (یعنی سوکھی ہوئی اَدرَک جو کہ پنساری یعنی دیسی دواء والوں سے مل سکتی ہے) کو تھوڑے سے پانی میں گِھس کر سُونٹھ کا گِھسا ہوا حصّہ پیشانی پر مَلنے سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آدھے سر کا دَرْد جاتا رہے گا۔

مدینہ ۳

خُشک دَھنیا کے تھوڑے دانے اور تھوڑی سی کِشمِش (یعنی سوکھے ہوئے چھوٹے انگور جس کو پنجابی میں **”سوگی“** کہتے ہیں) مٹکے کے ٹھنڈے یا سادہ پانی میں چند گھنٹے بِھگو کر پینے سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔

مدینہ ٤

گرم دودھ میں دیسی گھی ملا کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

مدینہ ٥

ناریَل کا پانی پینے سے آدھا سیسی (یعنی آدھے سر کا دَرْد) اور پورے سر کے دَرْد میں کمی آتی ہے۔

مدینہ ٦

نیم گرم پانی کے بڑے برتن میں نمک ڈال کر دونوں پاؤں ۱۲ مِنَٹ تک اُس میں ڈالے رہیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو جائے گا (ضَرورتاً وَقت میں کمی بیشی کر لیجئے)۔

"یامُصطفٰے" کے سات حُرُوف کی نسبت سے دَرد سَر کے 7 علاج

مدینہ ۱ لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ (پ ۲۷ الواقعہ ۱۹) "نہ انہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فَرق آئے۔" یہ آیتِ کریمہ تین بار (اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر **درد سر** والے پر دم کر دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل فائِدہ ہو جائے گا (ترجمہ پڑھنے کی ضَرورت نہیں)۔

مدینہ ۲ سورۃُ النّاس سات بار (اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر سر پر دم کیجئے، اور پوچھئے، اگر ابھی دَرد باقی ہو تو دوسری بار بھی اِسی طرح دم کیجئے اگر اب بھی دَرد باقی ہو تو تیسری بار بھی اِسی طرح دم کیجئے۔ **پورے سر** کا دَرد ہو یا **آدھے سر** کا کیسا ہی شدید دَرد ہو تین بار میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل جاتا رہے گا۔

مدینہ ۳ پورے سر کا دَرد ہو یا شَقِیقہ (یعنی آدھے سے کا دَرد) بعد نمازِ عَصر سُورۃُ التَّکاثُر ایک بار (اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل دَرد میں اِفاقہ ہو گا۔

مدینہ ٤ زَبان پر ایک چُٹکی نمک رکھ کر ۱۲ مِنَٹ کے بعد ایک گلاس پانی پی لیں سر میں کیسا ہی دَرد ہو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل اِفاقہ ہو گا۔ (ہائی بلڈ پریشر کے مریض کیلئے نمک کا استِعمال نقصان دِہ ہوتا ہے)

مدینہ ٥ ایک کپ پانی میں ایک چَمَّچ ہَلدی ڈال کر جوش دیکر پینے یا بھاپ لینے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل سر کا دَرد دُور ہو جائیگا۔ (سالن وغیرہ میں ہلدی ضَرور استِعمال کیجئے، روزانہ ایک گرام (یعنی چُٹکی بھر) ہلدی کھانے والا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل کینسر سے محفوظ رہے گا۔

مدینہ ٦ دَیسی گھی میں تلی ہوئی، گرما گرم تازہ جلَیبیاں طُلوعِ آفتاب سے قَبل کھانے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل دردِ سر میں آرام آجائے گا۔

مدینہ ۷ کبھی اِتِّفاقیہ **درد سر** ہو جائے تو کھانا کھانے کے بعد ڈِسپرِین (Dispirin) کی دو ٹکیہ پانی میں گھول کر پی لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل ٹھیک ہو جائے گا (ہر طرح کے دَرد کی ٹِکیہ کھانا کھانے کے بعد ہی استِعمال کی جائے ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے)۔

مَدَنی مشورہ

اگر دواؤں سے دردِ سر ٹھیک نہ ہو تو آنکھیں ٹیسٹ کروا لیجئے اگر نظر کمزور ہو تو عینک پہننے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل دردِ سر ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر بھی ٹھیک نہ ہو تو دِماغ کے خصوصی ڈاکٹر سے رُجوع کرنا ضَروری ہے۔ اِس میں کوتاہی بعض اوقات سخت نقصان دِہ ثابت ہوتی ہے۔

نکسیر پھُوٹنے کا علاج

اگرکسی کی نکسیر پھوٹ جائے اورخون بہنے لگے توشہادت کی اُنگلی سے پیشانی پر سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم لکھنا شروع کرکے ناک کے آخر پرختم کرے، اِنۡ شَاءَ اللّٰہ عزوجل خون بند ہو جائے گا۔

دوا کی حکایت

حضرت مفتی احمدیارخان علیہ الرحمۃ المنان فرماتے ہیں، جو بیمار بِسۡمِ اللّٰہ کہہ کردواء پئے اِنۡ شَاءَ اللّٰہ عزوجل دوا فائدہ دیگی۔ ایک بارحضرتِ سیِدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِینا وَعلیہ الصّلوٰۃوَالسّلام کے پیٹ میں نہایت سخت درد ہوا، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا، ارشاد ہوا کہ جنگل کی فُلاں بُوٹی کھاؤ۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے کھائی اور فوراً آرام ہوگیا۔ کچھ دنوں بعد پھر وُہی بیماری ہوئی، حضرتِ سیِدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِینا وَعلیہ الصّلوٰۃوَالسّلام نے پھر وُہی استِعمال کی مگر درد میں زِیادتی ہوگئی! جنابِ باری عزوجل میں عرض کیا کہ الٰہی عزوجل! یہ کیا بھید ہے کہ دوا ایک تاثیر دو! کہ پہلی بار اِس میں شِفا دی اور اس دَفْعَہ (دَف۔عَہ) بیماری بڑھائی! ارشادِالٰہی عزوجل ہوا کہ اے موسیٰ! اُس بارتم میری طرف سے بُوٹی کے پاس گئے تھے اور اِس دَفْعَہ اپنی طرف سے۔ **اے موسیٰ** ! شِفا تومیرے نام میں ہے میرے نام کے بِغیر دنیا کی ہر چیز زہرِ قاتِل ہے اور میرا نام ہی اِس کا تِریاق (یعنی علاج) ہے۔ (تفسیرِ نعیمی ج اوّل ص ۴۲)

اللّٰہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

دَوا پر نہیں خدا عزّوجل پر بھروسہ رکھئے

معلوم ہوا کہ بھروسہ دواء پرنہیں خداعزوجل پر رکھنا چاہئے۔ اگراللہ عزوجل چاہے تو ہی دواء سے شِفا ملے گی وہ نہ چاہے تو یہی دوا بیماری بڑھنے کا سبب بن جائیگی اور عام مُشاہَدہ ہے کہ ایک ہی دواء سے ایک بیمارصحّت مَند ہوجاتا ہے اور وُہی دواء جب دوسرا مریض پیتا ہے تو اُس کو منفی اثر (Reaction) ہوجاتا ہے اور مزید سخت اَمراض میں مُبتَلا یا معذور ہوجاتا یا موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔ جب بھی دواء پئیں تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ لیجئے یا بِسۡمِ اللّٰہِ شَافِی بِسۡمِ اللّٰہِ کافی کہہ لیجئے۔

رُوح کی سَیرابی

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ سیِدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِینا وَعلیہ الصّلوٰۃوَالسّلام کی طرف وَحی نازِل فرمائی کہ ”دنیا سے ہر رُوح پیاسی جاتی ہے سِوائے اُس کے جس نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھا ہوگا۔“ (اسرار الفاتحہ ص ۱۶۲)

عُمدگی سے پڑھنے کی فضیلت

حضرتِ مولائے کائنات علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہ تعالیٰ وجھہ الکریم سے روایت ہے، ''ایک شخص نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کوخوب عُمدگی سے پڑھا،اُس کی بَخشِش ہوگئی۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۵۴۶ رقم الحدیث ۲۶۶۷)

نامِ خُدا عزّوجل کی مٹھاس باعث نَجات ہے

ایک گنہگار کو مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی اللہ عزوجل نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا،ایک بار میں ایک مدرَسے کی طرف سے گزرا اور ایک پڑھنے والے نے پڑھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی، سُن کر میرے دل میں اللہ عزوجل کے میٹھے میٹھے نام کی مٹھاس نے اثر کیا اور اُسی وقت میں نے غیبی آواز سُنی، ''ہم دو چیزوں کو جمع نہ کریں گے، (۱) اللہ عزوجل کے نام کی لذّت (۲) موت کی تلخی۔'' (انیس الواعظین ص ۴)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے نامِ نامی اِسمِ گرامی سے لذّت اندوز ہونے والا، رَحْمتوں کے سائے میں دنیا سے رُخصت ہوتا ہے اور موت کے لئے نَجات و بخشش کا پیام لاتی ہے، اللہ عزوجل کی رحمت بَہت بڑی ہے، وہ نکتہ نواز ہے، بظاہر معمولی نظر آنے والے اعمال کے سبب بڑے سے بڑے گنہاروں کو بخش دیا جاتا ہے۔

رَحمتِ حق ''**بَہا**'' نہ می جُوید
رَحمتِ حق ''**بہانہ**'' می جُوید

یعنی اللہ عزوجل کی رَحمت بَہا (یعنی قیمت) طلب نہیں کرتی بلکہ اللہ عزوجل کی رَحمت تو بَہانہ تلاش کرتی ہے۔

قیامت کے لئے نرالی سَنَد

حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں، ''**تفسیر عزیزی**'' میں بِسْمِ اللّٰہ کے فوائد میں لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مرتے وَقْت وصیّت کی تھی کہ میرے کفن میں لکھ کر رکھ دینا۔لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ قِیامت کے دن یہ میری دستاویز (یعنی تحریرِ ثبوت) ہوگی جس کے ذریعہ سے رَحمتِ الٰہی عزوجل کی درخواست کروں گے۔''

(تفسیرِ نعیمی پارہ اوّل ص ۴۲)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

ملے گا دونوں عالَم کا خزانہ پڑھ لو بِسْمِ اللّٰہ
خدا عزوجل چاہے تو ہو جنّت ٹھکانہ پڑھ لو بِسْمِ اللّٰہ

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہ

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تُو عذاب سے بچ گیا

فِقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب "**دُرِّمُختار**" میں ہے، ایک شخص نے مرنے سے پہلے یہ وصِیَّت کی کہ انتِقال کے بعد میرے سینے اور پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم لکھ دینا۔ چُنانچہ ایسا ہی کیا گیا، پھر کسی نے خواب میں اُس شخص کو دیکھ کر حال پوچھا، اُس نے بتایا کہ جب مجھے قَبر میں رکھا گیا، عذاب کے فِرِشتے آئے، جب پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰہ دیکھی تو کہا، **تُو عذاب سے بچ گیا!** (اَلدُّرُّ الۡمُخۡتار مَعَہ رَدُّالۡمُحۡتار ج ۳ ص ۱۵۶)

اللّٰہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کفن پر لکھنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم وغیرہ ضَرور لکھ لیا کریں۔ آپ کی تھوڑی سی توجُّہ بے چارے مرنے والے کی بخشش کا ذَرِیعہ بَن سکتی ہے اور میِّت کے ساتھ ہمدردی کی نیکی آپ کی بھی نَجات کا باعِث بن سکتی ہے۔ حضرتِ علّامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، "یوں بھی ہو سکتا ہے کہ میِّت کی پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم لکھئے اور سینے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھئے۔ مگر نہلانے کے بعد اور کفن پہنانے سے پہلے **کَلمہ کی اُنگلی** سے لکھئے، روشنائی (ink) سے نہ لکھئے۔ (رَدُّالۡمُحۡتار ج ۳ ص ۱۵۷)

اِعراب (اِعۡ۔راب) لگانے کی حاجت نہیں۔" شجرہ یا عہد نامہ قَبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میِّت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اِس میں رکھیں بلکہ "**دُرِّمُختار**" میں کفن میں عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفِرت کی اُمّید ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۱۰۸)

جا ہم نے تجھے بخش دیا

قِیامت کے روز عذاب کے فِرِشتے ایک بندے کو پکڑ لیں گے۔ حُکم ہو گا کہ اِس کے اَعضاء کو دیکھو اِس میں کوئی نیکی ہے یا نہیں؟ چُنانچہ فِرِشتے تمام اَعضاء کو دیکھ ڈالیں گے، کوئی نیکی نہیں ملے گی، پھر فِرِشتے اُس سے کہیں گے، "اب ذرا اَپنی زَبان باہَر نکالو کہ اُس میں دیکھ لیں کوئی نیکی ہے یا نہیں؟" جب وہ زَبان نکالے گا تو اُس پر سفید خط میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم لکھا ہوا پائیں گے۔ اُسی وَقت حُکم ہو گا، "**جا ہم نے تجھے بَخش دیا۔**" (نُزۡہَۃُ الۡمجالس ج اوّل ص ۲۵)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

گنہگاروں نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ　　نظرِ رَحمت پہ رکھو جنّتُ الفردوس میں جاؤ

صلّواعلی الحبیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزّوجل کے کرم کی بات ہے کہ جس کو چاہے بَخش دے۔یقیناً اُس شخص نے اخلاص کے ساتھ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی تھی جو کام آ گئی کہ اِخلاص کے ساتھ کیا جانے والا بظاہر ہر چھوٹا عمل بھی بَہُت بڑا دَرَجہ رکھتا ہے۔چنانچہ امامُ الْمُخْلِصِین ، سَیِّدُالمُرسَلین ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ قبولیت نِشان ہے، اَخْلِصْ دِیْنَکَ یَکْفِکَ الْعَمَلُ الْقَلِیْل ''اپنے دین میں مُخْلِص ہو جاؤ تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔'' (اَلْمُسْتَدرک لِلحاکم ج۵ ص ۴۳۵ رقم الحدیث ۷۹۱۴) حُجَّۃُ الاِسلام حضرتِ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی ایک بُزُرگ سے نَقل کرتے ہیں، ''ایک ساعت کا اِخلاص ہمیشہ کی نَجات کا باعِث ہے مگر اِخلاص بَہُت کم پایا جاتا ہے۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج ۴ ص ۳۹۹)

خالص عمل کی پہچان

حضرتِ سیدُ نا عیسٰی روحُ اللہ علٰی نَبِینا وَعَلیہ الصَّلٰوۃُوَالسَّلام کے حواریوں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا، ''کس کا عمل خالِص ہوتا ہے؟'' فرمایا، ''اُسی شخص کا عمل اِخلاص پر مَبنی مانا جائے گا جو صِرف اللہ عزّوجل کی رِضا کیلئے عمل کرے اور اِس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اِس عمل کے سبب اس کی تعریف کریں۔'' (اَیضًا ص ۴۰۳)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّواعلی الحبیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یا اللہ عزّوجل تیرے مُخلِص نبی سَیِّدُ نا عیسٰی علیہ السلام کا واسِطہ ہمیں بے سبب بَخش دے، آمیــــن۔ ہائے! ہائے! نَفْس وشیطان کے ہاتھوں ہم تیزی کے ساتھ تباہی کے گڑھے میں گِرتے جارہے ہیں۔آہ! آہ! آہ! ''حوصلہ افزائی'' کے نام پر جب تک ہمارے اعمال اور دینی اَفعال کی تعریف اور واہ واہ نہیں کی جاتی ہمیں سُکوں ہی نہیں ملتا۔

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو　　کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی عزّوجل

آفتیں دُور ہونے کا آسان وِرْد

حضرتِ مولائے کائنات علیُّ المُرتضیٰ شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہ وجہہ الکریم سے رِوایت ہے کہ سلطانِ مکّہ مکرمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ، مکینِ گنبدِ خضراء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اے علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم)! میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتادوں جنہیں تم مُصیبت کے وَقت پڑھ لو'' عرض کیا، ''ضَرور ارشاد فرمائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میری جان قُربان! تمام اچھائیاں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سیکھی ہیں۔'' ارشاد فرمایا، ''جب تم کسی مُشکل میں پھنس جاؤ تو اِس طرح پڑھو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پس اللہ عزوجل اس کی بَرَکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔ (عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لابن سُنّی ص ۱۲۰)

مُشکلیں حل ہوں گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب تک بیماری، قرضداری، مقدمہ بازی دُشمن کی طرف سے ایذا رسانی، بے رُوزگاری یا کوئی بھی آفتِ ناگہانی آن پڑے۔ کوئی چیز گم ہو جائے، کسی کی بات سن کر صدمہ پہنچے، کوئی مارے، دِل دُکھ جائے، ٹھوکر لگے، گاڑی خراب ہو جائے، ٹریفک جام ہو جائے، کاروبار میں نقصان ہو جائے، چوری ہو جائے اَلْغَرَض چھوٹی یا بڑی کوئی سی بھی پریشانی ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھتے رہنے کی عادت بنالیجئے۔ نیت صاف ہوگی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل منزِل آسان ہوگی۔ مشکل کی آسانی کیلئے ایک عمل یہ بھی ہے، قبل از نمازِ جُمعہ غُسل کر کے پاک صاف لباس پہن کر تنہائی میں یَا اللّٰہ 200 بار (اوّل آخر تین بار دُرودِ پاک) پڑھ لیجئے کیسی ہی مُصیبت ہو دُور ہوگی یا کیسی ہی حاجت ہو پوری ہوگی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر کے دعائیں مانگنے سے بھی بے شمار اسلامی بھائیوں کی مُشکلات حل ہونے کے واقِعات ہیں، چُنانچہ

نئی زندگی

ایک مزدور کے گُردے فیل ہوگئے۔ عزیزوں نے اَسپتال میں داخل کروادیا۔ اُس کا اَوباش بھانجہ عِیادت کے لئے آیا۔ ماموں جان زندگی کی آخری گھڑیاں گِن رہے تھے۔ اِس کا دل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ اُس نے سُن رکھا تھا کہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کے دَوران دُعا قبول ہوتی ہے، چُنانچہ وہ مَدَنی قافلے میں سفر پر چل دیا اور خوب رُو رُو کر ماموں جان کی صحت یابی کیلئے دُعا کی۔ جب واپس پلٹا تو ماموں جان صحت یاب ہو کر گھر بھی آچکے تھے اور اب نَماز کیلئے گھر سے نکل کر خِراماں خِراماں جانبِ مسجد رَواں دَواں تھے۔ یہ رَحمت بھرا منظر دیکھ کر اُس نوجوان نے گناہوں بھری

زندگی سے توبہ کی اور اپنے آپ کو مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔

مرض گمبھیر ہو، گرچہ دِلگیر ہو ہوں گی حل مُشکلیں قافِلے میں چلو
غم کے بادَل چھٹیں اور خُوشیاں ملیں دل کی کلیاں کِھلیں قافِلے میں چلو

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دُعاء کبھی رَد نہیں ہو سکتی۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں جو بھی دعاء مانگی جائے وہ لازِماً قَبول ہوتی ہے اور کیوں نہ ہو کہ خود ہمارے پیارے سچے اللہ عزوجل کا سچا فرمان ہے:۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (پ ۲۴ المؤمن ۶۰)

اور تمہارے رب عزوجل نے فرمایا، مجھ سے دُعا کرو میں قَبول کروں گا۔

وَسْوَسہ

خدائے حَمید عزوجل کلامِ مجید میں جب خود ارشاد فرماتا ہے کہ ''مجھ سے دعا کرو، میں قَبول کروں گا'' مگر بارہا قَبولیّتِ دعا کا اظہار نہیں ہوتا مَثَلاً دعا کی جاتی ہے فُلاں جگہ نوکری مل جائے مگر نہیں ملتی۔

علاج وَسْوَسہ

''قَبول ہونے کے معنیٰ سمجھنے میں کھانے کی وجہ سے شیطان وَسوسے ڈالتا ہے۔ دُعاء قَبول ہی قَبول ہے۔ قَبولِیّت کی صورتیں مختلف ہیں، قبولیت دُعاء کی **تین صورتیں** مُلاحَظہ فرمائیے:۔

۱ جو اس نے مانگا وہ نہ دیا گیا کہ اس کے حق میں بہتر نہ تھا اور وہ اَرْحَمُ الرّاحِمِیْن جَلَّ جلالُہٗ اپنے بندوں کے حق میں بہتری چاہتا ہے۔

۲ اس دعاء مانگنے والے پر کوئی سخت بلا و مصیبت آنی تھی، جسے اس کا پروردگار عزوجل اس بظاہر قَبول نہ ہونے والی دُعا کے صِلہ میں دُور فرما دیتا ہے۔ مَثَلاً اتوار کو بعد نمازِ مغرب اسکوٹر کے حادِثے میں اِس کا پاؤں ٹوٹنے والا تھا اور عَصر کی نَماز میں اِس نے دعاء مانگی، یا اللہ! فُلاں پر میرا 1000 روپیہ قرض ہے وہ آج مغرِب کے بعد مل جائے۔ یہ نمازِ مغرب ادا کر کے صحیح سلامت مقروض کے پاس پہنچ گیا، اُس نے قرض نہیں لوٹایا، یہ دعا مانگنے والا سمجھا کہ میری دُعا قبول نہیں ہوئی مگر اس بے خبر کو کیا خبر کہ مقروض کے

پاس پہنچنے سے قَبل حادِثے میں اِس کا جو پاؤں ٹوٹنے والا تھا وہ اِس دعاء کی بَرَکت سے نہیں ٹوٹا!

۳ یہ کہ جو مانگا وہ نہیں دیا جاتا بلکہ اس دعا کے عِوَض (عِ۔وَض) آخِرت میں ثواب کا ذَخیرہ عطا کیا جائے گا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں فرمایا، ''جب بندہ آخِرت میں اپنی اُن دعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دنیا میں مقبول نہیں ہوئی تھیں، تمنّا کرے گا، کاش! دنیا میں میری کوئی دُعا قَبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخِرت) کے واسطے جَمع ہو جاتیں۔ (اَحسَنُ الْوِعَاء ص ۳۷ حاشیہ مَعَ تَرجِیح) ایک حدیثِ پاک میں ہے، ''جس کو دعا کی توفیق دی جائے دروازے بِہِشت (یعنی جنّت) کے اس کیلئے کھولے جائیں گے'' (اَیضا ۱۴۱)

بِسْمِ اللّٰہ کی دیوانی

ایک مُبلّغ اجتماع میں بِسْمِ اللّٰہ کے فضائل بیان فرمارہے تھے۔ ایک یہودن لڑکی فضائلِ بِسْمِ اللّٰہ سُن کر بے حد مُتَأثِّرْ (مُتَ۔اَث۔ثِر) ہوئی اوراس نے اسلام قَبول کرلیا۔ اُس کی زَبان پر بِسْمِ اللّٰہ کا وِرد جاری ہوگیا۔ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، چلتے پھرتے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتی رہتی۔ لڑکی کے کافر ماں باپ اس سے سخت ناراض رَہنے اور اس کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے نیز اسلام دشمنی کے سبب اِس کوشِش میں لگ گئے کہ اپنی بیٹی پر کوئی الزام عائِد کرکے مَعاذَاللّٰہ اس کو قتل کروادیں، چُنانچِہ ایک دن اُس کے باپ نے جو کہ بادشاہِ وَقت کا وزیر تھا۔ شاہی مُہر والی انگوٹھی بیٹی کو رکھنے کیلئے دی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر اُس نے لی اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر جیب میں ڈال لی۔ رات کو جب وہ سوگئی تو اُس کے باپ نے اُس کی جیب سے اَنگوٹھی نکال کر دریا میں ڈال دی۔ ایک مچھلی نے وہ انگوٹھی نگل لی۔ صبح کو ایک ماہی گیر نے جال ڈالا تو اِتّفاق سے وُہی مچھلی جال میں پھنس گئی، اُس نے لاکر وزیر کو تحفۃً دیدی، وزیر نے پکانے کیلئے لڑکی کے حوالے کی۔ اُس نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہہ کر مچھلی لی، جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہہ کر اُس کا پیٹ چاک کیا تو اُس میں سے انگوٹھی نکل پڑی، اُس نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر جیب میں ڈال لی اور مچھلی پکا کر باپ کے آگے رکھ دی۔ کھانا کھانے کے بعد جب دربار کا وَقت آیا، باپ نے لڑکی سے اَنگوٹھی طلب کی، اُس نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر جیب سے نکال کر دیدی۔ باپ یہ دیکھ کر حیران و ششدر رَہ گیا اور اللہ عزَّوجلَّ نے **بِسْمِ اللّٰہ کی دیوانی** کو قتل سے محفوظ فرمالیا۔ (لَمْعانِ صُوفِیاء)

اللّٰہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

بِسمِ اللہ لکھنے کی فَضِیلت

حضرتِ سیِّدُ نا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب ، دانائے غیوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب عزّ وجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، ''جس نے اللہ عزّ وجل کی تعظیم کیلئے عُمدہ شکل میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تحریر کیا اللہ عزّ وجل اُسے بخش دے گا۔''

(الدُّرُّ المَنثور ج ۱ ص ۲۷)

سرکارِ اعلیٰ حضرت ، امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے پیر و مُرشِد سیِّدُ الواصلین ، امامُ الکاملین ، حضرتِ سیِّدُ نا شاہ آلِ رسول قادِری رحمۃ اللہ علیہ نے ذُوالْقَعْدَۃُ الْحرام ۱۲۹۷ھ جُمعرات بوقتِ ظُہر وِصال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کی آخِری تحریر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تھی۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وِصال شریف کی رِقّت انگیز منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں ، ''روزِ وِصال نَمازِ صُبح (فجر) پڑھ لی تھی اور ہُنوز (یعنی ابھی) وقتِ ظُہر باقی تھا کہ اِنتِقال فرمایا ، نَزع میں سب حاضِرین نے دیکھا کہ آنکھیں بند کئے مُتَواتَر سلام فرماتے تھے۔ (یہ اِس طرف اِشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی ارواحِ مقدّسہ استِقبال کیلئے جمع ہورہی تھیں) جب چند سانس باقی رہے۔ ہاتھوں کو اَعضائے وُضو پر یوں پھیرا گویا وُضو فرما رہے ہیں ، یہاں تک کہ اِستِنشاق (یعنی ناک کی صفائی) بھی فرمایا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ عزّ وجل وہ اپنے طور پر حالتِ بیہوشی میں نَمازِ ظُہر بھی ادا فرماگئے۔ جس وَقت رُوحِ پُرفُتُوح نے جُدائی فرمائی ، فقیر سرہانے حاضِر تھا۔ وَاللّٰہُ الْعَظِیْم ایک نورِ مَلیح (یعنی حسین نور) علانیہ نظر آیا (یعنی جو بھی موجود تھا وہ دیکھ سکتا تھا) کہ سینہ سے اُٹھ کر بَرق تابندہ (یعنی چمکدار بجلی) کی طرح چِہرہ پر چمکا جس طرح لَمعانِ خورشید (یعنی سورج کی روشنی) آئینہ میں جُنبِش کرتا ہے۔ یہ حالت ہو کر غائب ہو گیا اِس کے ساتھ ہی رُوح بدن میں نہ تھی۔ پچھلا (یعنی آخِری) کلمہ زبانِ فیض ترجُمان سے نکلا ، لفظ اَللّٰہ تھا وَبس اور **اَخیر تحریر** کہ دستِ مبارَک سے ہوئی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تھی کہ اِنتِقال سے دو روز پہلے ایک کاغذ پر لکھی تھی۔ بعد ، فقیر (یعنی سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ) نے حُضُور پیر و مُرشِد برحق رضی اللہ عنہ کو رُؤیا (یعنی خواب) میں دیکھا کہ حضرت والِد ماجد قدّس سرہ الماجد کے مرقد (مزار) پر تشریف لائے۔ غلام نے عرض کیا ، ''حضور! یہاں کہاں؟'' فرمایا ، ''آج سے یا اب سے یہیں رہا کریں گے۔''

(حیاتِ اعلیٰحضرت ص ۶۸ مکتبۃ نبویہ لاہور)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح مِلا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیِّب و طاہر گیا

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھنے کاعظیم ثواب پانے کیلئے ہوسکے توکبھی کبھی باوُضو خوش خَطی کے ساتھ کاغذوغیرہ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تحریر فرمالیا کریں، لیکن بے اَدَبی کی جگہ ہرگز نہ لکھئے، دیواروں پر بھی آیات ومقدّس کلِمات مت لکھئے کہ آہستہ آہستہ لِکھائی کے ذَرّات زمین پر بِکھر جاتے ہیں ۔ (لہٰذا مساجد میں بھی اِس اَدب کا خیال رکھئے) اورزمین پر لکھنے کے بارے میں تو خود ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے صَرَاحَۃً مَنْع فرمادیا ہے، چُنانچہ

زمین پر لکھنا

حُضُورِپُرنور، شاہِ غَیور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ سے گزرے جہاں زمین پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ سرکارِ عالی وَ قار صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب بیٹھے ہوئے نوجوان سے اِستِفسار فرمایا، ''یہ کیا لکھا ہوا ہے؟'' اُس نے عرض کی، ''بِسْمِ اللّٰہ'' فرمایا، ایسا کرنے والے پر لعنت ہو بِسْمِ اللّٰہ کواس کی جگہ پر ہی رکھو۔'' (الدُّرالمَنثُور ج ۱ ص ۲۹)

از خدا عزوجل خواہیم توفیقِ ادب　　　بے ادب محروم گشت اَز فَضلِ رب عزوجل

(ہم اللہ عزوجل سے اَدب کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ بے اَدَب فضلِ رب عزوجل سے محروم ہو کر در بدر ذلیل وخوار پھرتا ہے۔)

ہرزبان کے حُروف کی تعظیم کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! زمین پر کسی بھی زَبان میں کوئی لفظ نہیں لکھنا چاہیے بعض اَوقات لوگ سمجھتے ہیں کہ انگریزی زَبان کا اَدَب کرنے کی ضَرورت نہیں ہے یہ ان کی سخت غَلَط فَہمی ہے، غور تو فرمایئے! اگر اِنگریزی میں ALLAH لکھا ہوگا تو کیا آپ اَدَب نہیں کریں گے؟ کریں گے اور یقیناً کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر توہِین کی نیّت سے معاذَ اللہ اس پر پاؤں رکھ دے یا تُھوک دے تو کافِر ہوجائے گا۔ بہر حال اِنگریزی اور دنیا کی ہر زَبان کے حُروف کا ادب کرنا چاہئے۔ تفسیرِ کبیر شریف جلد اوّل ص ۳۹۶ کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی تمام زَبانیں اِلہامی ہیں، ظاہر ہے زمین پر کسی بھی زَبان میں لکھنے سے اُس کی بے اَدَبی یقینی ہے، آج کل ٹریفک کے محکمہ کی جانب سے رَہنُمائی کیلئے سڑکوں پر بعض تحریریں ہوتی ہیں۔ یہ غَلَط طریقہ ہے، کاش! صِرف رنگ برنگے (مگر سبز کے علاوہ) پٹوں سے کام چلایا جاتا۔ دروازوں پر ایسے پائیدان نہ رکھے جائیں جن پر Well Come لکھا ہوتا ہے۔ افسوس! آج کل حُروف کا اَدَب کرنا تقریباً ناممکن ہوگیا ہے۔ عُموماً بچھانے کی دَری وچادر پر نیز فوم کے گدیلوں کے اَستر اور پلنگ کی چادَروں پر کمپنی یا ڈیکوریشن کا نام تحریر ہوتا ہے، W.C پر، چپلوں اور جوتوں کے اندرونی حِصّوں بلکہ تلووں پر اور کپڑے کی کَناریوں پر کارخانے کے نام وغیرہ کی لکھائی ہوتی ہے۔ بعض اَوقات سِلائی میں پاجامے کے اندر بیٹھنے کی جگہ پر تحریر آجاتی ہے تو مسلسل بے اَدَبی کا سلسلہ رہتا ہے۔ بلکہ سب سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ عُموماً ''لال اینٹ'' پر اور ''فلور ٹائل'' کے نیچے لکھائی ہوتی ہے۔ بھٹے کی اینٹوں اور فلور ٹائلز کی لکھائی گرینڈر سے مٹائی جاسکتی

ہے اور زیادہ مقدار میں خریدنے والے کارخانے والوں سے بغیر لکھائی کے بھی بنوا سکتے ہیں مگر اتنی ساری زحمتیں اُٹھانے والا باادب مَدَنی ذِہن کیسے بنے؟ اللہ عزوجل کی عطا کردہ توفیق سے ممکن ہے۔ایک بار کراچی (بابُ المدینہ) میں فَرش پر رکھی ایک لال اینٹ کی لکھائی دیکھ کر سگِ مدینہ عُفی عنہ کا دل بے قرار ہو گیا اُس پر **عمر** لکھا ہوا تھا۔لال اینٹیں حمام میں، بَیتُ الخَلاء میں ہر جگہ کی دیوار و فرش میں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ الفاظ لکھتے ہوئے ماضی کی ایک دلخراش یاد ذِہن پر اُبھر رہی ہے اُس کو بھی عرض کئے دیتا ہوں۔

مدینہ شریف کی ایک دلخراش یاد

مَسجِدُ النَّبوی الشَّریف عَلیٰ صَاحِبِھَا الصَّلوۃ وَالسَّلام کی مَشرِقی جانِب بابِ جبرئیل کے سامنے ایک قدیم گلی تھی جو کہ جنّتُ البقِیع کی طرف جاتی تھی اُس مقدّس گلی کو عُشّاق **بِہشتی گلی** کہا کرتے تھے،اُس میں کئی یادگاریں مَثَلاً اہلِ بیتِ اَطہار علیہم الرضوان کے مکانات طیِّبات وغیرہ تھے،اب وہ میٹھی میٹھی حقیقی **مَدَنی گلی** شہید کردی گئی ہے۔ ۱۴۰۰ھ کی ایک سُہانی شام کو (سگِ مدینہ عُفی عنہ) اُسی **بِہشتی گلی** سے گزر رہا تھا کہ گٹر کے ڈھکّن کی عَرَبی لکھائی پر نظر پڑی۔ غور سے دیکھا تو اُس پر لوہے کی ڈَھلائی سے "**مَجاری المدینۃ**" تحریر تھا میں نے جذبۂ عقیدت میں اس تحریر کو چُوم لیا اور جن بدنصیبوں نے میرے میٹھے میٹھے **مدینہ** (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً) کے نام کو گٹر کے ڈھکّن پر لکھوایا اُن سے میرے دل میں اِس قدر شدید نفرت پیدا ہوئی کہ میں بتا نہیں سکتا۔چُومتا ہوا دیکھ کر ایک یَمَنی بوڑھے نے مجھے جھڑکا، میں سر نیچا کئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ ابھی تھوڑا ہی چلا تھا کہ پیچھے سے سلام کرنے کی آواز آئی، میں نے مڑ کر دیکھا تو کوئی پاکستانی تھا، بڑے پُرتپاک طریقے سے ملا اور تعجب کی بات یہ ہے کہ مجھ سے معذِرت کرتے ہوئے کہنے لگا، "اُس یَمَنی بوڑھے کا بُرا مت مانئے گا" مزید اُس نے کہا، مَسجِدُ النَّبوی الشَّریف عَلیٰ صَاحِبِھَا الصَّلوۃ وَالسَّلام میں حاضِری کا انداز دیکھ کر مجھے کشِش ہوئی اور میں مسلسل آپ کا پیچھا کئے چلا آرہا ہوں اور آپ کی ہر نَقل و حَرکت کا جائزہ لے رہا ہوں،آپ میرے مکان پر قیام کر لیجئے۔ میں نے جواب دیا، "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل میرے پاس قِیام کی سَہولت موجود ہے" کہا، "کھانا کھا لیجئے" میں جواب دیا، "اس کی فی الحال حاجت نہیں" کہا، "میری طرف سے کچھ رقم قَبول کر لیجئے" میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا، "میں حاجت مند نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل میرے پاس اَخراجات موجود ہیں۔" بَہر حال وہ خوش عقیدہ شخص تھا اور اُس نے مجھ سے بَہت ہی مَحبت کا اِظہار کیا، میرے لئے وہ اجنبی تھا اور اس کے بعد پھر کبھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اللہ عزوجل اُس کو اِس کا اَجرِ عظیم عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو بے اَدَبی اور بے اَدَبوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ علیہ وسلم

محفوظ خدا عزوجل رکھنا سدا بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

سیانے کی دلیل

عَرَبی میں **مدینہ** کے معنیٰ ''شہر'' ہے۔اس لئے گٹَر کے ڈھکَن پر **مدینہ** لکھنے میں حَرَج نہیں۔

دیوانے کا جواب

عَرَبی میں شہر ''**بَلَد**'' کا لفظ بھی معروف ہے **مدینۂ منوّرہ** کی شہری اِنتِظامیہ کو بھی بَلَدِیہ ہی کہتے ہیں آخر ایسا پیارا نام **مدینہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً کے جوحُجَّدَد اَسمائے مبارکہ تحریر فرمائے ہیں اُن میں مُجرَّد (یعنی تنہا) لفظ **مدینہ** بھی شامل کیا ہے اوراس کو زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً کی تاریخ پرلکھی ہوئی کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے مَثَلاً علامہ نورالدین علی بن احمد اَلسَّمھودی علیہ الرحمۃ اللہ القوی نے **وفاءُ الوفا** ج ۱ ص ۲۲ میں مدینہ شریف کے بَہُت سارے اَسمائے مبارَکہ لکھے ہیں اُن میں ایک نام **مدینہ** بھی لکھا ہے۔بہر حال کسی بھی زاوِیے سے گٹَر کے ڈھکَن پر مدینہ بلکہ **المدینۃ** لکھنے کو عُشّاق کا دل تسلیم کرہی نہیں سکتا۔ ''**المدینۃ**'' کیا ہے یہ تو عُشّاق کا دل ہی جانتا ہے۔عاشقوں کے امام،امامِ اہلسنّت،مُجدِّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت،عاشقِ ماہِ نُبُوَّت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے نزدیک **مدینہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً کی اَھَمِیَّت مُلاحَظہ ہو،چُنانچہ فرماتے ہیں ؎

نامِ مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیمِ خُلد ‏ ‏ ‏ سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی جان حضرت مولینا حسن رضا خان علیہ الرحمۃ المنان یوں اظہارِ تمنا کرتے ہیں ؎

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے ‏ ‏ ‏ مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

وَسوسہ

گٹَر پھر گٹَر ہوتا ہے اِس کا ڈھکّن چومنا سخت معیُوب ہے۔

علاجِ وَسوسہ

گٹَر کا ڈھکّن اوپر ہوتا ہے مَواد اندر۔سوکھے ہوئے ڈھکّن کو جس پر نَجاست کا کوئی ظاہر اثر نہ ہو اس کو ناپاک کہنے کی کوئی وجہ نہیں، لِہٰذا مدینۃُ المنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً کے المدینہ لکھے ہوئے سُوکھے ہوئے ڈھکّن کو عشق ومستی میں چومنے کو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجلّ دنیا کا کوئی بھی مُفتیِ اسلام ناجائز نہیں کہے گا۔سرکارِ والاتبار،مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدّس دِیار کے ڈھکّن پر لکھے ہوئے **المدینۃ** کو چُومنا اور مَستی میں جھومنا صِرف **عاشقانِ مدینہ** کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی کا حصّہ

ہے۔ میٹھے میٹھے مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانو، مدینے کے مَستانو اور شمعِ بزمِ رسالت کے پروانو جھوم جھوم کر کہئے ۔

الـمـدیـنـہ سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَـاءَ الـلّٰـہ عزوجل اپنا بیڑا پار ہے

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

شرابی کی بخشش ہوگئی

ایک نیک آدمی نے اپنے بھائی کو نشہ کرنے کے باعث اپنے پاس بلا کر سزا دی، واپَسی میں وہ پانی میں ڈوب کر فوت ہوگیا۔ جب اُسے دَفن کر چکے تو اُسی رات اُس نیک شخص نے خواب دیکھا کہ اس کا مرحوم بھائی جنّت میں ٹہل رہا ہے۔ اُس نے پوچھا، تُو تو شرابی تھا اور نشہ ہی کی حالت میں مرا پھر تجھے جنّت کیسے نصیب ہوئی؟ وہ کہنے لگا، ''آپ سے مار کھانے کے بعد جب میں واپَس ہوا تو راہ میں ایک کاغذ دیکھا جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تحریر تھا، میں نے اسے اٹھایا اور نگل لیا۔ پھر پانی میں گر گیا اور دم نکل گیا۔ جب قَبر میں پہنچا تو مُنکر نکیر کے سُوالات پر میں نے عرض کیا، آپ مجھ سے سُوالات فرما رہے ہیں، حالانکہ میرے پیارے پرَوَرْدگار عزوجل کا پاک نام میرے پیٹ میں موجود ہے، اتنے میں غیب سے آواز آئی،

صَدَق عَبْدِیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ ''یعنی میرا بندہ سچ کہتا ہے بے شک میں نے اِسے بخش دیا۔'' (نُزہَۃُ المجالس ج اوّل ص ۲۷)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

تُوْبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

کاش! ہر مسلمان تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ساتھ وابَستہ ہو کر سنّتیں سیکھنے سکھانے والے عاشِقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو جائے، ہر درس اور ہر سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخِر حاضِری کی سعادت حاصِل کرے اور اِس کیلئے صدقِ دل سے جِد و جہد کرے جیسا کہ

مغفرت کا انعام

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، یہ اُن دنوں کی بات ہے جب بابُ المدینہ کراچی میں مُنعقِد ہونے والے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کی تیاریاں زور وشور سے جاری تھیں۔ **مَدَنی قافلے** لانے کیلئے مُتَعدَّد شہروں سے بابُ المدینہ کراچی کیلئے خُصوصی ٹرینوں کا سلسلہ تھا۔ انہیں دونوں ہمارے ایک فوت ہوگئے۔ چند روز کے بعد گھر کے کسی فرد نے مرحوم کو خواب میں دیکھ کر جب حال پوچھا تو کہنے لگے، میں نے کراچی میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی نیّت سے خُصوصی ٹرین میں نِشست بُک کروائی تھی اور اللہ عزَّ وجلّ نے اِس سچّی نیت کے سبب میری مغفِرت فرمادی۔

رَحمتِ حق "**بَہا**" نہ می جُوید   رَحمتِ حق "**بَہانہ**" می جُوید

یعنی اللہ عزَّ وجلّ کی رَحمت بَہا (یعنی قیمت) طلب نہیں کرتی بلکہ اللہ عزَّ وجلّ کی رَحمت تو بَہانہ تلاش کرتی ہے۔

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

اچھّی نیّت کی بَرَکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اچھّی نیت کا کس قدر بُلند رُتبہ ہے کہ عمل کرنے کا موقع نہ ملنے کے باوُجود اجتماع میں شرکت کی نیت کرنے والے خوش نصیب کی مغفِرت کردی گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، انسان کو چند روز کے عمل سے نہیں اچھّی نیّت سے جنّت حاصِل ہوگی۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۶۱)

یاد رکھئے! نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ دل میں ارادہ نہ ہونے کی صورت میں خالی ہاں کردینے سے نیّت کا ثواب نہیں ملتا۔ مَثَلاً کسی سے کہا گیا کہ کل آنا۔ اُس نے ہاں کہہ دیا اور دِل میں یہ ارادہ ہے کہ نہیں جاؤں گا تو یہ جھوٹا وعدہ ہوا اور جھوٹا وعدہ کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ جب نبی اکرم، نورِ مُجسّم، رَحمتِ عالم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو فرمایا، مدینۂ طیِّبہ میں کچھ لوگ ہیں کہ ہم جو بھی وادی طے کرتے ہیں یا ایسی جگہ کو پامال کرتے ہیں جس سے کفّار کو غصّہ آئے نیز ہم کوئی مال خرچ کرتے ہیں یا ہم بھوکے ہوتے ہیں تو وہ ان تمام باتوں میں ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں حالانکہ وہ مدینۂ منوّرہ میں ہیں صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ عزَّ وجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم وہ کیسے؟ وہ تو ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انہیں عُذر (یعنی مجبوری) نے روک رکھا ہے۔ (وہ اس لئے ثواب کے حقدار قرار پائے کہ شرکت کی پکّی نیت ہونے کے باوُجود مجبوراً شریک نہ ہوسکے تھے۔) (سُنَن الکُبریٰ لِلبَیْہَقِی ج ۹ ص ۲۴ کتابُ السِّیَر)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی (رِضا جوئی) کے لئے خوشبو لگائے تو وہ قِیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اُس کی خوشبو کستوری سے زیادہ مہک رہی ہوگی اور جو آدمی غیر خدا کی خاطِر خوشبو لگائے وہ قِیامت کے دن یوں آئے گا کہ اس کی بُو مُردار سے زیادہ بدبودار ہوگی۔

(مُصَنَّف عبدُالرَّزّاق ج ۴ ص ۳۱۹ حدیث ۷۹۳۲، اِحیاءُ العُلوم ج ۴ ص ۸۱۳)

حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ الوالی **کیمیائے سعادت** میں حدیثِ پاک نَقل کرتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جو شخص اِس نیّت سے قرض لے کہ واپَس نہ کرے گا تو وہ چور ہے۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۲ ص ۲۰۲)

اللہ تعالیٰ کی خُفیہ تدبیر

خدائے رحمٰن عزّ وجل کی رَحمت پر قُربان! وہ بے نیاز ہے۔ کس بندے کے ساتھ اُس کی کیا خُفیہ تدبیر ہے یہ کوئی نہیں جانتا کہ جب وہ نوازنے پر آتا ہے تو بظاہر بَہت ہی چھوٹے سے عمل پر جنّت کی اعلیٰ نعمتوں سے مالا مال فرما دیتا ہے اور جب گرِفت کرنے پر آتا ہے تو کسی ایک صَغیرہ گناہ پر پکڑ لیتا ہے۔ لہٰذا بندے کو چاہئے کہ کسی بھی نیکی کو ہرگز تَرک نہ کرے اور گناہ سے ہر صورت میں اپنے آپ کو بچائے اور ہر حال میں ربِّ ذُوالجلال عزّ وجل کی **بے نیازی** سے ڈرتا رہے۔ حضرتِ علّامہ عبدُالرحمٰن ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں،

رونگٹے کھڑے کردینے والی حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنے اَحباب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ لوگ ایک مقتول (یعنی قتل کئے ہوئے مُردے) کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے گزرے۔ سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے جب مقتول کی شکل دیکھی تو ایک دم بے ہوش ہوکر زمین پر تشریف لے آئے۔ جب ہوش آیا، کسی نے ماجرا دریافت کیا تو فرمایا، یہ مقتول کسی وَقت بَہت بڑا عابد وزاہد تھا۔ لوگوں کا تجسُّس بڑھا، عرض کیا، یاسیِّدی! ہمیں تفصیلی واقِعہ ارشاد فرمایئے! فرمایا، یہ عابد ایک روز نماز کیلئے گھر سے چلا تو راستے میں ایک عیسائی لڑکی پر نظر پڑ گئی اور ایک دم اُس کے دل میں عشق کی آگ شُعلہ زَن ہوئی اور اُس کے فِتنے میں پڑ گیا، اُس سے شادی کا مُطالَبہ کیا، اُس نے شَرط رکھی کہ عیسائی ہوجاؤ۔ کچھ عرصہ عابِد نے ضَبط کیا، مگر آخِر کار شَہوت کے ہاتھوں لاچار ہوکر اسلام چھوڑ کر نصرانی بن گیا۔ جب اُس نے لڑکی کو آکر خبر دی تو وہ بِگڑ گئی اور نَفرین (نَف۔رِی۔ن) (یعنی مَلامت) کرتے ہوئے کہا، **او بدنصیب**! تیرے اندر کوئی بھلائی نہیں، تو نے اپنے دین سے وَفا نہیں کی تو کسی اور کے ساتھ کیا وفا کرے گا! **بدبخت**! تُو نے شَہوت سے بدمست ہوکر عمر بھر کی عبادت وریاضت بلکہ اپنا دین تک داؤ پر لگا دیا! لے سُن! تُو اسلام سے پھر کر مُرتَد ہوچکا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں عیسائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہوچکی ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص کی تلاوت کی، کسی سننے والے نے حیرت سے پوچھا، یہ تجھے کیسے یاد ہوگئی؟ کہنے لگی، دراصل بات یہ ہے کہ خواب کے اندر میں جہنم میں داخل ہونے لگی،

اچانک ایک صاحِب وہاں آگئے اور مجھے تسلّی دیتے ہوئے کہنے لگے، ڈرومت، تمہاری جگہ اُسی شخص کو فِدیہ بنادیا گیا ہے۔ اتنے میں یہ عاشق ناشاد و نامُراد میری جگہ جہنم میں جانے کیلئے آگیا۔ پھر وہ صاحب مجھے جنّت میں لے گئے وہاں میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا،

يَمۡحُوا اللّٰهُ مَايَشَآءُ وَيُثۡبِتُ ۚ وَعِنۡدَهٗۤ اُمُّ الۡكِتٰبِ (پ ۱۳ الرعد ۳۹)

اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اُسی کے پاس ہے۔

پھر اُنہوں نے مجھے **سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاص** یاد کروائی، جب میں بیدار ہوئی تو یہ مجھے یاد ہو چکی تھی۔

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، وہ خوش نصیب لڑکی تو مسلمان ہوگئی لیکن بدنصیب عابد شَہوت سے مغلوب ہو کر مُرتَد ہونے کے بعد آج قتل کر دیا گیا۔

نَسۡأَ لُ اللّٰهَ الۡعَافِيَةَ ہم اللہ عزّوجل سے عافیت کا سُوال کرتے ہیں۔ (بَحرُالدّمُوع اَلفصلُ السّادِس عشر ص ٧٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزّوجل کی بے نیازی اور اُس کی **خُفیہ تدبیر** سے ہر ایک کو ہر دم ڈرتے رَہنا چاہئے ہم میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہوگا بھی یا نہیں۔ آہ! آہ! آہ! خدا عزّوجل کی قسم! ہم دنیا میں پیدا ہو کر سخت ترین آزمائش میں پڑ گئے، اس مُعامَلہ میں تو جانور اور کیڑے مکوڑے اچھے رہے کہ نہ انہیں سلبِ ایمان کا خوف نہ سَکرات وقَبر وحَشر کی ہولناکیوں کی وَحشت، نہ عذابِ جہنم کا ڈر۔

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا قَبر و حشر کا سب غم ختم ہوگیا ہوتا

آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

آہ! کثرتِ عِصیاں ہائے خوف دوزخ کا کاش! اِس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا

اللہ عزّوجل بے نیاز ہے، ہمیں اُس سے ہر دم ڈرتے رَہنا چاہئے، ایمان کی حفاظت کے معاملے میں کبھی بھی غفلت نہیں کرنا چاہئے، بُری صُحبت میں ہلاکت ہی ہلاکت اور اچھی صُحبت اور اچھوں سے مَحبت و نِسبت میں ہر طرح سے عافیت ہے۔ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوت اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے مُنسَلِک ہو کر جو عمر بھر وابَستہ رَہتا ہے اُس پر وہ رَحمتیں برستی ہیں کہ سُننے والے وَرطۂ حیرت میں ڈوب جاتے ہیں، چُنانچہ

مدینے کا مُسافر

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ نیا آباد کے ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے کہ میرے والِدِ بُزُرگوار حاجی عبدُ الرّحیم عطّاری (کچّھی) جن کی عمر کم وبیش 70 سال تھی۔ اِبتِدائی دَور دُنیا کی رنگینیوں کی نَذر رہا مگر پھر اَلۡحَمۡدُلِلّٰہ عزّوجل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا۔ 1955ء میں

جب دوسری بار حج کا مُژدَہ جانفزا ملا تو ان کی خوشی قابلِ دید تھی۔ جیسے جیسے روانگی کا وقت قریب آ رہا تھا خوشی دو چند ہوتی جا رہی تھی۔ آخر ان کی خوشیوں کی معراج کا وقت قریب آ گیا۔ رات 4:00 بجے ایئر پورٹ کی طرف روانگی تھی۔ پوری رات خوشی خوشی تیاری میں مشغول رہے، مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا تقریباً 3:00 بجے اِحرام برابر میں رکھ کر اپنے کمرے میں لیٹ گئے۔ میں بھی لیٹ گیا، ابھی مشکل پندرہ مِنَٹ ہوئے ہوں گے کہ میرے کمرے کے دروازے پر دستک پڑی۔ چونک کر دروازہ کھولا تو سامنے والِدہ پریشانی کے عالم میں کھڑی فرما رہی تھیں، تمہارے والِد صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہے۔ میں **بعُجلت** تمام پہنچا تو والِد صاحِب بے قراری کے ساتھ سینہ سہلا رہے تھے، فوراً اَسپتال لے جایا گیا ڈاکٹر نے بتایا کہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ گھر میں کُہرام مچ گیا کہ کچھ دیر بعد سفرِ مدینہ کیلئے روانگی ہے اور والِد صاحب کو یہ کیا ہوگیا! افسوس طیّارہ والِد صاحب کو لئے بِغیر ہی سُوئے مدینہ پرواز کر گیا۔ والد محترم پانچ دن اَسپتال میں رہے۔ اِس دَوران مزید چار بار دل کا دَورہ پڑا۔ مگر **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے ہوش کے عالَم میں اُن کی ایک بھی نَماز قضا نہ ہوئی۔ جب بھی نَماز کا وقت آتا تو کان میں عرض کر دی جاتی، نَماز پڑھ لیں آپ فوراً آنکھ کھول دیتے۔ **تَیَمُّم** (تَ۔یَم۔مُم) کرا دیا جاتا اور آپ نَقاہَت کے باعِث اشارے سے نَماز پڑھ لیتے۔ آخری ''اٹیک'' پر پھر بے ہوش ہوگئے۔ عِشاء کی اذان پر آنکھیں جھپکیں تو میں نے فوراً عرض کیا، ابا جان نَماز کیلئے **تَیَمُّم** کرا دوں، اشارے سے فرمایا، ہاں۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے **تَیَمُّم** کروایا اور والِد صاحب نے **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہہ کر ہاتھ باندھ لیے مگر پھر بے ہوش ہوگئے۔ ہم گھبرا کر دَوڑے اور ڈاکٹر کو بلا لائے۔ فوراً I.C.U میں لے جایا گیا، چند مِنَٹ کے بعد ڈاکٹر نے آ کر بتایا کہ آپ کے والد بڑے خوش نصیب تھے کہ انہوں نے بلند آواز سے **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا اور ان کا انتِقال ہوگیا۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ**ط (پ ۲ البقرہ ۱۵۶)

ایک سیِّد زادے نے والِد مرحوم کو غُسل دیا۔ چُونکہ والِد صاحب کی انگلیوں پر گن کر اَذکار پڑھنے کی عادت تھی لہٰذا آپ کی اُنگلی اُسی انداز میں تھی گویا کچھ پڑھ رہے ہیں، بار بار اُنگلیاں سیدھی کی جاتیں۔ مگر دوبارہ اُسی انداز پر ہو جاتیں۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کثیر اسلامی بھائی جنازے میں شریک ہوئے۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرے بھائی کی بھی والد صاحب کے ساتھ حج پر جانے کی ترکیب تھی۔ وہ حج کی سعادت سے بَہرہ مَند ہوئے۔ بڑے بھائی کا کہنا ہے کہ میں نے **مدینۂ منوّرہ** میں رو رو کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ میرے مرحوم والد کا حال مجھ پر **مُنکَشِف** ہو، جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ والِد بُزرگوار علیہ رحمۃ الغفار اِحرام پہنے تشریف لائے اور فرما رہے ہیں، ''میں عمرہ کی نیّت کرنے (مدینے شریف) آیا ہوں تم نے یاد کیا تو چلا آیا، **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں بہت خوش ہوں۔'' دوسرے سال میرے بھتیجے نے مسجدُ الحرام شریف کے اندر کعبۃُ اللہ شریف کے سامنے اپنے دادا جان یعنی میرے والد مرحوم حاجی عبد الرحیم عطّاری کو عَین بیداری کے عالَم میں اپنے برابر میں نَماز پڑھتے دیکھا۔

نماز سے فارغ ہو کر بہت تلاش کیا مگر نہ پا سکے۔

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

مدینے کا مسافر سِندھ سے پہنچا مدینے میں قدم رکھنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عزّ وجل اپنے نام کی تعظیم کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا اور انعام واکرام کی بارِشیں فرما دیتا ہے یہ بھی اُس کی **خُفیہ تدبیر** ہے کہ بَخت گنہگار و شراب خور کے بظاہر چھوٹے سے نیک عمل سے خوش ہو کر توبہ کی توفیق دیکر ولی کامل بنا دے، چُنانچہ

شرابی ولی بن گیا

حضرت سیِّدُنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی توبہ سے قَبل بَہُت بڑے شرابی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ شراب کے نشے میں دُھت کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نظر پڑی جس پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم لکھا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تعظیماً اُٹھا لیا اور عِطر خرید کر مُعَطَّر کیا پھر اُسے ایک بُلند جگہ پر اَدَب کے ساتھ رکھ دیا۔ اُسی رات ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے، ”جاؤ! **بشر** سے کہہ دو کہ تم نے میرے نام کو مُعَطَّر کیا، اُس کی تعظیم کی اور اسے بُلند جگہ رکھا ہم بھی تمہیں پاک کریں گے۔“ اُن بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ نے دل میں سوچا کہ **بشر تو شرابی ھے**۔ شاید مجھے خواب میں غَلَط فَہمی ہوئی ہے۔ چُنانچہ اُنہوں نے وُضو کیا، نَفل پڑھے اور پھر سو رہے۔ دوسری اور تیسری بار بھی یہی خواب دیکھا اور یہ بھی سُنا کہ ”ہمارا یہ پیغام بِشر ہی کی طرف ہے، جاؤ! اُنہیں ہمارا پیغام پہنچا دو!“ چنانچہ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ حضرتِ بِشر رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں نکل پڑے۔ ان کو پتا چلا کہ وہ شراب کی مَحفِل میں ہیں تو وہاں پہنچے اور بِشر کو آواز دی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ نشے میں بدمست ہیں! انہوں نے کہا، اُنہیں جا کر کسی طرح بتا دو کہ ایک آدمی آپکے نام کوئی پَیغام لایا ہے اور وہ باہَر کھڑا ہے۔ کسی نے جا کر اندر خبر دی۔ حضرتِ سیِّدُنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے فرمایا، اُس سے پوچھو کہ وہ کِس کا پیغام لایا ہے؟ دَریافْت کرنے پر وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے، اللّٰہ عزّ وجل کا پیغام لایا ہوں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات بتائی گئی تو جھوم اُٹھے اور فوراً ننگے پاؤں باہَر تشریف لے آئے پیغامِ حق عزّ وجل سُن کر سچّے دِل سے توبہ کی اور اُس بُلَند مقام پر پہنچے کہ مُشاہَدۂ حق عزّ وجل کے غَلَبہ کی شِدّت سے ننگے پاؤں رَہنے لگے۔ اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ **حافی** (یعنی ننگے پاؤں والا) کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ (تذکِرۃُ الاولیاء ص ۶۸)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَا اَدب بانصیب بے ادب بے نصیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کا نام لکھے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے کا اَدَب کرنے سے ایک تختِ گنہگار اور شرابی **وَلِیُّ اللّٰہ** بن گیا تو جن کے دِلوں میں رَبُّ الْاَنام عزوجل کا نام گندہ (گُن۔دَہْ) ہے اور جن کے قُلُوب **ذِکْرُ اللّٰہ** عزوجل سے مَعْمور ہیں اُن نُفُوسِ قُدسِیّہ کے اَدَب کے سبب ہم گنہگار، اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے کیوں بَہرہ وَر نہ ہوں گے؟ نیز جو تمام اولیاء و انبیاء کے بھی آقا ہیں یعنی سیِّدُ الْاَنبیاء، اَحْمدِ مُجتبیٰ، محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِن کا اَدب ہمارے رب عزوجل کو کس قدر محبوب ہوگا۔ یقیناً کسی شان والے کے نام کا ادب اَجر وثَواب کا مُوجِب ہے۔ حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے اللہ ربُّ العزّت عزوجل کے نام کا اَدَب کیا تو عظمت پائی تو آج ہم اگر شَہنشاہِ عالی نَسب، سلطانِ عَرَب، محبوب رب عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ پاک کا ادب کریں، جہاں سُنیں چُوم کر آنکھوں سے لگالیں تو کیونکر عزّت نہ پائیں گے؟ حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے جہاں اللہ عزوجل کا نام دیکھا وہاں عِطر لگایا تو پاک ہوگئے، ہم بھی جہاں ذِکرِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہو وہاں عَرَقِ گُلاب چِھڑکیں تو کیوں پاک نہ ہوں گے؟

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے   بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
عاصیو! تھام لو دامن اُن کا   وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانور بھی وَلی کی تعظیم کرتے ہیں

حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی ہمیشہ ننگے پاؤں چلتے تھے اور جب تک **بغداد شریف** میں آپ رحمۃ اللہ علیہ حیات رہے کسی چوپائے نے راستے میں گوبَر نہ کیا اور وہ صِرف اِس حُرمَت واَدَب کے پیشِ نَظَر کہ حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی یہاں ننگے پاؤں چلتے پھرتے ہیں۔ ایک دن ایک چوپائے نے راستے میں گوبَر کردیا تو اُس کا مالِک یہ بات دیکھ کر گھبرا گیا کہ ہونہ ہو آج حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کا انتِقال ہوگیا ہے ورنہ یہ جانور کبھی راستے میں گوبَر نہ کرتا۔ چُنانچہ تھوڑی دیر کے بعد اُس نے سُن لیا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال ہوگیا ہے۔ (مُلَخّص از اَحْسَنُ الوِعاء ص ۱۳۷)

اللّٰہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

جو کہ اِس دَر کا ہوا خَلقِ خُدا اُس کی ہوئی   جو کہ اِس دَر سے پھرا اللہ عزوجل اُس سے پھر گیا
ٹھوکریں کھاتے پھروگے اِن کے دَر پر پڑے رہو   قافِلے تو اے رضا رحمۃ اللہ علیہ اوّل گیا آخر گیا

عقیدتمندوں کی بھی مغفرت

حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو انتقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَافَعَلَ اللّٰهُ بِکَ؟** یعنی اللہ عزّ وجل نے آپ کے ساتھ کیا معامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عزّ وجل نے مجھے بخش دیا اور ارشاد فرمایا، تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ تو میں نے عرض کیا، یا اللہ عزّ وجل مجھ سے محبت کرنے والوں کو بھی بخش دے۔ تو اللہ عزّ وجل کی رَحمت مزید جوش میں آئی، اور فرمایا، قِیامت تک جو تم سے مَحبت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بخش دیا۔

(شرحُ الصُّدور ص ۲۸۹)

اَعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے در کا گدا　　خالق عزّ وجل نے مجھے یوں بخش دیا، سبحان اللہ سبحان اللہ

صلّوا علی الحبیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کی تعظیم کی بَرَکت سے سیدنا بشرِ حافی علیہ الرحمۃ الکافی کا مقام کتنا بلند ہو گیا کہ ان کی بَرَکتوں سے ہمیں بھی اس کا حصّہ مل رہا ہے! جی ہاں! بارگاہِ خداوندی عزّ وجل میں عرض کرنے پر انہیں ان سے محبت کرنے والوں کی مغفِرت کی بھی بِشارت مل گئی۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عزّ وجل ہماری بھی بگڑی بن جائے گی، کیوں کہ ہیں تمام اولیاء اللہ سے مَحبت اور ولیِ کامل حضرتِ سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی سے بھی پیار ہے۔

بشرِ حافی سے ہمیں تو پیار ہے　　اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عزّ وجل ہمارا بیڑا پار ہے
ہم کو سارے اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ سے پیارے ہے　　اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عزّ وجل ہمارا بیڑا پار ہے

صلّوا علی الحبیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

اب زمین سے مقدّس کاغذ اُٹھانے کی فضیلت سنئے اور جھومئے:-

مُتبرک کاغذ اُٹھانے کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات علی المرتضٰی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم سے رِوایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عزّ وجل و صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے، "جو کوئی زمین سے ایسا کاغذ اُٹھائے جس میں اللہ عزّ وجل کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ عزّ وجل اُس (اُٹھانے والے) کا نام (روحوں کے سب سے اعلیٰ مقام) عِلِّیِّیۡن (عِلّ ـ لِیِّ ـ یِیۡن) میں بُلند فرمائے گا اور اُس کے والدین کے عذاب میں تخفیف (یعنی کمی) کرے گا اگرچہ اُس کے والدین کافر ہی کیوں نہ ہوں۔" (مَجۡمَعُ الزَّوائد ج ۳ ص ۳۰۰)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عزوجل! سُبْحٰنَ اللّٰہ عزوجل! جب والدین کو بَرَکت پہنچ رہی ہے تو خود اُٹھانے والے کیلئے نہ جانے کس قدر رَحمتیں اور بَرَکتیں ہوں گی، یہ بھی درس ملا کہ والدین اگر چہ کافر ہوں تب بھی مرنے کے بعد اولاد کے نیک اَعمال کا ان کو نَفع پہنچتا ہے۔

وَسوسہ

کافر کو نیک اَعمال کا دنیا میں ہی بدلہ چُکا دیا جاتا ہے، مرنے کے بعد تو اُسے عذابِ قبر ہوگا اور پھر قِیامت میں اُٹھنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم ہی میں رہے گا، اِس روایت میں مرنے کے بعد بھی کافر کو نَفع پہنچنے کا تذکرہ ہے!

علاج وَسوسہ

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہر کافر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں ہی رہے گا۔ تاہم کسی کو عذاب زیادہ ہوگا کسی کو کم۔ دنیا میں بعض اَعمال ایسے بھی ہیں جن کا صِلہ کافر کو مرنے کے بعد عذاب میں کمی کی صورت میں دیا جائے گا۔ دیکھئے! ابولَہَب کا واقِعہ مشہور ہے، وہ کتنا بدترین کافر تھا، قرآنِ کریم کے اندر اس کی مذمّت میں پوری سُورَۃُ اللَّھَب موجود ہے تاہم اُس نے اپنے بھائی حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ رضی اللہ عنہ کے یہاں بیٹے کی وِلادت پر خوش ہو کر اپنی کنیز کو دودھ پلانے کیلئے آزاد کردیا تھا اُس کا یہ عمل اِس کیلئے عذابِ قبر میں تخفیف یعنی کمی کا باعِث بنا، چنانچہ

ابولَہَب اور میلاد

جب ابولَہَب مرگیا تو اُس کے بعض گھر والوں نے اُسے خواب کے اندر بُرے حال میں دیکھا۔ پوچھا، کیا گُزری؟ بولا تم سے جُدا ہو کر مجھے کوئی بھلائی نصیب نہ ہوئی۔ ہاں مجھے اِس کلمے کی اُنگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ (اس کے اشارہ سے) میں نے ثُوَیْبَہ لونڈی کو آزاد کیا تھا۔ (صحیح بخاری جلد ۳ ص ۴۳۲ رقم الحدیث ۵۱۰۱)

مُسلمان اور میلاد

اِس روایت کے تحت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، اس واقِعہ میں میلاد شریف منانے والوں کیلئے بڑی دلیل ہے جو تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی شبِ وِلادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ (یعنی ابولَہَب جو کہ کافر تھا جب وہ تاجدارِ نُبُوّت صلی اللہ علیہ وسلم کی وِلادت کی خبر پا کر خوش ہونے اور اپنی لونڈی (ثُوَیْبَہ) کو دودھ پلانے کی خاطِر آزاد کرنے پر بدلہ دیا گیا۔ حالانکہ اُس نے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں اپنے بھتیجے کی وِلادت کی خوشی منائی تھی، تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو کسی عالَم شخص کی نہیں اللہ عزوجل کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مَحبت اور خوشی سے بھرا ہوا ہے اور مال خَرچ کررَہا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ محفلِ میلاد شریف گانے باجوں اور آلاتِ موسیقی سے پاک ہو۔) (مدارِجُ النّبوت ج ۲ ص ۳۴)

دھوم ہے عطّار ہر سُو شاہ کے میلاد کی (صلی اللہ علیہ وسلم) جھوم کر تم بھی پکارو مرحبا یا مُصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم)

جشنِ مِیلادُ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مَحَبّت رکھنے والوں کے یہاں ابولَہَب کی کنیز ثُوَیْبَہ کے نام پر اپنی بچّیوں کا نام رکھنے کا رَواج ہے۔ مگر اَصل تلفُّظ سے ناواقِفیّت (نا۔وَا۔قِ۔فِی۔یَث) کی بِنا پر نام "ثَوبِیَہ" رکھ لیتے ہیں لِہٰذا اَصل تلفُّظ سمجھ لیجئے ثُوَیْبَہ (ث۔وَ۔یْ۔بَہ)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل عاشِقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر دَور میں میلا دِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دھوم مچاتے رہتے ہیں اور آج بھی دنیا بھر میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی کی دُھوم دھام ہے۔ اس کی فضیلت سنئے اور عشق و مستی میں سر دُھنئے، چُنانچِہ

ایمان کی حفاظت کا نُسخہ

شیخُ الاِسلام حضرتِ علّامہ ابن حَجَر مکّی علیہ الرحمۃ القوی سے منقول ہے، حضرتِ سیِّدُ نا جُنید بغدادی علیہ الرحمۃ الھادی نے فرمایا، "محفلِ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اَدَب و تعظیم کے ساتھ حاضری دینے والے کا ایمان سلامت رہے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل" (اَلنِّعْمَۃُ الْکُبْریٰ ص ۲۳)

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُقدس کاغذ کی بَرَکت

حضرتِ سیِّدُ نا منصور بن عَمّار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ ان کو راہ میں کاغذ کا پُرزہ مِلا۔ جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا تھا۔ اُنہوں نے اَدَب سے رکھنے کی کوئی مناسِب جگہ نہ پائی تو اُسے نِگل لیا۔ رات خواب دیکھا کوئی کہہ رہا ہے، اِس مُقَدّس کاغذ کے اِحترام کی بَرَکت سے اللہ ربُّ العزّت جل جلالہٗ نے تجھ پر حِکمت کے دروازے کھول دیئے۔ (اَلرِّسالۃُ القُشَیرِیۃ ص ۴۸)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھے ہوئے کاغذ کو اٹھا کر اسکی تعظیم کرنے والے کو اللہ عزوجل نے توبہ کی توفیق دیکر وِلایت کر رُتبہ عنایت فرما کر اَوتاد کے عظیم منصب سے سرفراز فرما دیا جیسا کہ "بَھْجَۃُ الْاَسرار شریف" میں ہے، حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابوبکر بن ہوار علیہ رحمۃ الجبار فرماتے ہیں، عِراق کے اَوتاد سات ہیں،

(۱) حضرت سیِّدُ نا شیخ مَعروف کَرخی (۲) حضرتِ سیدنا شیخ امام اَحمد بن حَنبل (۳) حضرت سیِّدُ نا شیخ بِشرِ حافی (۴) حضرت سیِّدُ نا شیخ منصور بن عَمّار (۵) حضرت سیِّدُ نا شیخ جُنَید (۶) حضرت سیِّدُ نا شیخ سَہل بن عبدُ اللہ تُستَری (۷) حضرت سیِّدُ نا شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمہم اللہ تعالیٰ (ہمارے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ابھی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی اس لئے یہ غیب

کی خبر بن کر) عرض کیا گیا، عبدُ القادِر جیلانی کون؟ حضرت سیِّدُنا شیخ ہوار علیہ الرحمۃ الجبار نے جواباً اِرشاد فرمایا، "ایک عَجَمی **"شریف"** ہونگے (اہلِ عرب کے یہاں ساداتِ کرام کو **"شریف"** اور **"حبیب"** بولتے ہیں جبکہ جناب کی جگہ لفظ **"سیِّد"** استعمال کیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ ایک غیر عَرَبی سیِّد صاحب) جو کہ **بغداد شریف** میں قیام فرمائیں گے، ان کا ظُہور **پانچویں صَدی ہِجری** میں ہوگا اور وہ صِدّیقین (یعنی اولیائے کرام کی سب سے اعلیٰ قسم) سے ہوں گے۔"

(بَہْجَۃُ الْاَسرار مترجم ۳۸۵ پروگریسو بکس)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کسی خِطّۂ زمین یعنی شہر وغیرہ کا اِنتِظام جس ولیُ اللہ کے سپُرد (سِ۔پُ۔رْد) ہو اُس کو **قُطب** کہتے ہیں۔

چار دُعاؤں کی حِکایت

بِسْمِ اللّٰہ شریف کی تحریر والے کاغذ کی تعظیم کی بَرَکت سے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمّار علیہ الرحمۃ الغفار کا شمار اولیائے کِبار سے ہونے لگا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نیکی کی دعوت کی دھوم مچاتے تھے، لاتعداد افراد بصد عقیدت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان سننے آتے تھے۔ ایک بار آپ نے اِعلان فرمایا، جو اس کو چار دِرہم دے گا میں اُس کے لئے چار دُعائیں کروں گا۔ اُس وَقت وہاں سے ایک غلام گزر رہا تھا ایک ولیِ کامِل کی رَحمت بھری آواز سُن کر اُس کے قدم تھم گئے اور اُس کے پاس جو چار دِرہم تھے وہ اس نے سائل کو پیش کر دیئے۔ حضرتِ سیدنا منصور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، بتاؤ کون کون سی چار دعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کیا، (۱) میں غلامی سے آزاد کر دیا جاؤں (۲) مجھے ان دَراہم کا بدلہ مل جائے (۳) مجھے اور میرے آقا کو توبہ نصیب ہو (۴) میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضِرین کی بخشش ہو جائے۔ حضرت سیدنا منصور بن عمّار علیہ الرحمۃ الغفار نے ہاتھ اُٹھا کر دعاء فرمادی۔ غلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا۔ آقا نے سببِ تاخیر دریافت کیا تو اس نے واقِعہ کہہ سُنایا، آقا نے پوچھا، پہلی دعا کون سی تھی؟ غلام بولا، میں نے عرض کیا، دعا کیجئے میں غلامی سے آزاد کر دیا جاؤں۔ یہ سُن کر آقا کی زَبان سے بے ساختہ نکلا "جا تُو غلامی سے آزاد ہے" پوچھا، دوسری دُعا کون سی کروائی؟ کہا، جو چار دِرہم میں نے دیدیئے ہیں اُس کا نِعمُ البَدَل مل جائے۔ آقا بول اُٹھا، میں نے تجھ چار دِرہم کے بدلے چار ہزار دِرہم دیئے۔ پوچھا، تیسری دُعا کیا تھی؟ بولا، مجھے اور میرے آقا کو گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے۔ یہ سُنتے ہی آقا کی زَبان پر اِستِغفار جاری ہو گیا اور کہنے لگا، میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ چوتھی دعا بھی بتادو، کہا، میں نے اِلتِجاء کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضِرینِ اجتماع کی مغفِرت ہو جائے۔ یہ سُن کر آقا نے کہا، تین باتیں جو میرے اختیار میں تھیں وہ کر لی ہیں چوتھی سب کی مغفِرت والی بات میرے

اختیار سے باہر ہے۔ اُسی رات آقا نے خواب میں کسی کہنے والے کو سنا، جو تمہارے اختیار میں تھا وہ تم نے کر دیا اور میں اَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْن ہوں میں نے تمہارے، تمہارے غلام کو، منصور کو اور تمام حاضرین کو بَخش دیا۔ (روضُ الرِّیاحین ص ۲۲۲، ۲۲۳)

دُعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

مٹّی کا شکستہ پیالہ

سلسلۂ عالیہ نَقْشبَنْدِیّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیّدُنا مُجَدِّد اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبانی نے ایک دن عام بَیتُ الخَلا میں بھنگی کی صَفائی کیلئے رکھا ہوا گندگی سے آلودہ کونا ٹوٹا ہوا بڑا سا مٹّی کا پیالہ مُلاحَظہ فرمایا، غور سے دیکھا تو بیتاب ہوگئے کیونکہ اُس پیالے پر **اللہ** کَندَہ تھا! لپک کر پیالہ اُٹھالیا اور خادِم سے پانی کا آفتابہ (یعنی ڈھکّن والا دَستہ لگا ہوا لوٹا) منگوا کر اپنے دستِ مبارَک سے خوب مَل مَل کر اچھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اَدَب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اُسی پیالے میں پانی پیا کرتے۔ ایک دن اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اِلہام فرمایا گیا، ''جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی میں بھی دنیا و آخِرت میں تمہارا نام اُونچا کرتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، اللہ عزّ وجلّ کے نام پاک کا اَدَب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصِل ہوا جو سو سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصل نہ ہوسکتا تھا!'' (مُلخص از حضراتُ القُدس ، دفتر دُوم ص ۱۱۳ مکاشفہ نمبر ۳۵)

سادہ کاغذ کا بھی اَدَب

سِلسِلۂ عالِیہ نَقْشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیّدُنا شیخ احمد سَرہِندی اَلْمعروف مُجَدِّد اَلفِ ثانی علیہ رحمۃ الربانی سادہ کاغذ کا بھی احترام فرماتے تھے چنانچہ ایک روز اپنے بچھونے پر تشریف فرما تھے کہ یکا یک بے قرار ہو کر نیچے اُتر آئے اور فرمانے لگے، معلوم ہوتا ہے، اِس بچھونے کے نیچے کوئی کاغذ ہے۔ (زُبدَۃُ الْمقامات ص ۱۹۲)

راہ چلتے ہوئے کاغذات کو لات مت مارئیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، سادہ کاغذ کا بھی اَدَب ہے اور کیوں نہ ہو کہ اِس پر قرآن و حدیث اور اسلامی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیان کردہ حِکایت میں حضرت سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی علیہ رحمۃ الرّبانی کی کُھلی کرامت ہے کہ بچھونے کے نیچے کے کاغذ کا ظاہِری طور پر بن دیکھے پتا چلا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نیچے اُتر آئے تاکہ غلاموں کو بھی کاغذات کے اَدَب کی ترغیب ملے۔ "**بہارِ شریعت**" میں ہے، کاغذ سے اِستِنجا مَنع ہے اگرچہ اُس پر کچھ بھی نہ لکھا ہو یا ابوجَہل جیسے کافِر کا نام لکھا ہو۔ (حصّہ ۲ ص ۱۱۴ مطبوعہ مدینۃُ المرشِد، بریلی شریف)

چونکہ لفظِ "ابوجَہل" کے تمام حُروفِ تَہجی (ا ب و ج ہ ل) قُرآنی ہیں اس لئے لکھے ہوئے لفظِ "ابوجَہل" کی (نہ کہ شخصِ ابوجَہل کی) ان معنوں پر تعظیم ہے کہ اُس کو ناپاک گندی جگہوں پر ڈالنے اور جوتوں کو بطورِ پُونچھا استعمال کرتے اور پھر معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ اخبارات بے اَدبیوں کے مختلف مراحِل مثلاً معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے کچرا ڈالنے کے ڈِبے، گلیوں میں قدموں تلے روندے جانے، گندگیوں اور طرح طرح کی آلودگیوں سے دوچار ہونے کے بعد بالآخر کچرا کونڈی میں جا پہنچتے ہیں، نیز بعض لوگوں کی یہ نامعقول عادت ہوتی ہے کہ چلتے چلتے راہ میں پڑے ہوئے لکھائی والے خالی ڈِبوں، اَخبارات اور کاغذات وغیرہ کو معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لاتیں مارتے ہیں۔ حالانکہ ثواب تو اِس میں ہے کہ تَحریروں والے کاغذات اور گتّے اُٹھا کر اَدَب کی جگہ رکھے جائیں یا ٹھنڈے کئے جائیں۔ بَہر حال لاتیں مارنا اور اِدھر اُدھر پھینکنے، اَخبارات یا لکھے ہوئے کاغذات سے مَیز یا برتن وغیرہ صاف کرنے، ہاتھ پُونچھنے، ان پر پاؤں رکھنے نیز اخبارات وغیرہ بچھا کر اس کے اوپر بیٹھنے وغیرہ سے بچنا بَہت ضَروری ہے۔

قَلَم کی چھِیلَن

"**بہارِ شریعت**" میں ہے، نئے قَلَم کا تَراشہ (یعنی چھِیلَن) اِدھر اُدھر پھینک سکتے ہیں مگر **مُستَعمَل** (یعنی استِعمال شُدہ) قلم کا تَراشہ ایسی جگہ نہ پھینکا جائے کہ احتِرام کے خِلاف ہو۔ (جب تَراشہ کا احتِرام ہے تو خود **مُستَعمَل** قَلَم کا کتنا احترام ہوگا یہ ہر ذی شُعُور سمجھ سکتا ہے) نیز جس کاغذ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھا ہو اُس میں کوئی چیز رکھنا مکروہ ہے اور تھیلی پر اسمائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ لکھے ہوں اس میں روپیہ پیسہ رکھنا مکروہ نہیں۔ کھانے کے بعد اُنگلیوں کو کاغذ سے پُونچھنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۹، مدینۃُ المُرشِد بریلی شریف، عالمگیری) ٹِشو پیپر سے ہاتھ پُونچھنے، جہاں مُفت ڈھیلے وغیرہ دستیاب نہ ہوں وہاں ٹائلیٹ پیپر سے جائے اِستِنجا خُشک کرنے کی عُلَماء اجازت دیتے ہیں کیوں کہ یہ اسی کام کیلئے ہے اس پر کچھ لکھا نہیں جاتا جبکہ کاغذ لکھنے کیلئے بنائے جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

سیاھی کے نُقطے کا اَدَب

حضرتِ سیدنا محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں سِلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیدُنا مُجدِ دِاَلف ثانی علیہ الرحمۃ الربانی کی خدمت میں حاضِر تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ تحریری کام کر رہے تھے،ضَرورتاً بَیتُ الخَلاء گئے مگر فوراً واپَس آ کر پانی کا لوٹا منگوا کر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن شریف دھویا، پھر بَیتُ الخَلاء تشریف لے گئے۔بعدِ فراغت جب تشریف لائے تو فرمایا، بَیتُ الخلاء میں جُوں ہی بیٹھا کہ میری نظر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن کی پُشت پر پڑی جس پر قلم کا اِمتحان کرتے وقت کا (یعنی قلم کو چیک کرنے کیلئے کہ کام کر رہا ہے یا نہیں اُس موقع کا) سیاہی (ink) کا نُقطہ لگا ہوا تھا۔چُونکہ یہ اُسی قلم سے تھا جس سے قرآنی حُروف (عَرَبی زبان کے سارے جبکہ فارسی اور اردو کے اکثر حُروف قُرآنی ہیں) لکھے جاتے ہیں اس لئے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر لگے ہوئے اُس نقطے کے ساتھ وہاں بیٹھنا اَدَب کے خِلاف تھا، حالانکہ بَہت شِدّت سے پیشاب کی حاجت تھی مگر اُس تکلیف کے مقابلے میں اس بے اَدَبی کی تکلیف بہت زیادہ تھی لہٰذا فوراً باہَر آ کر سیاہی کے نُقطے کو دھو کر پھر گیا۔ (زُبدۃُ المقامات ص ۱۸۰)

دیواروں پر اشتہار نہ لگائیں

اللہ! اللہ! سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ مجدد اَلف ثانی علیہ الرحمۃ الرَّبانی کی سیاہی (ink) کے نُقطے کا بھی اِس قَدَر اَدب فرماتے تھے جبکہ ہمارے یہاں حالت یہ ہے کہ لکھنے کے دَوران لگی ہوئی سیاہی کے نشانات دھو کر عُموماً گٹر میں بہا دیا جاتا ہے اور ناقابلِ استِعمال ہوجانے پر قلم اور اس کے اَجزاء کو پہلے کچرے کے ڈِبے میں ڈالتے اور بعد میں کچرا کونڈی کی نَذر کر دیتے ہیں۔ بلیک بورڈ پر چاک (Chalk) کی عام لکھائی کُجا اکثر احادیثِ مبارَکہ لکھنے والے بھی بلا تکلُّف صافی سے پُونچھ کر چاک کے ذرّات کے اَدَب کا بالکل بھی خیال نہیں کرتے۔ حُقوقُ العِباد کے مُطلَق پرواہ کئے بِغیر دیواروں پر ''چا رکِنگ'' کی جاتی اور دُنیوی یا دِینی لکھائی والے اشتہارات دوسروں کے سائن بورڈوں اور لوگوں کے گھروں یا دکانوں وغیرہ کی دیواروں پر بِلا اِجازتِ مالکان لگا دیئے جاتے ہیں جو کہ مالک کو ناگوار گزرنے کی صورت میں حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔اور بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ دیوار پر چِسپاں کردہ مذہبی اشتہار انجام کار پُرزہ پُرزہ ہو کر زمین پر تشریف لے آتا ہے اور جو کچھ بے اَدَبی ہوتی ہے اُس کا تصوُّر ہی دل ہلا دینے والا ہے۔کاش! اشتِہار چِسپاں کرنے کے بجائے گتّوں پر لگا کر مناسِب مقامات پر ٹانگنے کی ترکیب رَواج پا جائے۔ مگر ضرورت پوری ہو جانے کے بعد بینرز بھی اتار لئے جائیں ورنہ پھٹ کر لِیرے لِیرے ہو کر بکھر جاتے ہیں۔

آخبارات رَدّی میں نہ بیچیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آجکل عُموماً اخبارات میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارَکہ اور اسلامی مضامین ہوتے اور لوگ صِرف چند سِکّوں کی خاطر انہیں رَدّی میں فَروخت کردیتے ہیں۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اِس قِسم کے اَخبارات گندی نالیوں تک میں نظر آتے ہیں۔ کاش! مقدّس اَوراق کا ہمیں ادَب نصیب ہوجاتا۔ میرے زندہ دل اسلامی بھائیو! برائے کرم! حقیر رقم کیلئے رَدّی میں بیچنے کے بجائے اَخبارات کو بیچ سَمُندر میں ٹھنڈا کردیا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزّوجل دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ میرے تاجر اسلامی بھائیو! آپ بھی ربُّ العزّت عزّوجل اور تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی مَحبت اور عظمت کی خاطر کوپُڑیا باندھنے کیلئے استعمال کرنے سے گُریز فرمایئے۔

بعض لوگ مذہبی مضامین جدا کر کے بقیّہ اخبار کو بنڈل وغیرہ بنانے میں استعمال کر کے دل یوں منا لیتے ہیں کہ ہم نے کوئی بے اَدَبی نہیں کی۔ ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مکمّل اخبار ہی ٹھنڈا کردیجئے کیوں کہ خبریں ہوں یا فلمی اِشتہار جگہ جگہ اسلامی نام ہوتے ہیں اور ان میں عُموماً "**اللّٰہ**" اور "**محمد**" کے الفاظ بھی شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن، غلام محمد وغیرہ۔ اردو ہو یا سندھی، انگریزی ہو یا ہندی دنیا کی ہر زبان میں شائع ہونے والے ہر اخبار میں مقدّس ناموں کا امکان موجود ہے بلکہ دُنیا کی ہر زَبان کے حُرُوفِ تَہَجِّی (Alphabets) کا ادَب کرنا چاہئے کیوں کہ صاحبِ تفسیر صاوی شریف کے قول کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی تمام زَبانیں اِلہامی ہیں۔ (تفسیر صاوی ج ۱ ص ۳۰) لہٰذا ان کو ٹھنڈا کردینے ہی میں عافیت ہے۔ اللہ عزّوجل اِس اَدَب کا آپ کو ضَرور صِلہ عطا فرمائے گا۔

میرے والد صاحب ذہنی مریض ہیں

ایک بار سگِ مدینہ (راقمُ الحُروف) کے پاس ایک نوجوان آیا اور کہنے لگا کہ مجھے اپنے والِد صاحِب کیلئے دُعاء کروانی ہے تا کہ ان کا ذِہن ٹھیک ہوجائے، وہ ذِہنی مریض ہیں، ان پر ایک دُھن سُوار رہتی ہے وہ اَخبارات، لکھے ہوئے کاغذات سڑکوں سے چُنتے اور جَمع کر کے ٹھنڈے کرتے ہیں، میرے پیسے بھی استعمال نہیں کرتے۔ میں مُعامَلہ سمجھ گیا، میں نے اُس نوجوان سے پوچھا، کیا آپ سرکاری ملازِم ہیں؟ اُس نے کہا، ہاں۔ تومیں نے اُن سے کہا، والِد صاحب کو میرا اسلام عرض کر کے اور میرے لئے دُعائے مغفِرت کروایئے، آپ بھی اُن کی خدمت کیجئے وہ اخبار وغیرہ اس لئے چُنتے ہیں کہ اُن میں مقدّس تحریریں ہوتی ہیں اور آپ کے پیسے اس لئے استعمال نہیں فرماتے کہ آپ سرکاری ملازِم ہیں اور اکثر سرکاری ملازم پوری ڈیوٹی نہ کر کے ناجائز تنخواہ لیتے ہیں۔ یہ بات سُن کر اُس نے تسلیم کیا کہ واقعی میں ڈیوٹی میں کوتاہی کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیو! اگر اُس نوجوان کے والِد صاحِب کَثَّرَہُ اللّٰہُ تعالٰی (یعنی اللہ عزّوجل ایسوں کی کثرت کرے) کی طرح ہر مسلمان ذِہنی مَدَنی مریض ہوجائے تو یقیناً ہر طرف انوار و تجلّیات

کی برسات اور بَرَکات کی بَہاریں اور ہمارا سارا مُعاشَرہ "مَدَنی مُعاشَرہ" بن جائے۔

اے ہمنشیں اَذِیّتِ فرزانگی نہ پوچھ　　　جس میں ذرا سی عقل تھی دیوانہ ہوگیا

صلّوا علی الحبیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "مَدَنی سوچ" پیدا کرنے کیلئے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سفر فرماتے رہئے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے والوں پر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم لطف وکرم کا ایمان افروز واقِعہ سنئے اور جھومئے:۔

مَدَنی قافلے پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازی

ایک عاشقِ رسول کے بیان کا اپنے انداز واَلفاظ میں خُلاصہ پیشِ خدمت ہے، ہمارا مَدَنی قافِلہ سنّتوں کی تربیّت لینے کے لئے حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) سے صُوبہ سَرحد پہنچا۔ ایک مسجِد میں تین دن گزار کر دوسرے علاقے کی طرف جاتے ہوئے راستہ بھول کر ہم جنگل کی طرف جا نکلے، رات کی سیاہی ہر طرف پھیل چکی تھی، دُور دُور تک آبادی کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ لحہ بہ لحہ تشویش میں اضافہ ہوتا جارہا تھا، اتنے میں امّید کی ایک کرن پھوٹی اور کافی دُور ایک بتّی ٹمٹماتی نظر آئی، خوشی کے مارے ہم اُس سَمت لپکے مگر آہ! چند ہی لمحوں کے بعد وہ روشنی غائب ہوگئی، ہم ٹھٹھک کر کھڑے رَہ گئے، ہماری گھبراہٹ میں ایک اِضافہ ہوگیا! کیا کریں، کیا نہ کریں اور کس سَمت کو چلیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ آہ! آہ! آہ!

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے　　　سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
جگنو چمکے پتّا کھڑکے مجھ تنہا کا دِل دھڑکے　　　ڈر سمجھائے کوئی پَوَن ہے یا آگیا بیتالی ہے
بادَل گرجے بجلی تڑپے دَھک سے کلیجا ہوجائے　　　بَن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے
پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اَوندھے مُنہ　　　مینہ نے پھسلن کردی ہے اور دُھر تک کھائی نالی ہے
ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے　　　پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے
پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں　　　ہاں اِک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رَفاقت پالی ہے
تم تو چاند عَرَب کے ہو پیارے تم تو عَجَم کے سُورج ہو　　　دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

اِس پریشانی میں نہ جانے کتنا وَقت گزر گیا، یکایک اُسی سَمت پھر روشنی نُمودار ہوئی۔ ہم نے اللہ عزَّ وجلّ کا نام لیکر ہمّت کی اور ایک بار پھر آبادی کی امّید پر روشنی کی جانب تیز تیز قدم چل پڑے۔ جب قریب پہنچے تو ایک شخص روشنی لئے کھڑا تھا، وہ نہایت پُرتپاک طریقے پر ہم سے ملا اور ہمیں اپنے مکان میں لے گیا، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مَدَنی قافِلے کے بارہ مُسافِروں کی تعداد

کے مطابق ۱۲ کپ موجود تھے اور چائے بھی تیار۔ اُس نے گرم گرم چائے کے ذَرِیعے ہماری ''**خیر خواہی**'' کی۔ ہم اِس غیبی اِمداد اور پورے بارہ کپ چائے کی پہلے سے تیاری پر حیران تھے۔ اِستِفسار پر ہمارے اجنبی میزبان نے اِنکشاف کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میرے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اِس طرح ارشاد فرمایا، ''**دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے مسافر راستہ بھول گئے ہیں اُن کی رہنُمائی کیلئے تم روشنی لیکر باہَر کھڑے ہوجاؤ**'' میری آنکھ کُھل گئی اور بتّی لیکر باہَر نکل پڑا۔ کچھ دیر تک کھڑا رہا مگر کچھ نظر نہ آیا، وَسوسہ آیا کہ شاید غَلَط فہمی ہوئی ہے، آنکھوں میں نیند بھری ہوئی تھی، گھر میں داخِل ہو کر پھر سو رہا، سر کی آنکھ بند ہوتے ہی دل کی آنکھ واپس کُھل گئی اور پھر ایک بار مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ نور بار نظر آیا، لبہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، اَلفاظ کچھ یوں تَرتیب پائے، **دیوانے ! مَدَنی قافلہ میں بارہ مُسافر ہیں، ان کے لئے چائے کا انتظام کرکے فوراً روشنی لیکر باہَر کھڑے ہوجاؤ۔**'' میں نے دم زَدن میں خیر خواہی کی تر کیب کی اور روشنی لیکر باہَر نکل آیا کہ اتنے میں عاشِقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا **مَدَنی قافلہ** بھی آپہنچا۔

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا	خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو
تُم کو تو غُلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت	ہے ترکِ اَدب ورنہ کہیں ہم پہ فِدا ہو

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھِلایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اِس واقِعہ سے جہاں علمِ غیب ماہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا معلوم ہوا وہاں دعوتِ اسلامی کی حقّانیت اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبولیّت کا بھی پتا لگا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزّ وجل ہمارے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کو ہر وَقت اپنی نظر میں رکھتے ہیں، مصیبت میں پھنس جانے کی صورت میں امداد فرماتے اور بھوکوں کو کھانا کِھلاتے ہیں، چُنانچہ حضرت امام یوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی نَقل کرتے ہیں، حضرتِ شیخ ابوالعبّاس احمد بن نفیس تُونسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں ایک بار مدینۂ منوّرہ میں سخت بھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار، مکّی مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ پُراَنوار پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں بھوکا ہوں، یکبارگی آنکھ لگ گئی، دَریں اَثنا کسی نے جگا دیا اور مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی، چُنانچہ میں ان کے ساتھ ان کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندم کی روٹی پیش کرکے کہا، پیٹ بھر کر کھا لیجئے کیوں کہ مجھے میرے جَدِّ امجد، میٹھے مکّی مدنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے، آئندہ بھی جب کبھی

بھوک محسوس ہو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔ (حجۃُ اللہ عَلَی العٰلَمِین ج ۲ ص ۵۷۳)

پیتے ہے ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا　　　پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ

صلّوا علی الحبیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر زبان کے حُرُوف کا ادب کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور دیگر اَسمائے مقدّسہ کو ایسی جگہ ہر گز مت لکھئے جہاں ان کی بے حُرمتی ہونے کا اندیشہ ہو بلکہ کسی بھی زبان میں زمین پر کچھ نہ لکھا جائے ہر زبان کے حُروفِ تَہَجّی (تَ۔ہَجّ۔جی) (Alphabets) کی تعظیم کی جائے۔ لکھائی کسی بھی زَبان میں ہو اُس پر پاؤں نہ رکھا جائے، مثلاً ایسے پائیدان (Door Mate) دروازے کے باہَر نہ رکھے جائیں جن پر Well Come لکھا ہوتا ہے۔ چپّل وغیرہ پر خواہ انگلش زَبان میں کمپنی کا نام لکھا ہو پہننے سے قَبل اسے مٹا دینا چاہئے۔ اکثر مُصلّوں کے ساتھ چِٹ لگی ہوتی ہے جس پر عَرَبی اُردو یا انگلش میں فیکٹری وغیرہ کا نام لکھا ہوتا ہے اور وہ بھی اکثر پاؤں رکھنے کی جگہ پر۔ نیز پلاسٹک کی چٹائی، لحاف و تولیہ وغیرہ میں بھی اکثر تحریری چِٹ ہوتی ہے، لہٰذا ایسی چِٹ کو جدا کر کے ٹھنڈی کر دینا چاہئے۔ پلنگ پر بچھے ہوئے فوم کے گدیلوں کے اَستَر پر عُموماً Molty Form وغیرہ لکھا ہوتا ہے کاش! کمپنیوں والے ہمیں امتحان میں نہ ڈالیں، یہ **فِقْہی جُزْئِیَّہ** (جُز۔ءِیْ۔یَہ) غور سے مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ **بہارِ شریعت** حصّہ ۱۶ صَفْحَہ ۲۳۷ پر **رَدُّالْمُحتار** کے حوالے سے لکھا ہے، ''بچھونے یا مُصلّے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو استعمال کرنا ناجائز ہے یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی ہو یا روشنائی (Ink) سے لکھی ہو اگرچِہ حُروف مُفرَدہ (مُف۔رَ۔دَہْ) لکھے ہوں کیوں کہ حُروفِ مُفرَدَہ (یعنی جدا جدا لکھے ہوئے حُروف) (Alphabets) کا بھی احتِرام ہے۔'' صاحِبِ بہارِ شریعت رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں، ''اکثر دسترخوان پر عِبارَت لکھی ہوتی ہے ایسے کمپنی کا نام یا اَشعار لکھے ہوئے دسترخوان کو استِعمال میں لانا اور ان پر کھانا نہ کھانا چاہئے۔ بعض لوگوں کے تکیوں پر اَشعار لکھے ہوتے ہیں ان کو بھی استِعمال نہ کیا جائے۔'' بہر حال مُصلّے ہوں یا چادریں، قالین ہوں یا ڈیکوریشن کی دریاں، تکیہ ہو یا گدیلا جس چیز پر بھی بیٹھنے یا پاؤں رکھنے کی ضَرورت پڑتی ہو اُس پر کسی بھی زَبان میں کچھ بھی نہ لکھا جائے نہ ہی چَھپی ہوئی چِٹ سِلائی کی جائے۔ خوبصورت مکمَّل قالین (One Piece Carpet) کے پیچھے عام طور پر کمپنی کا نام و پتا لکھا ہوا اسٹیکر چَسپاں ہوتا ہے، اُس اسٹیکر پر پانی لگا دیجئے پھر چند منٹ کے بعد اُتار لیجئے۔ عَرَبی تحریروں کا تو خاص طور پر اَدَب کرنا چاہئے کہ میٹھے میٹھے عَرَبی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زَبان عَرَبی ہے، قراٰنِ پاک کی زَبان عَرَبی اور جنّت میں اہلِ جنّت کی زَبان بھی عَرَبی ہے۔ عَرَبی تحریریں خواہ کھانے پینے کے پیکٹ پر ہی کیوں نہ ہوں اس کو پھینک دینا یا معاذ اللہ عزوجل کچرا کونڈی میں ڈال دینا سخت بے اَدَبی و بد نصیبی ہے۔

نمبروں کی نسبتیں

بعض اوقات چپل پر اگر کچھ نہیں بھی لکھا ہوتا تو نمبر ضرور نقش ہوتا ہے اُس پر پاؤں رکھنے میں بھی اہلِ محبت کا دل نہیں کرتا، کیوں کہ ہر نمبر میں کوئی نہ کوئی نسبت ہوتی ہے۔مثلاً طاق عدد (Singuler) کے بارے میں ''اَحْسَنُ الْوِعاء'' ص ۲۲ پر دعاء کی تکرار کے بارے میں ہے، ''اللہ وِتر (اکیلا) اور وِتْر (یعنی ایک، تین، پانچ، سات وغیرہ کو) دوست (محبوب) رکھتا ہے، پانچ بہتر ہے اور سات کا عدد اللہ عزوجل کو نہایت محبوب اور اَقل (یعنی کم از کم) تین ہے۔'' (مطلب یہ ہے کہ جب بھی دعا مانگو تو اُس کو سات مرتبہ دہراؤ، ورنہ پانچ مرتبہ یا کم از کم تین مرتبہ ہی دوہرالو)۔ جُفت عدد (Plurer) میں بھی نِسبتیں ہی نسبتیں ہیں۔ ۲ کی نسبت: مثلاً ۲ محرم الحرام کو حضرتِ سیدنا مَعروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ اور ۲ ذیقعدہ الحرام کو صدرُالشریعہ مصنفِ بہارِ شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا یومِ عُرس۔۴ کی نسبت: چار یار علیہم الرضوان سے جس کسی کو پیار ہے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اُس کا بیڑا پار ہے،۶ کی نسبت: ۶ رجبُ المرجَّب کو غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی چھٹی شریف۔۸ کی نسبت: جنّتیں آٹھ ہیں اور ۸ محرم الحرام شیرِ بیشۂ اہلِ سنت حضرت مولٰینا حشمت علی خان علیہ الرحمۃ المنان کا یومِ عُرس، ۱۰ کی نسبت: یومِ عاشورا، امامِ عالی مقام سیّدُ الشُّھداء سلطانِ کربلا امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کا یومِ شہادت، بقرہ عید اور ۱۱، ۱۲ کی نسبتوں کی تو عُشاق میں ہر طرف دھوم دھام ہے۔

کیا غور جب گیارھویں میں بارھویں میں معمّہ یہ ہم پر کُھلا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
تمہیں وصل بے فصل ہے شاہ دیں سے دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

مُقدّس اَوراق ٹھنڈے کرنے کا طریقہ

جو خوش نصیب مُسلمان تحریروں کا اَدَب کرتے ہوئے اَخبارات و مقدّس کاغذات اور گتّے وغیرہ زمین پر دیکھ کر اُٹھا لیتے اور ان کو بیچ سَمُندر یا گہرے دریا میں ٹھنڈا کر دیتے ہیں وہ قابلِ رَشک ہیں۔کم گہرے سَمُندر میں مقدس اوراق نہ ڈالے جائیں کہ عُموماً بہہ کر کنارے پر آجاتے ہیں، ٹھنڈا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مقدس اَوراق کی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وَزنی پتھر ڈال دیا جائے نیز تھیلی یا بوری پر چند جگہ چیرے ضرور لگائے جائیں تا کہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے کہ پانی اندر نہ جانے کی صورت میں بعض اوقات میلوں تک تیرتی ہوئی کنارے پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات گنوار یا کفار بوری حاصل کرنے کی لالچ میں مقدس اوراق کنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اتی سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں کہ سُن کہ عُشاق کا کلیجہ کانپ اُٹھے مقدس اوراق کی بوری گہرے پانی تک پہنچانے کیلئے مسلمان کشتی والے سے بھی تعاون حاصِل کیا جاسکتا ہے۔مگر بوری میں چیرے ہر حال میں ڈالنے ہوں گے۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُقدَّس اَوراق دفن کرنے کا طریقہ

مقدّس اَوراق کو دَفن بھی کر سکتے ہیں، اِس کا طریقہ مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ **بہارِ شریعت** حصّہ ۱۶ صَفحَۃ (ص۔ف۔حہ) نمبر ۱۲۱ پر عالمگیری کے حوالے سے لکھا ہے، ''اگر مُصْحَف شریف پُرانا ہو گیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اَوراق مُنْتَشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دَفن کیا جائے اور دَفن کرنے میں اِس کیلئے (گڑھا کھود کر جانِبِ قبلہ کی دیوار کو اتنا کھودیں کہ سارے مقدّس اَوراق سما جائیں ایسی) لَحد بنائی جائے تاکہ اس پر مٹّی نہ پڑے یا (گھڑے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹّی ڈالیں کہ اس پر مٹّی نہ پڑے، مُصْحَف شریف پُرانا ہو جائے تو اُس کو جلایا نہ جائے۔''

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لُوٹ لو فیضانِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے اُنتِیس حُرُوف کی نسبَت سے 29 مَدنی پھول

(ابتدائی دس مَدَنی پھول تفسیرِ نعیمی پارہ اوّل صفحہ نمبر ۴۴ سے لئے گئے ہیں)

مدینہ ۱ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم قرآنِ پاک کی پوری آیت ہے مگر کسی سُورَت کا جُزو نہیں بلکہ سُورَتوں میں فاصِلہ کرنے کے لئے اُتاری گئی ہے اِسی لئے نَماز میں اِس کو آہستہ ہی پڑھتے ہیں ہاں جو حافِظ تَراوِیح میں پورا قرآنِ پاک ختم کرے وہ ضَرور کسی نہ کسی سورت کے ساتھ ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم زور سے پڑھے۔

مدینہ ۲ **سورۂ توبہ** کے عِلاوہ باقی ہر سورت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سے شُروع کیجئے اگر **سورۂ توبہ** سے ہی تِلاوت شروع کریں تو تِلاوت کے لئے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے۔

مدینہ ۳ شامی میں ہے کہ حُقّہ پیتے وَقت اور بدبودار چیزیں (کچّی پیاز و لہسن وغیرہ) کھاتے وَقت بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھنا بہتر ہے۔

مدینہ ۴ اِستِنجاء خانہ میں پہنچ کر بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا مَنع ہے۔

مدینہ ۵ نَمازی نَماز میں جب کوئی سورت پڑھے تو پہلے آہستہ سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا مُستَحَب ہے۔

مدینہ ۶ جو صاحِبِ شان کام بغیر بِسْمِ اللّٰہ کے شروع کیا جائے اُس میں بَرَکت نہ ہو گی۔

مدینہ ۷ جب مُردہ کو قبر میں اُتارا جائے تو اُتارنے والے یہ پڑھتے جائیں بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِہٖ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

مدینہ ۸ جُمُعہ، عِیدَین، نِکاح وغیرہ کا خُطبہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ سے شروع کیا جائے یعنی (ابتداء) بِسْمِ اللّٰہ آہستہ پڑھی جائے پھر قراٰنِ پاک کی آیت آئے تب خطیب بُلند آواز سے بِسْمِ اللّٰہ پڑھے۔

مدینہ ۹ جانور کو ذَبح کرتے وَقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا (یعنی اللہ عزّوجل کا نام لینا) واجِب ہے کہ اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا (یعنی اللہ عزّوجل کا نام نہ لیا) تو جانور مُردہ ہوگا اگر بھولے سے چھوٹ گئی تو جانور حلال ہے۔

مدینہ ۱۰ (ذَبحِ اضطِراری مَثَلاً) شکاری تیر یا بھالا وغیرہ دھاردار چیز سے شِکار کرے اور یہ چیزیں پھینکتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لے تو اگر جانور اس کے پاس پہنچتے پہنچتے مر بھی گیا تب بھی حلال ہوگا، یونہی اگر پالتو جانور قبضے سے نکل گیا مَثَلاً گائے کنوئیں میں گِر گئی یا اونٹ بھاگ گیا تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر تیر یا بھالا یا تلوار ماردی گئی تو جانور حلال ہے۔ (بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر ڈنڈا یا پتھر مرنے یا بندوق سے گولی یا پتھر اچلانے سے وحشی جانور یا پرندہ مرگیا تو حرام ہے کیوں کہ یہ خون بہنے کے سبب نہیں بلکہ چوٹ سے مرا ہے۔ ہاں اگر زخمی حالت میں ہاتھ آگیا تو ذَبحِ شَرعی سے حلال ہوجائے گا) جو وحشی جانور یا پرندہ قبضے میں ہے اس کے حلال ہونے کیلئے ذَبحِ اختیاری ضَروری ہے۔یعنی اللہ کا نام لے کر اُس کا قاعِدے کے مطابِق ذَبح کرنا ہوگا۔

مدینہ ۱۱ حضرتِ سیِّدُنا ابوالعبّاس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو بِلا ناغہ سات دن تک بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 786 بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجل اس کی ہر حاجت پوری ہو۔اب وہ حاجت خواہ کسی بھلائی کے پانے کی ہو یا بُرائی دور ہونے کی یا کاروبار چلنے کی۔ (شمسُ المَعارِف مُترجَم ص ۷۳)

مدینہ ۱۲ جو کوئی سوتے وَقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 21 بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ لے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجل اس رات شیطان، چوری، اچانک موت اور ہر طرح کی آفت و بلا سے محفوظ رہے۔ (اَیضاً ص ۷۳)

مدینہ ۱۳ جو کسی ظالم کے سامنے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 50 بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھے اُس ظالم کے دل میں پڑھنے والے کی ہَیبت پیدا ہو اور اس کے شَر سے بچا رہے۔ (اَیضاً ص ۷۳)

مدینہ ۱۴ جو شخص طلوعِ آفتاب کے وَقت سورج کی طرف رُخ کر کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 300 بار دُرود شریف 300 بار پڑھے۔اللہ عزّوجل اُس کو ایسی جگہ سے رِزْق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا اور (روزانہ پڑھنے سے) اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجل ایک سال کے اندر اندر امیر و کبیر ہو جائے گا۔ (اَیضاً ص ۷۳)

مدینہ ۱۵ کُند ذِہن اگر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 786 بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پی لے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجل اس کا حافِظہ مضبوط ہوجائے اور جو بات سنے یاد رہے۔ (اَیضاً ص ۷۳)

مدینہ ۱۶ اگر قحط سالی ہوتو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 61 بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھیں (پھر دعا کریں) اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بارِش ہوگی۔ (اَیضاً ص ۷۳)

مدینہ ۱۷ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کاغذ پر 35 بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) لکھ کر گھر میں لٹکا دیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کا گُزر نہ ہو اور خوب بَرَکت ہو، اگر دُکان میں لٹکائیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کاروبار خوب چمکے۔ (اَیضاً ص ۷۳، ۷۴)

مدینہ ۱۸ یکم محرّم الحرام کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 130 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) جو کوئی اپنے پاس رکھے (پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سلوا کر پہن لے، دھات کی ڈِبیہ میں کسی قسم کا تعویذ نہ پہنیں اس کا پیچھے گزرا) اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر اس کو یا اس کے گھر میں کسی کو کوئی بُرائی نہ پہنچے۔ (اَیضاً ص ۷۴)

مدینہ ۱۹ جس عورت کے بچّے زندہ نہ رہتے ہوں وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 61 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) اپنے پاس رکھے (چاہے تو موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کر کے کپڑے، رَیگزین یا چمڑے میں سی کر گلے میں پہن لے یا بازو میں باندھ لے) اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بچّے زندہ رہیں گے۔ (اَیضاً ص ۷۴)

مدینہ ۲۰ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 70 بار لکھ کر میّت کے کفن میں رکھ دیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُنکَر نَکیر کا مُعامَلہ آسان ہو جائے گا۔ (بہتر یہ ہے کہ میّت کے چہرے کے سامنے دیوارِ قبلہ میں محراب نُما طاق بنا کر اُس میں رکھے ساتھ ہی عَہد نامہ اور میت کے پیر صاحب کا شَجرہ وغیرہ بھی رکھ دیجئے) (اَیضاً ص ۷۴)

مدینہ ۲۱ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کسی قاری یا عالِم کو پڑھ کر سنا دیجئے اگر حُرُوف صحیح مَخارِج سے ادا نہ ہوتے ہوں تو سیکھ لیجئے ورنہ فائدے کے بدلے نقصان کا اندیشہ ہے۔

مدینہ ۲۲ لکھنے میں اِعراب لگانے کی ضَرورت نہیں۔ جب بھی پہننے، پینے یا لٹکانے کیلئے بطورِ تعویذ کوئی آیت یا عبارت لکھیں تو دائرے والے حُروف کے دائرے کُھلے رکھنے ہونگے، مثلاً "**اللّٰہ**" میں "ہ" کا اور **رحمٰن**، اور **رحیم** دونوں میں "م" کا دائرہ کُھلا ہو۔

مدینہ ۲۳ کپڑے اُتارتے وَقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لینے سے جنّات سِتر نہیں دیکھ سکتے۔ (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃ لا بن سُنّی ص ۸) کمرے کا دروازہ، کھِڑکیاں، الماری کی دَرازیں جتنی بار بھی کھولیں بند کریں نیز لباس، برتن وغیرہ ہر چیز رکھتے اُٹھاتے ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سرکش جنّات آپ کے گھر میں داخلے، چوری اور آپ کی چیزیں استعمال کرنے سے باز رہیں گے۔

مدینہ ۲٤ سُواری (گاڑی) پھسلے یا اس کو جھٹکا لگے تو بِسْمِ اللّٰہ کہئے۔

مدینہ ۲۵ سر میں تیل ڈالنے سے قَبْل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے ورنہ 70 شیطان سر میں تیل ڈالنے میں شریک ہوجاتے ہیں۔

مدینہ ۲٦ گھر کا دروازہ بند کرتے وَقت یاد کر کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل شیطان اور سرکش جنّات گھر میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ (صحیح بخاری ج ٦ ص ۳۱۲)

مدینہ ۲۷ رات کو کھانے پینے کے برتن بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ کر ڈھک دیجئے، اگر ڈھکنے کیلئے کوئی چیز نہ ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہہ کر برتن کے مُنہ پر تنکا وغیرہ رکھ دیجئے۔ (اَیضًا) **مُسلم شریف** کی ایک روایت میں ہے، سال میں ایک رات ایسی آتی ہے کہ اس میں وَبا اُترتی ہے جو برتن چُھپا ہوا نہیں ہے یا مَشک کا منہ بندھا ہوا نہیں ہے اگر وہاں سے وہ وَبا گزرتی ہے تو اُس میں اُتر جاتی ہے۔ (مسلم ص ۱۱۱۵ رقم الحدیث ۲۱۱٤)

مدینہ ۲۸ سونے سے قَبْل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر تین بار بستر جھاڑ لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل مُوْذِیَات (یعنی اِیذاء دینے والی چیزوں) سے پناہ حاصل ہوگی۔

مدینہ ۲۹ کاروبار میں جائز لین دَین کے وَقت یعنی جب کسی سے لیں تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھیں اور جب کسی کو دیں تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہیں، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل خوب بَرَکت ہوگی۔

یاربِّ مُصطفٰے عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم ! ہمیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکتوں سے مالا مال فرما اور ہر نیک و جائز کام کی ابتِداء میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی توفیق عطا فرما۔ **اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صلی اللہ علیہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بِسْمِ اللّٰہ کے سات حُرُوف کی نِسبَت سے 7 حِکایات

(۱) لکڑہارا کیسے مالدار بنا؟

ایک لکڑ ہارا روزانہ دریا پار جا کر لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور بیچ کر اپنے بال بچّوں کا پیٹ پالتا۔ پُل چونکہ اُس کے گھر سے کافی دور تھا اس لئے آنے جانے میں کافی وَقت صَرف ہو جاتا اور یوں مالی طور پر وہ مُستَحکَم (مُس۔تَح۔کَم) نہیں ہو پاتا تھا۔ ایک دن اُس نے مسجِد کے اندر مُبلِّغ کے بیان میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے عظیم الشان فضائل سُنے۔ مُبلِّغ کی یہ بات اُس کے ذِہن میں بیٹھ گئی کہ بِسْمِ اللّٰہ شریف کی بَرَکت سے بڑے سے بڑا مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) حل ہو سکتا ہے۔ چُنانچِہ جب جنگل میں جانے کا وَقت ہوا تو پُل پر جانے کے بجائے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر وہ دریا میں اُتر گیا اور چلتا ہوا جلد ہی آسانی کے ساتھ دوسرے کنارے پہنچ گیا، لکڑیاں کاٹنے کے بعد اُس نے پھر اِسی طرح بِسْمِ اللّٰہ کی بَرَکتوں کا ظُہُور ہونے لگا اور تھوڑے ہی عرصے میں وہ مالدار ہو گیا۔ (مُلخص از شمسُ الواعِظین)

ہے پاک رُتبہ فِکر سے اُس بے نیاز کا　　　کچھ دَخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

صلّوا علی الحبیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب یقینِ کامل کی بہاریں ہیں، اگر اِعتِقادُ مُتزَلزِل ہو تو اِس طرح کے نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ ''یقینِ کامل'' سے متعلق حُجّۃُ الاسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ الوالی نے سورۂ یوسُف کی تفسیر میں ایک نِہایت سبق آموز حِکایت نَقل کی ہے، چنانچِہ ایک مرتبہ بغدادِ معلّٰی میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر لوگوں سے ایک دِرہَم کا سُوال کیا، مشہور مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا ابنِ سَماک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، تم کو کون سی سُورۃ اچھی طرح یاد ہے؟ اس نے کہا، سورۃُ الفاتِحہ۔ فرمایا ایک بار پڑھ کر اُس کا ثواب میرے ہاتھ بیچ دو، میں اِس کے بدلے اپنی ساری دولت تمہارے حوالے کروں گا! سائل کہنے لگا، حضرت! میں مجبور ہو کر ایک دِرہَم کا سُوال کرنے آیا ہوں، قرآن بیچنے نہیں آیا۔ یہ کہہ کر وہ سائل قبرستان کی طرف چلا گیا، بارِش شروع ہو گئی حتّٰی کہ اَولے برسنے لگے، وہ ایک جھَجّے کے نیچے پناہ لینے کیلئے لپکا، وہاں سبز لباس میں ملبوس ایک سُوار پہلے ہی سے موجود تھا اُس نے کہا، تم نے ہی سورۃُ الفاتِحہ کا ثواب بیچنے سے انکار کیا تھا؟ کہا، جی ہاں۔ سُوار نے اُس کو دس ہزار دِرہَم کی تھیلی دی اور کہا، ان کو خرچ کرو ختم ہونے پر اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اتنے ہی مزید دوں گا۔ سائل نے پوچھا، آپ کون ہیں؟ سُوار نے بتایا، میں تیرا یقین ہوں یہ کہہ کر سُوار چلا گیا۔ (ملخص از تفسیرِ سورۂ یوسف لِلغزالی ص ۱۷،۱۸)

یہاں اُن لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بھیک مانگنے کیلئے تِلاوت کرتے، پیسے اور کھانے ملنے کی لالچ میں محافلِ ختمِ قرآن اور اجتماعِ ذکرونعت میں شرکت کرتے اور رقم ملنے کے شوق میں تراویح میں قرآنِ پاک سناتے ہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں **اخلاص و یقین** کی لازوال دولت سے مالامال فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ علیہ وسلم

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو   کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی! عزوجل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اِخلاص نہایت ہی عظیم دولت ہے، جس کو مل جائے اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔ عاشِقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سنّتوں بھرا سفر اختیار کیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اعمال میں اِخلاص پیدا کرنے کی **''مَدَنی سوچ''** بنے گی اور جب اعمال میں اِخلاص پیدا ہو جائے گا تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل

جلوے خود آئیں طالبِ دیدار کی طرف

کیسیٹ اِجتماع میں دیدارِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

دعوتِ اسلامی کے تین روزہ **بینَ الْاَقوامی** سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان) کے اختِتام پر عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈھیروں **مَدَنی قافلے** سنّتوں کی تربیت حاصِل کرنے کے لئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں روانہ ہوتے ہیں، چُنانچہ ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کا اپنے انداز میں خُلاصہ پیشِ خدمت ہے، ۱۴۲۳ھ کے بین الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع سے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مَدَنی قافِلہ 12 دن کیلئے ضِلع لیّہ (پنجاب پاکستان) پہنچا، جدوَل کے مطابِق ایک دن جب کیسیٹ اجتماع ہوا تو کیسیٹ کا سنتوں بھرا بیان سُن کر ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر رِقّت طاری ہوگئی اور وہ بِلک بِلک کر رونے لگا یہاں تک کہ ہوش جاتا رہا، جب اِفاقہ ہوا تو کافی ہَشّاش بَشّاش تھے، اُنہوں نے بتایا کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل مجھے گنہگار پر فیضانِ کرم ہوا اور مجھے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شَرَف نصیب ہو گیا۔ دوسرے دن پھر کیسیٹ اجتماع ہوا، اُن کے ساتھ وُہی کیفیت ہوئی، اب کی بار خواب میں وہ زیارتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس طرح فیضیاب ہوئے کہ مَدَنی قافِلے کے تمام مسافر بھی حاضرِ خدمت تھے۔

آنکھیں جو بند ہوں تو مقدّر کُھلیں حسنؔ   جلوے خود آئیں طالبِ دیدار کی طرف

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وَسوسہ

بعض لوگ خواب سنا سنا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں، لہٰذا جو بھی خواب میں زیارت کا دعویٰ کرے اُس پر آنکھیں بند کر کے اعتماد نہیں کرنا چاہئے کم از کم اُس سے قسم تو لینی چاہئے۔

علاج وَسوسہ

صحیح بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَات ''یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

تو اگر کوئی حُبِّ جاہ کے باعِث لوگوں کو اپنا خواب سُناتا، اپنی شہرت اور واہ واہ چاہتا ہے تو واقعی مجرم ہے اور اگر اچھی نیّت سے سناتا ہے، مثلاً **دعوت اسلامی** کے سنتوں کی تربیّت کے مدنی قافِلے میں خوش قسمتی سے کسی نے اچھا خواب دیکھا اب وہ اس لئے سنا رہا ہے تا کہ اس گئے گزرے دور میں لوگوں کو راہِ خدا عزوجل میں سفر کی ترغیب ملے اور انہیں اطمینان کی دولت نصیب ہو کہ دعوتِ اسلامی اہلِ حق اور عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں بھری تحریک ہے اور یوں اِس سے وابَستہ ہو کر اپنے ایمان کی حفاظت کا سامان کریں، یہ نیّت محمود ہے اور اس نیّت سے خواب سُنانے والے کو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل ثواب ملے گا۔ نیز تحدیثِ نعمت یعنی نعمت کا چرچا کرنے کی نیّت سے سناتا ہے تب بھی جائز ہے، ہاں اگر رِیاکاری کا خوف ہو تو اپنا نام ظاہر نہ کرے کہ اس میں زیادہ عافیت ہے۔ بہر حال دل کی نیّت کا حال اللہ ذوالجلال عزوجل جانتا ہے، مسلمان کے بارے میں بلا وجہ بدگمانی کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، بدگمانی کی قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ میں مذمت وارِد ہوئی ہے،

چنانچہ پارہ ۲۶ سورۃ الحُجُرات کی بارھویں آیت میں ارشادِ ربّانی ہے،

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے، ''بدگمانی سے بچو کیوں کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔'' (صحیح بخاری شریف ج ۲ ص ۱۲۶ رقم الحدیث ۵۱۴۳) میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزت فتاویٰ رضویہ شریف میں نقل کرتے ہیں، حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمایا، کیا تُو نے چوری نہیں کی؟ اُس نے کہا، خدا عزوجل کی قسم! میں نے چوری نہیں کی، یہ سُن کر آپ علیہ السلام نے فرمایا، واقعی تو نے چوری نہیں کی میری آنکھوں نے دھوکہ کھایا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے **اِحترامِ مُسلم** کی اَہَمِّیَّت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے مسلمان کی پردہ پوشی کی جائے یہ نہ ہو کہ بے سبب اُس پر بدگمانی کا دَروازہ کھول کر اُسے جھوٹا اور گپّی وغیرہ قرار دیکر اپنی آخرت کو داؤ پر لگاتے ہوئے خود کو معاذَ اللہ جہنم کا حقدار بنا دیا جائے۔

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغفِرُ اللّٰہ

جھوٹا خواب سُنانے کا عذاب

بالفرض کوئی جھوٹا خواب گڑھ کر سناتا بھی ہے تو اِس کا وہ خود ہی ذمّہ دار، سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جو جھوٹا خواب بیان کرے اُسے بروزِ قیامت جَو کے دو دانوں میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی اور وہ ہرگز گانٹھ نہیں لگا پائے گا۔ (صحیح بخاری شریف ج ۸ ص ۱۰۶ رقم الحدیث ۷۰۴۲)

بے سوچے سمجھے بول پڑنے والو خبردار!

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے، ایک شخص ایسا کلام کرتا ہے جس میں وہ غور و فکر نہیں کرتا (حالانکہ یہ گفتگو جھوٹ، غیبت، عیب جُوئی یا من گھڑت خواب وغیرہ حرام پر مَبنی ہوتی ہے) تو وہ اِس بات کے سبب جہنم میں اس مقدار سے بھی زیادہ گرے گا جس قدر مشرق و مغرب کے درمیان فاصِلہ ہے۔ (صحیح بخاری شریف ج ۷ ص ۲۳۶ رقم الحدیث ۶۴۷۷)

خواب سنانے والے سے قَسَم کا مطالبہ شرعاً واجِب نہیں اور جو معاذَ اللہ عزوجل جھوٹا ہوگا، ہوسکتا ہے وہ جھوٹی قسم بھی کھالے۔

وسوسہ

یہی مناسب لگتا ہے کہ لوگوں میں بیان کرنے کے بجائے خواب کو صِیغۂ راز میں رکھا جائے۔

علاجِ وسوسہ

کیا مناسِب ہے اور کیا مناسِب نہیں، اِس کو بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المبین ہم سے زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔ اچھے خواب بیان کرنے سے شَرِیعت نے مَنع نہیں فرمایا تو ہم کون ہیں روکنے والے! قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ اور بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کی کتابوں میں خوابوں کا بکثرت تذکرہ ہے۔ حضرتِ سیدنا امام ابوالقاسم قُشَیری رحمۃ اللہ علیہ نے ''**رسالۂ قُشیریہ**'' میں ''**رُؤیَا القَوم**'' نامی باب میں صفحہ 368 تا 377 پر اَولیائے کرام کے 66 خواب نَقل کئے ہیں، حجۃ الاسلام حضرتِ سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی نے **اِحیاءُ العُلوم** کی چوتھی جلد کے صفحہ نمبر 540 تا 543 پر ''**مَنَامَاتُ المَشائخ**'' نامی باب میں 49 خواب نَقل کئے ہیں۔ نیز ''**حیاتِ اعلیٰ حضرت**'' (مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور) کے صفحہ

نمبر424 تا 432 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت ، ولیِ نِعمت ، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شَمْعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت ، ماحِیٔ بِدْعت، عالمِ شرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیْروبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے14 خواب خودآپ ہی کی زَبانی مَروی ہیں۔ان میں سےایک خواب کےضِمن میں عرض ہے،

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

سرکارِاعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دوہاتھ سے مصافَحہ کے جواز میں 40 صَفحات کارسالہ بنام ''صَفَائِحُ اللُّجَیْن فِی کَوْنِ تَصَافُحِ بِکَفَّی الْیَدَیْن'' (یعنی چاندی کے پتّر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے مُصافَحہ کرنے کے بیان میں) تحریر فرمایاہے،اُس کے صفحہ نمبر ۳ پراپناوہ خواب مُفَصَّل طور پر بیان فرمایا ہے،جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کوحضرتِ سیِّدُنا امام قاضی خان علیہ رحمۃ المنّان کی زیارت ہوئی ہے، نیز مسلمانوں کووَساوِس سے بچانے اوران کی معلومات میں اضافہ فرمانے کی خاطر اِسی رسالۂ مُبارکہ میں لوگوں کے آگے خواب بیان کرنے کے بارے میں دلائل قائم کیے ہیں،چنانچہ مذکورہ رسالے میں فرماتے ہیں،

آج کس نے خواب دیکھا؟

احادیثِ صَحِیْحَہ سے ثابت حضورِاقدس سیِّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وسلم اِسے(یعنی خواب کو) اَمرِ عظیم جانتےاوراِس کے سننے، پُوچھنے،بتانے، بیان فرمانے میں نہایت دَرَجے کااِہتمام فرماتے۔صحیح بخاری وغیرہ میں حضرتِ سَمُرہ بن جُنْدَب رضی اللہ عنہ سے ہے، حضورپُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ صُبح پڑھ کرحاضِرین سے دریافت فرماتے، ''آج کی شب کسی نے کوئی خواب دیکھا؟'' جس کسی نے دیکھا ہوتا عرض کر دیتا،حُضور صلی اللہ علیہ وسلم تعبیر فرماتے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۲۸ رقم الحدیث ۱۳۸۶)

سرکارِاعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں،احمد وبخاری وترمذی حضرتِ ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روای،حُضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ''جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جواسے پیارا معلوم ہوتو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، چاہیے کہ اس پراللہ تعالیٰ کی حَمد بجالائے اورلوگوں کے سامنے بیان کرے۔ (مُسندِ امام احمد ج ۲ ص ۵۰۲ رقم الحدیث ۲۲۲۳)

بِشارتیں باقی ہیں

سرکارِاعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ رسالے میں نَقْل فرماتے ہیں، حُضور مُفِیضُ النُّور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، نُبُوَّت گئی، اب میرے بعد نُبُوَّت نہ ہوگی مگر بِشارتیں۔وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے یا اُس کیلئے دیکھی یجائے۔ (طَبرانی، اَلْمُعْجَمُ الکبیر ج ۳ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۳۰۵۱)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

امام بُخاری کی والدہ کا خواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! آپ نے دوسروں کوخواب سنانے کے ضِمن میں صحیح بخاری شریف کے حوالہ سے بھی دو رِوایات مُلاحَظہ فرمائیں۔صحیح بخاری شریف کے مؤلف حضرتِ سیدنا شیخ ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ رحمۃ الباری نے نہایت ہی عَرَق رَیزی کے ساتھ احادیثِ مبارَکہ کی تدوِین فرمائی،آپ رحمۃ اللہ علیہ خودفرماتے ہیں، " اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل میں نے "صحیح بخاری " میں تقریباًچھ ہزاراحادیثِ شریفہ ذِکرکی ہیں،ہرحدیث کولکھنے سےقبل غُسل کر کےدورَکْعَتیں نَمازادا کرلیا کرتا تھا۔" آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والِد ماجد حضرتِ سیدنا شیخ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ بَہت نیک آدَمی تھے اورآپ کی والِدہ ٔ ماجِدہ رحمۃ اللہ علیہا صالِحہ مَجَابَۃُ الدُّعاء (یعنی وہ خاتون جس کی دُعاقَبول ہوتی ہو) تھیں۔بچپن شریف میں حضرت سیدنا امام بُخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی بینائی جاتی رہی۔والِدہ ٔ ماجِدہ رحمۃ اللہ علیہا اِس صدمے سے روتی رہتیں اور گِڑگِڑا کردعاء مانگا کرتیں۔ایک رات سوتے میں قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا،دل کی آنکھیں کُھل گئیں،خواب میں دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ علیٰ نَبِینا وَعَلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں، "آپ اپنے بیٹے کی بینائی کی واپَسی کیلئے دعائیں مانگتی رہی ہیں۔مبارَک ہوکہ آپ کی دعاقبول ہوچکی ہے،اللہ تبارَکَ وتَعَالٰی نے آپ کے بیٹے کی بینائی بحال فرمادی ہے۔" جب صبح ہوئی اوردیکھا تو حضرتِ سیِّدُنا امام بُخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی آنکھیں روشن ہوچکی تھیں۔ (مُلَخَّص از تَفہِیمُ البُخاری ج اوّل ص ۴، مؤلّف شیخ الحدیث علّامہ غلام رسول رضوی)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

(۲) یَھودی اور یَھودن کی دلچسپ حِکایت

ایک یہودی ایک یہودَن پر عاشِق ہوگیا اور اُس کے عِشق میں مجنون کی مِثل ہوگیا کہ کھانے پینے تک کا ہوش نہ رہتا۔ آخِرَش حضرتِ سیِّدُنا عطاءُ الْاَکبر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکراپنا حال عرض کیا،آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کاغذ کے پُرزہ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ کردی اورفرمایا،اِس کونِگل جاؤ اِس امید پر کہ اللہ تعالیٰ اِس کے مُعاملے میں تسلّی عطافرمادے یاتمھیں اس سے نَوازدے۔جب اُس یہودی نے اِسے نِگل لیا، (بس نگلتے ہی اُس کے دل میں مَدَنی انقِلاب آگیاچُنانچِہ اس نے) عرض کی! "اےعَطاء (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے حَلاوتِ ایمان (یعنی ایمان کی مِٹھاس) کو پالیااور میرے دل میں نُورظاہر ہوچکا،میں اس عورت (کے عشق) کو بھول چکا،مجھے اسلام کے بارے میں آگاہ فرمائیے۔سیِّدُنا عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے اُس پراسلام پیش کیااور یہ بِسْمِ اللّٰہ کی بَرَکت سے مُسلمان ہوگیا۔اُدھراُس یہودَن نے جب اس کی اسلام آوَری

کی خبر سُنی تو حضرتِ سیّدُنا عطاءُ الْاَکبر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کی بارگاہِ عالی میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی، ''اے امامَ المسلمین! میں ہی وہ عورت ہوں جس کا تذکرہ اسلام قبول کرنے والے یہودی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کیا اور میں نے گزشتہ شب خواب دیکھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آکر کہنے لگا، ''اگر تُو جنّت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنا چاہتی ہے تو سیدنا عطاء الاکبر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کی خدمت میں حاضر ہو جا وہ تجھے تیرا ٹھکانہ دِکھا دینگے۔'' تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی ہوں ارشاد فرمائیے، ''**جنّت کہاں ہے**؟'' ارشاد فرمایا، ''اگر جنّت کا ارادہ ہے تو پہلے مجھے اِس کا دروازہ کھولنا ہوگا اِس کے بعد ہی تُو اُس (اپنے ٹھکانے) کی طرف جاسکے گی۔'' عرض کیا، ''میں اس کا دروازہ کس طرح کھول سکوں گی؟'' ارشاد فرمایا، ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ'' اُس نے بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھی۔ (بس پڑھتے ہی اُس کے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا، چُنانچہ) کہنے لگی، ''اے عطاء (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے اپنے دل میں نُور پالیا اور اللہ عزّوجل کی خُدائی کو دیکھ لیا، مجھے اسلام سے آگاہ فرمائیے۔'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس پر اسلام پیش کیا تو بِسْمِ اللّٰہ شریف کی بَرَکت سے وہ بھی مسلمان ہوگئی، پھر اپنے گھر لوٹی۔ اُسی رات جب سوئی تو عالَمِ خواب میں جنّت میں داخِل ہوئی اور اُس نے جنّت کے مَحَل اور گُنبد دیکھے اور ان میں سے ایک گُنبد پر لکھا تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس نے اسے (یعنی اِس عبارت کو) پڑھا تو ایک مُنادی کہہ رہا تھا، ''اے پڑھنے والی! جو تو نے پڑھا، اللہ تعالیٰ نے اسی طرح سب کا سب تجھے عطا فرمادیا۔'' عورت جاگ اُٹھی اور عرض کی، ''یاالٰہی عزّوجل! میں جنّت میں داخِل ہو چکی تھی پھر تُو نے مجھے اس سے باہَر نکال دیا، اے اللہ (عزّوجل) اپنی قدرتِ کامِلہ کے واسطے مجھے غمِ دنیا سے نَجات عطا فرما۔'' جب اپنی دُعا سے فارِغ ہوئی تو گھر کی چھت اُس پر گر پڑی اور یہ شہید ہوگئی۔ تو اللہ تعالیٰ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نے کی بَرَکت سے اُس پر رحم فرمایا۔

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بِسْمِ اللّٰہ کی بَرَکت سے کتنی اچھی قسمت ہے

ہم نے پائی جنّت ہے یہ سب ربّ عزّوجل کی رحمت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اللہ عزوجل کی رَحمت بَہت بڑی ہے، وہ اپنے فضل وکرم سے اپنے وَلیوں کے آستانوں پر بھیج کر بڑے سے بڑے بگڑے ہوئے کی بھی بگڑی بنا دیتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا بچّہ بچّہ اولیاءُاللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی غلامی پر نازاں ہے، اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے غلام بھی جب اِخلاص کے ساتھ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کر کے نیکی کی دعوت دیتے ہیں تو بسا اَوقات کفّار دامنِ اسلام میں آجاتے ہیں، چُنانچہ مَدَنی قافِلے کی ایک بہار مُلاحظہ ہو۔

ایک عیسائی کا قبول اسلام

خانپور (پنجاب) کے ایک مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کا بیان ہے کہ بابُ المدینہ کراچی سے سُنّتوں کی تربیّت حاصِل کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے مَدَنی قافِلے کے ساتھ مجھے بھی علاقائی دَورہ کرنے کا شَرَف حاصِل ہوا۔ ایک درزی کی دُکان کے باہَر لوگوں کو اِکٹھا کر کے ہم "**نیکی کی دعوت**" دے رہے تھے۔ جب بیان خَتم ہوا تو اُسی دکان کے ایک ملازِم نوجوان نے کہا، "میں عیسائی ہوں، آپ حضرت کی نیکی کی دعوت نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے، مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخل کر لیجئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل وہ مسلمان ہوگیا۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

(۳) بُزُرگ پہلوان

ایک کافِر ڈاکو کسی شاندار مَحَل میں داخِل ہوا، وہاں ایک بوڑھے بُزُرگ اور اُن کی نوجوان بیٹی کے سوا کوئی نہ تھا، اُس نے ارادہ کیا کہ اُن بُزُرگ کو شہید کر کے ان کی لڑکی پر مَع مال و دولت قابِض ہو جاؤں، چُنانچہ اُس نے حملہ کر دیا، مگر وہ بُزُرگ تو پہلوان رحمۃ اللہ علیہ نکلے! اُنہوں نے فوراً اُس نوجوان ڈاکو کو چاروں خانے چِت گرا دیا! ڈاکو کسی طرح آزاد ہو کر پھر حملہ آوَر ہو گیا مگر بُزُرگ پہلوان رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ حاوی ہو گئے! اِس طرح کُشتی چلتی رہی، ہر بار وہ ضعیفُ العُمر بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ ہی کامیاب ہوتے رہے، ڈاکو نے مَحسوس کیا کہ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ آہستہ آہستہ کچھ پڑھ رہے ہیں، اُس نے پوچھا، کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے اپنی پہلوانی کا راز فاش کرتے ہوئے مُسکرا کر فرمایا، میں انتہائی کمزور شخص ہوں، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتا ہوں تو تم پر اللہ عزوجل غَلَبہ عطا فرما دیتا ہے۔ جب اُس کافِر ڈاکو نے یہ سُنا تو اس کے دل میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، اور کہنے لگا، جس دین میں فَیضانِ بِسْمِ اللّٰہ کی ہی شان ہے تو خود اُس دین کی نہ جانے کیا آن بان ہو گی! لہٰذا وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سُننے کی بَرَکت سے مسلمان ہو گیا۔ اُن کے آپس میں گہرے مُراسِم ہو گئے یہاں تک کہ اُن بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ کے اِنتِقال کے بعد وہ شاندار محل اور ساری دولت اُسی نو مسلم کو مِل گئی اور اُس بُزُرگ رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی سے اُس کی شادی ہو گئی۔ (ملخص از اَسرارُ الفاتِحہ ص ۱۶۵)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

حَمد ہے اُس ذات کو جس نے مسلماں کردیا　　عِشقِ سلطانِ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سینے میں پِنہاں کردیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ بُزرگ یقیناً وَلیُّ اللہ تھے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے وہ کافِر پر غَلَبہ پالیتے تھے جو کہ ان کی کرامت تھے اور بِالآخِر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے کافِر ڈاکو کو اِسلام کی عظیم نعمت مُیَسَّر آگئی۔ اب ایک بِسْمِ اللّٰہ کی دیوانی کی ایمان افروز حِکایت سنئے اور جھومئے۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

(٤) کُنویں سے تھَیلی کیسے نکلی؟

ایک نیک خاتون تھی جو بات بات پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھا کرتی تھیں، اُن کا شوہر جو کہ مُنافِق تھا وہ اُن کی اس عادت سے بَہت چِڑتا تھا، آخِر کار اُس نے یہ طے کیا کہ میں اپنی زَوجہ کو ایسا ذَلیل کروں گا کہ یاد کریگی۔ چُنانچِہ اِس نے ایک تھَیلی دیتے ہوئے کہا، سَنبھال کر رکھ لو، خاتُون نے وہ تھَیلی بَحفاظت رکھ لی، شوہر نے موقع پاکر وہ تھَیلی اُٹھالی اور اپنے گھر کے کُنویں میں پھینک دی تاکہ ملنے کا سُوال ہی نہ رہے۔ اِس کے بعد اِس نے اُن سے تھَیلی طلب کی۔ یہ نیک بندی تھَیلی کی جگہ آئی اور جوں ہی بِسْمِ اللّٰہ کہا، تو اللہ عزوجل نے جبرئیل علیہ السلام کو حُکم دیا کہ تیزی کے ساتھ جاؤ اور تھَیلی اُسی جگہ رکھ دو۔ چُنانچِہ سیِّدُنا جبرَئیل علیہ السلام نے آناً فاناً تھَیلی کُنویں سے نکال کر اُس کی جگہ رکھ دی۔ جب خاتون نے اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو تھَیلی کو ویسے ہی پایا کہ جیسے رکھا تھا۔ شوہر تھَیلی پاکر بَخت مُتَعَجِّب ہوا اور اللہ تعالیٰ سے اُس نے سچّے دل سے توبہ کی۔ (قَلیوبی حِکایت ۱۱ ص ۱۲۰۱۱)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب بِسْمِ اللّٰہ کی بہاریں ہیں کہ اُٹھتے بیٹھتے اور ہر جائز و صاحبِ شان چھوٹے بڑے کام سے قَبل جو خوش نصیب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتا رہتا ہے مصیبت کے وقت اُس کی غیب سے مدد کی جاتی ہے۔

محبت میں ایسا گما یا الٰہی عزّوجل　　نہ پاؤں پھر اپنا پتا یا الٰہی عزّوجل

(۵) فرعون کا محل

فرعون نے خُدائی کے دعوے سے پہلے محل بنایا تھا اور اُس کے باہری دروازے پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھوایا تھا، جب اُس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرتِ سیّدُ نا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِینا وَعلیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام نے اُس کو اللہ عزوجل پر ایمان لانے کی دَعوت دی تو اُس نے سرکشی کی۔ حضرتِ سیّدُ نا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِینا وَعلیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عَرض کیا، یا اللہ عزوجل میں بار بار اسے تیری طرف بُلاتا ہوں لیکن یہ سَرکشی سے باز نہیں آتا، مجھے تو اِس میں بھلائی کے آثار نظر نہیں آتے، اللہ عزوجل نے فرمایا، "اے موسیٰ (علیٰ نَبِینا وَعلیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام) تم اِسے ہلاک کر دینا چاہتے ہو، تم اس کے کُفر کو دیکھ رہے ہو اور میں اپنا نام دیکھ رہا ہوں جو اُس نے اپنے دروازے پر لکھ رہا ہے! (تفسیرِ کبیر ج اوّل ص ۱۵۲)

گھر کی حِفاظت کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر کے دروازے پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ لیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل ہر طرح کی دُنیوی آفتوں سے حفاظت ہوگی۔ حضرت سیّدُ نا امام فخر الدّین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، "جس نے اپنے گھر کے باہری دروازے (Main Gate) پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ لیا وہ (صِرف دنیا میں) ہلاکت سے بے خوف ہو گیا خواہ کافِر ہی کیوں نہ ہو، تو بھلا اُس مُسلمان کا کیا عالَم ہو گا جو زِندگی بھر اپنے دل کے آبگینے پر اس کو لکھے ہوئے ہوتا ہے۔" (تفسیرِ کبیر ج اوّل ص ۱۵۲)

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(٦) آپ اِنسان ہیں یا جِنّ؟

کتابُ النّصائح میں ہے، مشہور صحابی حضرتِ سیّدُ نا ابُو الدَّرداء رضی اللہ عنہ کی کنیز نے ایک دن عُرض کیا، حُضور! سچ بتایئے کہ آپ انسان ہیں یا جنّ؟ فرمایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل میں اِنسان ہی ہوں۔ کہنے لگی، مجھے تو انسان نہیں لگتے کیوں کہ میں چالیس دن سے لگاتار آپ کو زَہر کھلا رہی ہوں مگر آپ کا بال تک بیکا نہیں ہوا! فرمایا، کیا تجھے معلوم نہیں جو لوگ ہر حال میں ذِکْرُ اللّٰہ عزوجل کرتے رہتے ہیں اُن کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل اسمِ اعظم کے ساتھ اللہ عزوجل کا ذِکر کرتا ہوں۔ پوچھا، وہ اسمِ اعظم کون سا ہے؟ فرمایا، (میں ہر بار کھانے پینے سے قبل یہ پڑھ لیا کرتا ہوں):

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم

یعنی اللہ عزوجل کے نام سے شُروع کرتا ہوں جس کے نام کی بَرَکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے جاننے والا ہے۔

اِس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اِستِفسار فرمایا کہ تو نے کس وجہ سے مجھے زَہر دیا؟ عرض کیا، مجھے آپ سے بُغض تھا۔ یہ جواب سُنتے ہی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تُو لِوَجْہِ اللّٰہ (یعنی اللہ عزّ وجل کیلئے) آزاد ہے۔ اور تُو نے میرے ساتھ جو کچھ کیا وہ بھی میں نے تجھے مُعاف کیا۔ (حَیاۃُ الحَیوانُ الکُبریٰ جلد اوّل ص ۳۹۱)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

مانندِ شَمع تیری طرف لَو لگی رہے　　دے لُطف میری جان کو سوز و گداز کا

سُبْحٰنَ اللہ عزّ وجل! صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کی عظمتوں کے کیا کہنے! یہ حضراتِ حُکمِ قرآنی، اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (**ترجمۂ کنزالایمان**: اے سُننے والے! بُرائی کو بھلائی سے ٹال" (پ ۲۴ حٰم السجدہ ۳۴)) کی صحیح تفسیر تھے، بار بار زَہر پلانے والی کنیز کو سزا دِلوانے کے بجائے آزاد فرما دیا! اِس حِکایت سے مِلتی جُلتی ایک اور حِکایت مُلاحظہ ہو۔

صلّوا علی الحبیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

(۷) زَہر آلود کھانا

حضرتِ سیِّدُنا ابو مُسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی کی ایک کنیز ان سے بُغض رکھتی تھی۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زَہر دیتی تھی مگر اثر نہ کرتا تھا۔ جب عرصۂ دراز تک یہ مُعامَلہ چلتا رہا تو کہنے لگی، "ایک دراز مدّت سے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زَہر دیتی چلی آرہی ہوں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر اثر انداز ہی نہیں ہو رہا! اِرشاد فرمایا، "ایسا کیوں کرنا پڑا؟" کہا، "اِس لئے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بَہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔" اِرشاد فرمایا، " اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّ وجل میں کھانے، پینے سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیا کرتا ہوں۔" (اس کی بَرَکت سے زَہر سے حِفاظت ہوتی رہی) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر اُسے آزاد فرما دیا۔ (قَلْیُوبی حکایت ۶۳ ص ۵۲)

بے نَوا مُفلِس و مُحتاج گدا کون؟ کہ میں　　صاحبِ جُود و کرم وَصف ہے کس کا؟ تیرا

صلّوا علی الحبیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عزّ وجل! بِسْمِ اللہ شریف کی کیا خوب بہاریں ہیں۔

وَسوَسہ

رِوایات وحِکایات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ کر زَہر بھی کھالیں تو کوئی اثر نہیں ہوتا مگر ہم اتنا بڑا خطرہ کس طرح مول لیں! کیونکہ ہمارا تو تجربہ ہے کہ اگرچہ بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر بھی کوئی مُرغَن غذا کھالی تو پیٹ میں ''میں گڑبڑ'' ہو جاتی ہے!

علاج وَسوَسہ

''کارتُوس'' شیر کو بھی مار سکتے ہیں جبکہ بہترین بندوق سے اچھی طرح فَیر (Fire) کیا جائے، اِسی طرح یُوں سمجھیں کہ اَوراد و وَظائف اور دعائیں ''کارتوس'' کی طرح ہیں اور پڑھنے والے کی زَبان مِثلِ بندوق۔ تو دُعائیں وُہی ہیں مگر زَبانیں صَحابہ و اَولیاء علیہم الرضوان کی سی نہیں۔ جس زَبان سے روزانہ جھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، دل آزاری و بداَخلاق کا صُدُور جاری رہے اُس میں تاثیر کہاں سے آئے؟ ہم دُعاء تو مانگتے ہی ہیں مگر جب مشکِل آتی ہے تو بُزرگوں کے پاس حاضِر ہو کر بھی دعاء کی درخواست کرتے ہیں؟ کیوں، اِس لئے کہ ہر ایک کا ذِہن یہی بنا ہوا ہے کہ **پاک زبان** سے نکلی ہوئی دُعاء زیادہ کارگر ہوتی ہے۔ یقیناً بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر خالِد بن وَلید رضی اللہ عنہ نے بِلاخَطر زَہر پی لیا، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل اُن کی زَبان پاک، اُن کا دِل پاک، اُن کا سارا وُجود گناہوں سے پاک لہٰذا اللہ عزوجل کے نام کی بَرَکت سے زَہر نے اثر نہ کیا۔ اِسی طرح حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء اور سیدنا ابومسلِم خولانی رضی اللہ عنہما اپنی پاک زَبان سے اللہ عزوجل کا پاک نام لیتے تو زَہر بے اثر ہو کر رہ جاتا تھا۔ ورنہ زَہر پھر زَہر ہوتا ہے انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا اِس کو اِس سَنسنی خیز حِکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، **کتابُ الاذکیاء** میں ہے، ایک حج کا قافِلہ دَورانِ سَفر ایک چشمہ پر پہنچا، معلوم ہوا کہ یہاں ماہِر طبیبوں کا گھر ہے، ان کے پاس جانے کا اُنہوں نے یہ حیلہ نکالا یہ جنگل کی ایک لکڑی سے اپنے ایک ساتھی کی پنڈلی پر خَراش لگادی جس سے وہ خون آلود ہوگئی، پھر اُس کو لیکر اُس کے گھر کے دروازے پر پہنچ کر آواز لگائی، کیا سانپ کے کاٹنے کا یہاں عِلاج ممکن ہے؟ آواز سن کر ایک چھوٹی لڑکی باہَر نکل پڑی، اُس نے پنڈلی کے زَخم کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا، ''اس کو سانپ نے نہیں کاٹا بلکہ جس چیز سے اِس کو خَراش لگی ہے اُس پر کوئی **نَر سانپ** پیشاب کر گیا ہوگا، اب یہ شخص بچے گا نہیں، جب آفتاب طُلُوع ہوگا تو اِنتِقال کر جائے گا!'' چُنانچِہ ایسا ہی ہوا سُورج نکلتے ہی اُس نے دم توڑ دیا۔ (مخلص از حیاۃُ الحیوان الکبری جلد اوّل ص ۳۹۱)

ہر شے سے عِیاں مِرے صانِع کی صَنعتیں عالَم سب آئینوں میں یہ آئینہ ساز کا

یارَبِّ مُصطفےٰ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بار بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی سعادت دے، گناہوں سے نجات عطا کر کے ہماری مغفِرت فرما۔ یااللہ عزوجل ہمیں مدینۂ منوّرہ میں زیرِ گنبدِ خَضرا جلوۂ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں شہادت اور جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفِردوس میں اپنے مَدَنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس عطا فرما۔ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ علیہ وسلم

صَلّوا علَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلّوا علَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے“ کے بائیس حُروف کی نسبت سے درسِ فیضانِ سُنّت کے 22 مَدَنی پھول

مدینہ ۱ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سنّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم الحدیث ۱۴۴۶۶ طبعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مدینہ ۲ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”اللہ تعالیٰ اس کو تَر وتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“ (جامع ترمذی ج ۴ ص ۲۹۸ رقم الحدیث ۲۶۶۳ طبعہ دارالفکر بیروت)

مدینہ ۳ حضرتِ سیِّدُنا اِدریس علیٰ نَبِیِّنا وَعلیہ الصّلوۃ والسّلام کے نام مبارک کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ آپ علیہ السلام اللہ عزّ وجل کے عطا کردہ **صَحِیفے** لوگوں کو کثرت سے سُنایا کرتے تھے، لہٰذا آپ علیہ السلام کا نام ہی **اِدریس** (یعنی درس دینے والا) ہوگیا۔ (تفسیرِ بَغَوِی ج ۳ ص ۱۹۹ طبعہ ملتان ۔ تفسیر جمل ج ۵ ص ۳۰ طبعہ قدیمی کتب خانہ۔ خزائن العرفان ص ۵۵۶ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

مدینہ ٤ حُضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا ”یعنی میں عِلْم کا دَرس دیتا رہا یہاں تک کے مقامِ قُطْبِیَّت پر فائز ہوگیا۔“ (قصیدۃ غوثیہ)

مدینہ ۵ **فیضانِ سُنّت** سے دَرس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجِد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرّر کر کے روزانہ درس کے ذَرِیعے خوب خوب سنّتوں کے مَدَنی پھول لُٹایئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔

مدینہ ٦ **فیضانِ سُنّت** سے روزانہ کم از کم دو دَرس دینے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔

مدینہ ۷ پارہ ۲۸ سورۃُ التَّحرِیم کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: ”اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔“

اپنے آپ کو اور گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذریعہ **فیضانِ سُنّت** کا درس بھی ہے (درس کے علاوہ سنّتوں بھرے بیان یا مَدَنی مذاکرہ کا روزانہ ایک کیسیٹ بھی گھر والوں کو سنایئے)۔

مدینہ ۸ ذِمّہ دار گھڑی کا وَقت مقرّر کر کے روزانہ چوک درس کا اہتمام کریں۔ مثلاً رات 9 بجے مدینہ چوک (ساڑھے

نو بجے) بغدادی چوک میں وغیرہ۔ چھٹّی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر چوک درس کا اہتمام کیجئے (مگر حقوقِ عامّہ تلف نہ ہوں مَثَلاً کسی مسلمان یا جانور وغیرہ کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)۔

مدینہ ۹ درس کے لئے وہ نَماز مُنتَخب کیجئے جس میں زیادہ اسلامی بھائی شریک ہوسکیں۔

مدینہ ۱۰ دَرس والی نَماز اُسی مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمایئے۔

مدینہ ۱۱ مِحراب سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ دَرس کیلئے مخصوص کرلیجئے جہاں دیگر نَمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

مدینہ ۱۲ ذَیلی نگران کو چاہئے کہ اپنی مسجِد میں دو خیر خواہ مقرَّر کرے جو درس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب بٹھائیں۔

مدینہ ۱۳ پردے میں پردہ کیے دو زانو بیٹھ کر دَرس دیجئے۔ اگر سُننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حَرَج نہیں جبکہ نَمازیوں وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

مدینہ ۱۴ آواز زیادہ بُلند ہو اور نہ بالکل آہستہ، حتَّی الاِمکان اتنی آواز سے دَرس دیجئے کہ صِرف حاضِرین سُن سکیں۔ بہر صورت نَمازیوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔

مدینہ ۱۵ دَرس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

مدینہ ۱۶ جو کچھ دَرس دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالَعہ کرلیجئے تاکہ غَلَطیاں نہ ہوں۔

مدینہ ۱۷ فیضانِ سنّت کے مُعَرَّب الفاظ اِعْراب کے مطابِق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل تَلَفُّظ کی دُرُست ادائیگی کی عادت بنے گی۔

مدینہ ۱۸ حمد و صلوٰۃ، دُرودو سلام کے چاروں صیغے، آیتِ دُرود اور اِختتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالم یا قاری کو ضَرور سُنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلمائے اہلسنّت کو نہ سنالیں اکیلے میں اپنے طور پر نہ پڑھا کریں۔

مدینہ ۱۹ فیضانِ سنّت کے علاوہ مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والے **مَدنی رسائل** سے بھی دَرس دے سکتے ہیں۔ (امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے درس کی اجازت نہیں۔ **مرکزی مجلسِ شوریٰ**)

مدینہ ۲۰ دَرس بمع اِختتامی دعاء سات مِنَٹ کے اندر اندر مکمَّل کرلیجئے۔

مدینہ ۲۱ ہر مبلّغ کو چاہئے کہ وہ **دَرس کا طریقہ**، بعد کی **ترغیب** اور **اختتامی دُعا** زَبانی یاد کرلے۔

مدینہ ۲۲ دَرس کا طریقہ میں اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت ترمیم کرلیں۔

فیضانِ سنّت سے دَرْس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اعلان فرمایئے: قریب قریب تشریف لایئے، پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح ابتداء کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اس کے بعد اِس طرح دُرود وسلام پڑھایئے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَانُوْرَاللّٰہ

اگر مسجِد میں ہیں تو اس طرح اعتِکاف کی نیّت کروایئے:

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف **ترجمہ**: میں نے سنّتِ اعتِکاف کی نیّت کی۔

پھر اس طرح کہئے! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو**! قریب قریب آکر درس کی تعظیم کی نیّت سے ہوسکے تو دوزانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جس طرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاہیں نیچی کیے توجّہ کے ساتھ فیضانِ سنّت کا دَرْس سنئے کہ لاپرواہی کیساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ (بیان کے آغاز میں بھی اِسی انداز میں ترغیب دِلایئے) یہ کہنے کے بعد **فیضانِ سنت** سے دیکھ کر دُرود شریف کی ایک فضیلت بیان کیجئے، پھر کہئے،

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو کچھ لکھا ہے وُہی پڑھ کر سنایئے۔ آیات وعَرَبی عبارات کا صِرف ترجمہ پڑھئے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے کہ ایسا کرنا حرام ہے۔

دَرْس کے آخر میں اِس طرح ترغیب دلائیے

(ہر مبلّغ چاہئے کہ زبانی یاد کرلے اور درس وبیان کے آخر میں بلا کمی وبیشی اِسی طرح ترغیب دلایا کرے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ (اپنے یہاں کے ہفتہ وار اجتماع کا اعلان اس طرح کیجئے مثلاً بابُ المدینہ کراچی والے کہیں) ہر جُمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرِب کی نَماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری

رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیّت کیلئے سفراور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرکے ہر ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

اِنْ شَـاءَ اللّٰہ عزوجل اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذِہن بنائے کہ

مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل

اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی انعامات پرعمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے (یہاں اسلامی بہن کہے، ''گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے) مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

آخِر میں خشوع وخضوع (خشوع یعنی بدن کی عاجزی اور خضوع یعنی دل ودماغ کی حاضِری) کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بلاکمی وبیشی اس طرح دعا مانگئے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

یارَبِّ مُصطفٰے عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم بطُفیلِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ہمارے ماں باپ کی اور ساری امّت کی مغفِرت فرما۔ یا اللہ عزوجل دَرس کی غَلَطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما، عمل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیز گار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یا اللہ عزوجل ہمیں اپنا اور اپنے مَدَنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کامُخلِص عاشِق بنا۔ ہمیں گناہوں کی بیماریوں سے شفا عطا فرما۔ یا اللہ عزوجل ہمیں مَدَنی انعامات پرعمل کرنے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور انفرادی کوشش کے ذریعے دوسروں کو بھی مدنی کاموں کی ترغیب دلوانے والا جذبہ عطا فرما۔ یا اللہ عزوجل ہمیں بیماریوں، قرضداریوں، بے رُوزگاریوں، بے اولادیوں، بے جامقدمہ بازیوں، پریشانیوں اور بلاؤں سے نَجات عطا فرما۔ یا اللہ عزوجل اسلام کا بول بالا کر اور دُشمنانِ اسلام کا مُنہ کالا کر۔ یا اللہ عزوجل ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت عطا فرما۔ یا اللہ عزوجل ہمیں زیرِ گُنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے مَدَنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔ یا اللہ عزوجل مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری تمام جائز دُعائیں قَبول فرما۔

جس کسی نے بھی دُعا کے واسطے یاربّ عزوجل کہا   کردے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ علیہ وسلم

شعر کے بعد یہ آیتِ دُرود اور دُعا کی اختتامی آیات پڑھیے:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْ تَسْلِیْمًا

سب دُرود شریف پڑھ لیں پھر پڑھیے:۔

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ؕ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ؕ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ع

دَرس کی کمائی پانے کے لئے (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) بیٹھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے مُلاقات کیجئے، چند نئے اسلامی بھائیوں کو اپنے قریب بٹھالیجئے اور اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے اُنہیں مَدَنی اِنعامات اور مَدَنی قافِلوں کی بَرَکتیں سمجھائیے۔

تمہیں اے مبلّغ یہ میری دعا ہے   کیے جاؤ طے تم ترقّی کا زینہ

دعائے عطّارؔ : یا اللہ عزوجل مجھے اور پابندی کے ساتھ **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم دو دَرس مسجِد، گھر، چوک، اسکول وغیرہ میں دینے والے اور سننے والے کی مغفِرت فرما اور ہمیں حُسنِ اَخلاق کا پیکر بنا۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے درسِ فیضانِ سنّت کی توفیق   ملے دن میں دو مرتبہ یاالٰہی عزوجل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

محمود غزنوی کی بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبولیت

حضرتِ سلطان محمود غزنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی (محمود غزنوی علیہ الرحمۃ اللہ القوی دسویں صدی میں غزنی کے بہت بہادر اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ گزرے ہیں ان کا نام سلطان ناصر الدین ابنِ سُبُکْتِگِین تھا، انہوں نے کافی فتوحات کیں یہاں تک کہ ہندوستان پر 22 بار حملے کئے اور زبردست کامیابیاں حاصل کیں) کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں مُدّتِ مَدید سے حبیبِ ربِّ مجید عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کی دید کی عیدِ سعید کا آرزومند تھا قسمت سے گزشتہ رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت ملی۔ حُضُور مُفِیضُ النُّور، شاہِ غُیُور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسرور پا کر عرض کی، یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک ہزار دِرہم کا مقروض ہوں، اِس کی ادائیگی سے عاجز ہوں اور ڈرتا ہوں کہ اگر اسی حالت میں مرگیا تو بارِ قرض میری گردن پر ہوگا۔ رحمتِ عالم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محمود سُبُکْتِگِین کے پاس جاؤ وہ تمہارا قرض اُتار دے گا۔ میں نے عرض کی، وہ کیسے اِعتماد کریں گے؟ اگر اُن کے لئے کوئی نِشانی عنایت فرمادی جائے تو کرم بالائے کرم ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جاکر اس سے کہو، اے محمود! تم رات کے اوّل حصّے میں تیس ہزار بار دُرود پڑھتے ہو اور پھر بیدار ہوکر رات کے آخری میں حصّے میں مزید تیس ہزار بار پڑھتے ہو۔ اِس نشانی کے بتانے سے (اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل) وہ تمہارا قرض اُتار دے گا۔ سلطان محمود علیہ رحمۃ اللہ الوَدود نے جب شاہِ خیرُ الاَنام صلی اللہ علیہ وسلم کا رَحمتوں بھرا پیغام سنا تو رونے لگا اور تصدیق کرتے ہوئے اُس کا قرض اُتار دیا اور ایک ہزار دِرہم مزید پیش کئے۔ وُزراء وغیرہ مُتَعَجِّب ہوکر عرض گزار ہوئے! عالیجاہ! اِس شخص نے ایک ناممکن سی بات بتائی ہے اور آپ نے بھی اس کی تصدیق فرمادی حالانکہ ہم آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتے ہیں آپ نے کبھی اتنی تعداد میں دُرود شریف پڑھا ہی نہیں اور نہ ہی کوئی آدمی رات بھر میں ساٹھ ہزار بار دُرود شریف پڑھ سکتا ہے۔ سلطان محمود علیہ رحمۃ اللہ الوَدود نے فرمایا! تم سچ کہتے ہو لیکن میں نے عُلَمائے کرام سے سُنا ہے کہ جو شخص **دس ہزاری دُرود شریف** ایک بار پڑھ لے اُس نے گویا دس ہزار بار دُرود شریف پڑھے۔ میں تین بار اوّل شب میں اور تین بار آخرِ شب میں **دس ہزاری دُرود شریف** پڑھ لیتا ہوں۔ اس طرح سے میرا گمان تھا کہ میں ہر رات ساٹھ ہزار بار دُرود شریف پڑھتا ہوں۔ جب اس خوش نصیب عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہِ خیرُ الانام صلی اللہ علیہ وسلم کا رَحمتوں بھرا پیغام پہنچایا، مجھے اس **دس ہزاری دُرود شریف** کی تصدیق ہوگئی، اور گریہ کرنا (یعنی رونا) اس خوشی سے تھا کہ عُلَمائے کرام کا فرمان صحیح ثابت ہوا کہ رسولِ غیب دان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر گواہی دی ہے۔ (ملخص از: تفسیرِ روحُ البیان ج ۷ صفحہ ۲۳۴ مکتبۃ عُثمانیہ کوئٹہ)

اللہ عزّوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دَس ہزاری دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَکَرَّ الْجَدِیْدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَہٗ وَاَرْوَاحَ اَھْلِ بَیْتِہٖ مِنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ کَثِیْرًا

اے اللہ عزوجل ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود بھیج جب تک کہ دن گردِش میں رہیں اور باری باری آئیں صبح و شام، اور باری باری آئیں رات دن، اور جب تک کہ دوستارے بُلند ہیں اور ہماری طرف سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور اہلبیت (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی ارواح کو سلام پہنچا اور برکت دے اور ان پر بہت سلام بھیج۔